عمران سیریز
ڈائمنڈ پاؤڈر
مظہر کلیم
ایم اے
PASSPORT

محترم پرنس شہزاد رضا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ ٹاور سیکشن آپ کو پسند نہیں آیا اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ "بلیک تھنڈر" کا نام سامنے آتے ہی قاری کے ذہن میں اس کے سپر ایجنٹس کا ایک خاص خاکہ ابھرتا ہے لیکن ٹاور سیکشن میں جو سپر ایجنٹ سامنے آیا وہ اس خاکے پر پورا نہیں اترا لیکن اگر آپ اس ناول کو دوبارہ پڑھیں تو آپ کو محسوس ہو گا کہ سپر ایجنٹ اس لئے آسانی سے مار کھا گیا کہ اس نے اپنی خود پسندی میں عمران کو کوئی حیثیت ہی نہ دی تھی اور عمران تو ظاہر ہے ایسے موقعوں کی تاک میں رہتا ہے اس لئے اس نے مشن آسانی سے مکمل کر لیا۔ جہاں تک سیکرٹ سروس کے ممبران کو ٹیلی پیتھی سکھانے کا مشورہ آپ نے دیا ہے تو ٹیلی پیتھی ایک ایسا عمل ہے جو انتہائی سکون کی حالت میں کام کر سکتا ہے جبکہ سیکرٹ سروس ایجنٹس ظاہر ہے مشن کے دوران تیزی رفتاری سے کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اس لئے مشن کے دوران وہ ٹیلی پیتھی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور مشن سے ہٹ کر ٹیلی پیتھی سے انہیں کام لینے کی ضرورت ہی نہیں پڑ سکتی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک ضخیم سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان۔ ارے جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"...... عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر اونچی آواز میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ لیکن جب دو تین بار آوازیں دینے کے باوجود سلیمان کا جواب نہ آیا اور ادھر مسلسل گھنٹی بجتی رہی تو عمران نے ایک طویل سانس لے کر رسالہ پلٹا کر میز پر رکھ دیا۔ اسے اب اچانک خیال آیا تھا کہ سلیمان تو ضروری سامان لینے کے لئے مارکیٹ گیا ہوا ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر اوہ سوری اماں بی سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ پر تقصیر نہیں کہنا تو بے تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ولد سر عبدالرحمن ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود و بدہان خود

بول رہا ہوں"...... رسیور اٹھاتے ہی عمران کی زبان قینچی کی طرح رواں ہو گئی تھی۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران اگر تمہارے پاس فرصت ہو تو میرے پاس آ جاؤ۔ انتہائی ضروری کام ہے"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار اپنا ہاتھ بالوں میں پھیرا کیونکہ سرسلطان کا لہجہ اور بات کرنے کا انداز بالکل مختلف تھا۔

"کیا کوئی ذاتی گفتگو فرمانی ہے آپ نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب ملا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو آنٹی کو ساتھ لے آؤں"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہاری آنٹی کا دفتری معاملات سے کیا تعلق"۔ سرسلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"دفتری معاملات۔ لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ ذاتی معاملہ ہے اور اس عمر میں آپ کے ذاتی معاملے میں آنٹی کی شرکت انتہائی ضروری ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہر وقت کی بکواس اچھی نہیں لگتی۔ فوراً پہنچو میرے پاس"۔ سرسلطان نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب بات ہوئی ناں پہلے آپ کے لہجے میں درخواست کا عنصر

شامل تھا اس لئے مجھے یہ لہجہ پسند نہیں آیا تھا۔ اب کم از کم کچھ سلطانی جاہ و جلال تو سامنے آیا اور آنٹی کا نام لینے سے اگر اتنا جاہ و جلال آ سکتا ہے تو آنٹی کی بذات خود آمد کے بعد تو نجانے کیا حال ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم نہیں آ رہے تو میں خود آ رہا ہوں"۔ سرسلطان نے کہا۔

"ارے ارے اتنے بڑے عہدیدار کا مجھ جیسے غریب کے فلیٹ پر آنا حکومتی جاہ و جلال کے خلاف ہے اس لئے میں خود ہی حاضر ہو جاتا ہوں۔ یہی بیس پچیس روپے کا پٹرول خرچ ہو جائے گا پھر بھی بچت ہے ورنہ آپ کی آؤ بھگت میں وہ سلیمان میرے سر پر نجانے اور کتنا قرض کا بوجھ چڑھا دے گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"جلدی آؤ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبا کر چھوڑا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ عمران صاحب آج خیریت ہے۔ آپ نے اپنا پورا تعارف نہیں کرایا"...... دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سنا ہے اب لوکل کال کا حساب بھی محکمہ فون والوں نے منٹوں سیکنڈوں میں کرنا شروع کر دیا ہے اور ساتھ ہی ریٹس بھی اتنے بڑھا دیئے ہیں کہ اب مجھے اپنا پورا تعارف شاید سینکڑوں روپوں میں پڑ جائے اس لئے مجبوراً مختصر نویسی کی طرح مختصر زبانی پر اکتفا کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور پی اے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کو غلط خبر ملی ہے فی الحال ایسا نہیں ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"اگر واقعی ایسا نہیں ہے تو شروع کروں اپنا تعارف کرانا"۔ عمران نے کہا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ بہرحال فرمائیے سر سلطان سے بات کراؤں"...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ان کا ابھی فون آیا تھا۔ بڑے غصے میں بول رہے تھے اور مجھے نادر شاہی حکم دیا ہے کہ فوراً پہنچو اسی لئے تو میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ کیا بات ہے۔ تمہارے صاحب کو اس عمر میں اس قدر غصہ کیوں آنے لگ گیا ہے کہیں دوبارہ جوان بننے کی کوشش میں تو نہیں لگ گئے"...... عمران نے کہا۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھ سے بات ہوئی ہے اسی نارمل انداز میں"...... پی اے نے جواب دیا۔

"تو پھر شاید کسی کے سامنے مجھ پر رعب ڈالنے کے لئے غصہ دکھا رہے ہوں گے۔ کوئی موجود ہے ان کے پاس"...... عمران نے مسکرا کر اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

"کوئی بھی نہیں اکیلے ہیں اپنے آفس میں"...... پی اے نے جواب دیا۔

"کہیں سے کوئی خاص کال تو نہیں آ گئی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ویسے تو معمول کی کالیں آتی رہی ہیں البتہ ایک کال آئرلینڈ کے کسی لارڈ برگس کی طرف سے آئی ہے کافی دیر تک باتیں ہوتی رہی ہیں"...... پی اے نے جواب دیا

"او کے پھر تو حالات معمول پر ہیں۔ شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے خاص کمرے کی ایک الماری میں سے ایک چھوٹی سی نوٹ بک اٹھائی اور اس کے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ اس نے مڑ کر خاص کمرے میں موجود سپیشل فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس لارڈ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں لارڈ صاحب سے بات کرائیں"..... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جی ہاں پرنس آف ڈھمپ۔ ویسے شاید آپ نئی سیکرٹری بنی ہیں لارڈ صاحب کی ورنہ آپ ڈھمپ کے نام پر اس طرح حیران نہ ہوتیں اور دس بارہ بار نہیں تو ایک دو بار ریاست ڈھمپ کی لارڈ صاحب کے ساتھ سیر کر چکی ہوتیں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ سوری میں بات کراتی ہوں سر۔ ویسے آپ کی بات درست ہے مجھے لارڈ صاحب کے سیکرٹری بنے ابھی صرف چار سال ہوئے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بے اختیار ہاتھ سر پر پھیرنا شروع کر دیا کیونکہ سیکرٹری نے واقعی بڑا بھرپور طنز کیا تھا

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد سیکرٹری کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"آپ کو واقعی چار سال ہو گئے ہیں اب مجھے یقین آ گیا ہے ورنہ آپ بوڑھوں کی طرح ہیلو کہنے کی بجائے نوجوانوں کی طرح ہائے کہتیں۔ واقعی بوڑھوں کی صحبت انسان کو جسمانی طور پر نہ سہی ذہنی طور پر ضرور بوڑھا کر دیتی ہے"..... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سیکرٹری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ بڑی دلچسپ باتیں کرتے ہیں ویسے میرا نام سوینی ہے۔

سوئی نہیں سوینی۔ اور مجھے امید ہے اب میں ریاست ڈھمپ کی ضرور سیر کر سکوں گی۔ لارڈ صاحب سے بات کیجئے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد لارڈ برگس کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"آپ کا اصل اور سچا ہمدرد بھتیجا عمران بول رہا ہوں انکل لارڈ۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی جاگیر کی حفاظت مجھ سے زیادہ اور کوئی نہیں کر سکتا"..... عمران نے کہا۔

"یو ناٹی بوائے۔ تم نے کیسے فون کیا ہے۔ کیا سر سلطان کے کہنے پر کیا ہے۔ میرے پاس تمہارا فون نمبر ہی نہ تھا ورنہ میں تمہیں براہ راست فون کرتا۔ مجبوراً مجھے سر سلطان سے بات کرنی پڑی۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہیں میرے پاس جلد از جلد بھجوائیں گے۔ تو کب آ رہے ہو"..... لارڈ برگس نے کہا۔

"ایک شرط پر آ سکتا ہوں کہ آپ وصیت نامے میں میرا نام درج کرائیں گے اور پھر فوری طور پر وصیت نامے پر عمل درآمد کا سکوپ بھی پیدا کر دیں گے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے لارڈ برگس بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں کہ وصیت نامے میں تمہارا نام درج کر کے فوراً مر جاؤں تاکہ وصیت نامے پر عمل درآمد ہو سکے۔ ٹھیک ہے مجھے تمہاری شرط منظور ہے"..... لارڈ برگس نے کہا۔

"ارے ارے مریں آپ کے دشمن۔ آپ جیسا انکل پھر کہاں مل سکتا ہے۔ چلو جنت میں ملنے کا سکوپ ہوتا تب بھی انتظار کیا جا سکتا تھا"...... عمران نے کہا تو لارڈ برگس اس بار اس قدر زور سے کھکھلا کر ہنسے کہ عمران کو بے اختیار رسیور کان سے دور ہٹانا پڑا۔

"چلو جنت میں نہ سہی میں خصوصی پرمٹ لے کر تم سے ملنے جہنم ہی آ جاؤں گا"...... لارڈ برگس نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار عمران ان کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔

"بہرحال یہ تو بعد کی باتیں ہیں کہ کون کہاں آتا ہے۔ یہ بتائیں کہ خیریت ہے۔ مسئلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک ذاتی کام ہے اور اگر یہ نہ ہوا تو پھر سمجھو کہ ملاقات واقعی قیامت پر جا پڑے گی۔ یہاں آ جاؤ گے تو بتا سکتا ہوں۔ پلیز۔ عمران مجھے معلوم ہے کہ تم بے حد مصروف رہتے ہو لیکن اس مصروفیت میں سے اگر کچھ وقت اپنے انکل کے لئے نکال سکو تو ہمیشہ ممنون رہوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ارے ارے ایسی کوئی بات نہیں انکل۔ آپ حکم دیں تو میں پاکیشیا سے آئرلینڈ سر کے بل چل کر آ سکتا ہوں لیکن اگر آپ اپنے معاملے کے بارے میں کوئی اشارہ کر دیں تو پھر اس اشارے کے مطابق کچھ ساتھیوں کو بھی ساتھ لے آؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"ایک خوفناک اور خونی سنڈیکیٹ کا مسئلہ ہے فی الحال اتنا ہی

بتا سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں۔ میں انشاء اللہ جلد پہنچ جاؤں گا آپ بے فکر رہیں۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے نوٹ بک واپس الماری میں رکھی اور پھر سپیشل روم سے باہر آ کر اس نے اسے لاک کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی سپورٹس کار تیزی سے سرسلطان کے آفس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے یہ ساری تفصیل اس لئے معلوم کی تھی تاکہ سرسلطان کو اپنی مرضی سے ڈیل کر سکے اور اب وہ مطمئن تھا کہ اب سرسلطان کے ساتھ گفتگو کرنے میں لطف آئے گا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ کیا میں دربار سلطانی میں شرف باریابی حاصل کر سکتا ہوں"...... عمران نے پردہ ہٹا کر سرسلطان کے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"آؤ تمہیں معلوم ہے کہ میں کتنی دیر سے تمہارے انتظار میں بیٹھا سوکھ رہا ہوں"...... سرسلطان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب کیا کہوں۔ آپ کی عمر ہی ایسی ہے کہ اس عمر میں انتظار ہی انتظار باقی رہ جاتا ہے"...... عمران نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے مجھے بوڑھا کب سے سمجھ لیا ہے۔ تمہارے والد سے تو

میں دو چار سال چھوٹا ہی ہوں گا"...... سر سلطان نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے کب آپ کو بوڑھا کہا ہے۔ میری نظروں میں تو آپ ابھی بھی نوجوان ہیں اور میں یہی بات آنٹی کو سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں کہ سر سلطان کا خیال رکھا کریں۔ ان کے پرس اور جیبوں کی تلاشی لیتی رہا کریں لیکن وہ میری بات ہی نہیں سنتیں اور اتنا کہہ دیتی ہیں کہ اب اس بڑھاپے میں تمہارے انکل کی جیبوں میں سے کیا نکلے گا"...... عمران نے جواب دیا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم سے خدا سمجھے۔ بہرحال تم سے ایک ذاتی کام آن پڑا ہے۔ میرے ایک دوست ہیں لارڈ برگس۔ آئرلینڈ میں رہتے ہیں"۔ سر سلطان نے کہنا شروع کر دیا۔

" وہی لارڈ برگس جن کا سر گنجا ہے۔ قد لمبا جسم بھاری مونچھیں بڑی بڑی اور بھنویں دیوؤں کی طرح موٹی موٹی"...... عمران نے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

" اوہ۔ میں واقعی اب بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں۔ اب مجھے یاد آگیا ہے کہ کئی بار میرے ساتھ تم بھی ان سے مل چکے ہو اور وہ تم سے خاصے فری بھی ہیں۔ بہرحال لارڈ برگس کسی ذاتی مسئلے میں پھنس گئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں تمہیں ان کے پاس بھیجوں اور میں نے وعدہ کر لیا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

" ٹھیک ہے اگر آپ نے وعدہ کر لیا ہے تو پھر ظاہر ہے انکار کی کیا گنجائش ہو سکتی ہے۔ اس صدی کے ختم ہونے میں صرف چار پانچ سال رہ گئے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ صدی میں آپ کا وعدہ پورا ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان نے بے اختیار آنکھیں نکالیں۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تم نہیں جا سکتے حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ تم ان دنوں فارغ ہو"...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو میں آئندہ صدی کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور سر سلطان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" مرد نہیں تمہارے آنے جانے کے سارے اخراجات لارڈ برگس ادا کریں گے وہ تمہاری طرح مفلس اور قلاش نہیں ہیں"۔ سر سلطان نے کہا۔

"یہی تو میں نہیں چاہتا کہ وصیت میں صرف قرض خواہوں کے بل ہی مجھے ملیں"...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

" مطلب یہ کہ انہوں نے وصیت نامے میں میرا نام لکھا ہوا ہے کیونکہ میں ان کا سچا اور حقیقی خیر خواہ بھتیجا ہوں اور اب ظاہر ہے وہ کسی ایسے چکر میں پھنس گئے ہوں گے جس کے بعد وصیت پر عمل درآمد ہو سکتا ہے تو میں کیوں اپنا سکوپ خراب کروں"...... عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ کسی ایسے چکر میں پھنسے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی قدیم خزانے کی تلاش میں ہوں اور اس سلسلے میں تمہاری مدد حاصل کرنا چاہتے ہوں کیونکہ تمہاری کھوپڑی میں شیطانی دماغ ہے جو ہر مشکل کا حل نکال لیتا ہے اور قدیم خزانوں کی تلاش ان کا ہمیشہ سے مشغلہ رہا ہے بلکہ کہنے والے تو کہتے ہیں کہ ان کی جاگیر کی اصل بنیاد ہی انہی خزانوں پر رکھی گئی ہے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"اوہ پھر تو واقعی جانا پڑے گا۔ وہ آغا سلیمان پاشا کے بلوں سے تو کم از کم جان چھوٹ جائے گی ویری گڈ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جبکہ سر سلطان نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ تم بھی اور جوانا بھی آئرلینڈ جانے کی تیاری کر لو وہاں کے ایک لارڈ نے دعوت دی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم آج شام ہی کسی چارٹرڈ طیارے سے روانہ ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو عمران نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ برگس ہاؤس"...... دوسری طرف سے لارڈ برگس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں مس سوینی لارڈ صاحب سے بات کراؤ کیونکہ تم سے ملاقات کا سکوپ بن رہا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم جیسی خوبصورت آواز کی مالکہ سے جلد ملاقات کر لوں ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جب ملاقات ہو تم واقعی ہائے سے ہیلو پر پہنچ چکی ہو"...... عمران نے اسے سابقہ بات چیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ پرنس مجھے بھی آپ سے ملاقات کرنے کا بے حد انتظار ہے۔ ہولڈ کریں میں بات کراتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب تمہیں نہ صرف لارڈ برگس کے فون کا نمبر معلوم ہے بلکہ ان کی سیکرٹری سے تمہاری اس حد تک بے تکلفی ہے اس کا کیا مطلب ہوا"...... سر سلطان کے لہجے میں سخت حیرت تھی۔

"ایسی آواز سننے کے بعد بے تکلفی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے آپ نے خود ہی تو بتایا تھا کہ شادی سے پہلے آپ نے آنٹی کی آواز سنی تھی اور اس کے ساتھ ہی آپ نے گھڑیاں گننی شروع کر دی تھیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر سلطان کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"تم جیسے شیطان سے تو بات کر کے آدمی پھنس جاتا ہے"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو"۔۔۔ چند لمحوں بعد لارڈ برگس کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"آپ کا حقیقی خیرخواہ بھتیجا بول رہا ہوں انکل۔ سر سلطان صاحب کا کہنا ہے کہ آپ کسی قدیم خزانے کی تلاش میں ہیں۔ کتنی مالیت کا ہے خزانہ تاکہ میں اس حساب سے کسی بحری جہاز میں کنٹینر بک کروا لوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف لارڈ برگس بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہے تو واقعی خزانے کا سلسلہ لیکن قدیم نہیں بلکہ جدید اور جدید خزانہ کنٹینروں کی بجائے ایک چھوٹے سے ڈبے میں آجاتا ہے"۔ لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"چلو اچھا ہوا میں نے آپ سے معلوم کر لیا ورنہ حقیقتاً میں سالم بحری جہاز بک کرا کر پہنچ رہا تھا۔ آپ کو خواہ مخواہ بھاری کرایہ ادا کرنا پڑتا۔ اب تو آپ کی کافی بچت ہو جائے گی۔ صرف پاکیشیا سے آئرلینڈ چارٹرڈ طیارے کا کرایہ ہی ادا کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے لارڈ برگس بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم فکر نہ کرو میں تمہیں وہی طیارہ خرید کر دے دوں گا تاکہ واپسی میں تمہیں پاکیشیا جا کر کرایہ نہ دینا پڑے۔ پھر تم آجاؤ کب پہنچ رہے ہو"۔۔۔۔۔۔ لارڈ برگس نے کہا

"اب پہنچنے میں کوئی رکاوٹ باقی رہ گئی ہے۔ انشاء اللہ کل صبح کا ناشتہ آپ کے ساتھ کروں گا۔ ویسے سنا ہے کہ لارڈز ناشتہ بڑا بھرپور کرتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میری بیٹی انابل تمہیں بھرپور ناشتہ کرائے گی گڈ بائی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ تم پہلے لارڈ برگس سے بات کر چکے ہو۔ پھر میرا وقت خواہ مخواہ ضائع کیا ہے تم نے۔ چلو اٹھو اور دفع ہو جاؤ مجھے بے حد ضروری کام کرنے ہیں"۔۔۔۔ سر سلطان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ۔ وہ۔ میرا مطلب ہے چارٹرڈ طیارے والی کمپنیاں تو ایڈوانس لیتی ہیں۔ وہ۔ وہ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب جب کہ تمہاری براہ راست بات ہو چکی ہے۔ اب چاہے تم طیارہ خرید کر جاؤ چاہے پیدل جاؤ میری ذمہ داری ختم"۔ سر سلطان نے کہا۔

"تو پھر اگر میں نہ جاؤں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب ابھی تم نے لارڈ برگس سے وعدہ کیا ہے کہ کل صبح تم ناشتہ ان کے ساتھ کرو گے"۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"کل کہا ہے جب کل آئے گی تو ناشتہ بھی کروں گا"۔۔۔۔ عمران

نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن اب میرے پاس اتنی رقم تو نہیں ہے کہ تمہیں یہاں سے آئرلینڈ تک طیارہ چارٹرڈ کرا دوں"...... سر سلطان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"سرکاری فنڈ سے کرا دیجئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ایسا سوچنا ہی گناہ ہے۔ چلو میں تمہاری ٹکٹ کا بندوبست کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے اتنی رقم تو میرے بینک اکاؤنٹ میں بھی پڑی ہو گی"...... سر سلطان نے کہا۔

"اس رقم سے کوئی اچھا سا تحفہ خرید کر آنٹی کو دے دیجئے گا۔ گزشتہ ملاقات میں وہ اس وقت کو یاد کر رہی تھیں جب آپ انہیں تحفے دیا کرتے تھے اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کو وہ وقت نہ صرف یاد دلاؤں گا بلکہ اس وقت کو واپس بھی لے آؤں گا۔ خدا حافظ"...... عمران نے بڑے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور سر سلطان کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے کوئی باپ اپنے ہونہار بیٹے کی تعریفیں سن کر مسرت سے کھل اٹھتا ہے۔ عمران کو وہ واقعی اپنے بچوں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اس کی ایک وجہ تو عمران کی صلاحیتیں تھیں اور دوسری وجہ یہ کہ سر سلطان کا کوئی بیٹا نہ تھا۔

کلب کا ہال منشیات کے زہریلے دھوئیں اور شراب کی تیز بو سے بھرا ہوا تھا۔ یہ آئرلینڈ کا ریڈ کلب تھا جسے آئرلینڈ میں جرائم پیشہ بدمعاشوں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا کیونکہ یہ کلب آئرلینڈ کے سب سے طاقتور اور خطرناک سنڈیکیٹ کا مرکزی کلب تھا۔ اس سنڈیکیٹ کو بھی ریڈ سنڈیکیٹ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ جرائم کی دنیا میں ریڈ سنڈیکیٹ کا سکہ جما ہوا تھا اور کہا جاتا ہے کہ آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ دونوں میں کوئی بڑا جرم ایسا نہیں ہو سکتا جس کے پیچھے ریڈ سنڈیکیٹ کا ہاتھ نہ ہو۔ ریڈ سنڈیکیٹ کا جال دونوں ملکوں میں انتہائی وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا تھا۔ یہ سنڈیکیٹ ہر قسم کے جرائم میں ملوث تھا۔ انتہائی اعلیٰ سطح کے جرائم سے لے کر انتہائی گھٹیا سطح کے تمام جرائم کے پیچھے ریڈ سنڈیکیٹ کا ہاتھ ہوتا تھا۔ آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ دونوں ملکوں میں بے شمار کلب، جوئے خانے کیسینو، نائٹ کلب ہوٹل اور

جرائم کے اڈے اس سنڈیکیٹ کی ملکیت تھے۔ اس سنڈیکیٹ کا خاص نشان سرخ رنگ کا ڈبل کراس تھا اور یہ نشان سنڈیکیٹ کی ہر ملکیت پر بڑے واضح انداز میں موجود ہوتا تھا اور جہاں یہ نشان موجود ہو وہاں بڑے بڑے بدمعاش اور جرائم پیشہ افراد تو ایک طرف پولیس اور اعلیٰ حکام تک نظر چرا لیا کرتے تھے کہا جاتا تھا کہ ایک بار آئرلینڈ کے ایک نئے پولیس چیف نے ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی تو چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر پولیس چیف کی بیوی، چار معصوم بچے، بوڑھے والدین اس کے دو جوان بھائی اور ان کے بچے سب کی لاشیں پولیس چیف کی رہائش گاہ کے سامنے پہنچا دی گئیں اور پولیس چیف انہیں دیکھ کر پاگل ہو گیا اور اس کی باقی زندگی مینٹل ہسپتال میں گزر گئی تھی۔ ریڈ سنڈیکیٹ کے قاتل جنہیں ریڈ وولف کہا جاتا تھا۔ یہ اس قدر سفاکی سے کام لیتے تھے کہ اس قدر سفاکی کا انسان تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کسی کو کسی قسم کی کارروائی کی جرأت تک نہ ہوتی تھی لیکن ایک بات کا چرچا آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ دونوں میں تھا کہ ریڈ سنڈیکیٹ کسی بھی شریف آدمی یا عورت کے خلاف کبھی کارروائی نہ کرتا تھا بلکہ اگر اس سنڈیکیٹ کا کوئی آدمی چاہے وہ سنڈیکیٹ کے کتنے بڑے عہدے پر ہی کیوں نہ ہو کسی شریف عورت یا مرد کو تھپڑ بھی مار دیتا تو دوسرے روز اس سمیت اس کے پورے خاندان کی لاشیں اس شریف آدمی کے دروازے پر موجود

ہوتیں اور ساتھ ہی ریڈ سنڈیکیٹ کی طرف سے ایک معذرت کا خط بھی پہنچ جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دونوں ملکوں کے عام لوگوں کے دلوں میں ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کسی قسم کی کوئی نفرت موجود نہ تھی۔ کلب چار منزلہ تھا اور نیچے تہہ خانوں کا جیسے جال سا بنا ہوا تھا۔ ریڈ کلب کی چوتھی منزل کے ایک کمرے میں ایک بھاری جسم کا آدمی جس کے چہرے پر زخموں کے مندمل ہوئے بے شمار نشانات تھے ایک میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس بھاری جسم کے آدمی نے انتہائی پھرتی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا گلاس میز پر رکھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"کرانک فرام ریڈ کلب"...... اس آدمی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈرمن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اس سے بھی زیادہ غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس باس حکم باس"...... کرانک کا لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔

"لارڈ برگس نے کیا جواب دیا ہے ریڈ فورٹین کے بارے میں"...... ڈرمن نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"اس نے دو ہفتوں کی مہلت طلب کی ہے باس"...... کرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... ڈرمن نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"اس کا کہنا ہے کہ اس کی بیٹی شدید بیمار ہے اور وہ اسے بیماری کی حالت میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ اسے دو ہفتوں کی مہلت دی جائے۔ دو ہفتوں بعد ریڈ سنڈیکیٹ جو حکم کرے گا اس کی تعمیل ہو گی"...... کرانک نے جواب دیا۔

"اسے پیغام دو کہ دو ہفتوں کی نہیں اسے صرف ایک ہفتے کی مہلت مل سکتی ہے لیکن اگر ایک ہفتے بعد اس نے حکم کی تعمیل نہ کی تو اس کے نتائج اسے بہرحال بھگتنے پڑیں گے"...... ڈرمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرانک نے سر ہلاتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ برگس ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم آواز سنائی دی۔

"ریڈ کلب سے کرانک بول رہا ہوں بات کراؤ لارڈ برگس سے فوراً"...... کرانک نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بولنے والی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو لارڈ برگس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"کرانک بول رہا ہوں ریڈ کلب سے چیف باس نے صرف ایک

ہفتے کی مہلت دی ہے اور ساتھ ہی پیغام دیا ہے کہ اگر ایک ہفتے بعد حکم کی فوراً تعمیل نہ کی گئی تو اس کے نتائج بھی آپ کو بھگتنے پڑیں گے"...... کرانک نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارے چیف باس کی مہربانی"...... لارڈ برگس نے کہا اور کرانک نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور شراب کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کرانک نے جلدی سے گلاس واپس رکھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"کرانک بول رہا ہوں ریڈ کلب سے"...... کرانک نے غراتے ہوئے کہا۔

"کراموبل بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... کرانک کی غراہٹ بڑھ گئی۔

"پال ڈربی آپ سے بات کرنا چاہتا ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب۔ بات کرنا چاہتا ہے اس نے خود فون کیوں نہیں کیا"...... کرانک نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اس کا کہنا ہے کہ وہ زبانی بات کرنا چاہتا ہے کوئی اہم بات ہے لارڈ برگس کے سلسلے میں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں ہے وہ اس وقت"...... کرانک نے چونک کر پوچھا۔

"اپنے آفس میں ہے باس"...... کراموپل نے جواب دیا۔

"بھجواسے میرے پاس"...... کرانک نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر شراب کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... کرانک نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کرانک کو سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو پال ڈربی بولو کیا بات ہے۔ کیا بتانا چاہتے ہو لارڈ برگس کے بارے میں"...... کرانک نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"لارڈ برگس نے پاکیشیا سے کسی اہم آدمی کو کال کیا ہے ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے کے لئے اس آدمی کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے اور وہ شاید کل یہاں پہنچ جائے گا"...... پال ڈربی نے جواب دیا تو کرانک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اور تم بھاگتے ہوئے یہاں آگئے۔ کیا خیال ہے ریڈ سنڈیکیٹ کی توہین کرنے کے جرم میں تمہیں گولی نہ مار دی جائے"...... کرانک نے یکلخت بھیڑیئے کے سے انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب کہ وہ کوئی خطرناک آدمی ہو، اس کا پیشگی بندوبست ہونا چاہئے"...... پال ڈربی نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اٹھو اور بھاگ جاؤ یہاں سے سمجھے۔ نہ جانے کیا بات ہے کہ میں

تمہیں زندہ جانے دے رہا ہوں نانسنس۔ اب ریڈ سنڈیکیٹ ایک آدمی سے ڈر جائے گا۔ اٹھو دفعہ ہو جاؤ۔ اپنی شکل گم کرو۔ لارڈ برگس کو چیف باس نے ایک ہفتے کی مہلت دی ہے۔ اس کے بعد اسے حکم کی تعمیل کرنا ہو گی۔ اب چاہے وہ دنیا کے سارے خطرناک لوگوں کو کیوں نہ اکٹھا کر لے۔ تعمیل تو اسے بہر حال کرنا ہی ہو گی جاؤ۔ گٹ آؤٹ"...... کرانک نے چیختے ہوئے کہا اور پال ڈربی تیزی سے اٹھا اور اس نے سلام کیا اور پھر اس طرح مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"ہونہہ نانسنس مجھے ڈرانے آیا تھا ایک آدمی سے۔ احمق آدمی"...... کرانک نے شراب کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا لیکن پھر چونک پڑا۔

"لیکن اس لارڈ برگس نے کیسے جرأت کی کہ ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کسی کو بلائے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کی نیت خراب ہے اور شاید اسی لئے وہ مہلت مانگ رہا تھا"...... کرانک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور شراب کا گلاس رکھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کرانک بول رہا ہوں چیف باس"...... کرانک کا لہجہ ایک بار پھر بھیک منگوں جیسا تھا۔

"یس کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"لارڈ برگس کی نیت بد ہے جناب۔ اس نے ریڈ سنڈیکیٹ سے مقابلے کے لئے پاکیشیا سے کسی پرنس آف ڈھمپ کو کال کیا ہے اور شاید اسی لئے وہ مہلت مانگ رہا تھا۔ مجھے ابھی پال ڈربی نے آکر بتایا ہے"...... کرانک نے کہا۔

"بلا تا رہے لیکن اب اسے ایک ہفتے کی مہلت دی جا چکی ہے اس لئے ایک ہفتہ تو بہرحال گزارنا ہی ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کرانک نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران جوزف جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ ایئرپورٹ سے باہر آیا تو ایک طرف کھڑا ہوا ایک باوردی ڈرائیور تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"کیا آپ لارڈ برگس کے مہمان ہیں جناب"...... ڈرائیور نے قریب آکر انتہائی مہذبانہ لہجے میں کہا۔

"مہمان۔ واہ کتنا پرلطف تصور ہے کسی لارڈ کے مہمان بننے کا۔ عیش ہی عیش۔ ورنہ مجھ جیسے آدمی کا مہمان بن کر تو مہمان کو آخر کار میزبان ہی بننا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو ڈسٹرب کیا"۔ ڈرائیور نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"ارے ارے سنو تو سہی۔ کیا ہوا۔ کیا لارڈ صاحب نے ہماری میزبانی سے انکار کر دیا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈرائیور تیزی سے

مڑا اور حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"سر لارڈ صاحب نے کہا تھا کہ پاکیشیا سے ان کے مہمان پرنس اپنے ساتھیوں سمیت آ رہے ہیں لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ آپ غریب آدمی ہیں"...... ڈرائیور نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے ہماری غربت کا کیسے اندازہ لگا لیا۔ کیا تمہاری آنکھوں میں کوئی خصوصی لیز فٹ ہے جس سے تم مقابل کی غربت کا اندازہ لگا لیتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ابھی خود ہی تو کہا کہ ہمارے مہمان کو آخر کار میزبان بننا پڑتا ہے اور پھر آپ کے چہرے پر لارڈ صاحب کے مہمان بننے کے تصور سے جو تاثرات ابھرے ہیں ایسے تاثرات پرنس کے تو نہیں ہو سکتے"۔ ڈرائیور نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب میرا خیال ہے فلسفے میں ڈاکٹریٹ کر رکھی ہو گی تم نے۔ لارڈ صاحب واقعی صاحب ذوق ہیں کہ انہوں نے اس قدر اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈرائیور رکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تو صرف اولیول پاس ہوں جناب"...... ڈرائیور نے کہا۔

"واہ کیا معیار تعلیم ہے کہ اولیول جو پاکیشیا کے میٹرک کے برابر ہے۔ کا حامل اگر اس قدر بڑا فلاسفر ہو سکتا ہے تو پھر ایکس وائی زیڈ لیول والے نجانے کیسے ہوتے ہوں گے۔ بہرحال اولیول فلاسفر صاحب ہم واقعی لارڈ صاحب کے مہمان ہیں۔ اب یہ بات دوسری ہے کہ مشرق کے پرنس اب قدیم دور جیسے پرنس نہیں رہے۔ اب تو

وہاں ہر کوچے اور ہر گلی میں نجانے کتنے ماں باپ کے پرنس جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہوں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈرائیور بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس سر اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ آپ ہی پرنس ہیں۔ آئیے ادھر کار موجود ہے"...... ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف بڑھ گیا۔ ایک سائیڈ پر واقعی ایک شاندار اور نئے ماڈل کی کیڈلک کار موجود تھی جس کے باہر لارڈ برگس کے نام کی بڑی سی پلیٹ بھی نصب تھی۔ عمران ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا عقبی سیٹ پر اور ٹائیگر بھی مجبوراً پھنس پھنسا کر ان کے ساتھ بس گھس گیا تھا اور ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔

"ہاں اب بتائیے جناب ڈرائیور صاحب کہ آپ کو کیسے یقین آ گیا کہ مابدولت پرنس ہیں۔ کیا میری چٹخی ہوئی جوتیاں دیکھ لی ہیں یا میرے چہرے پر تمہیں بیچارگی کا تاثر نظر آ گیا ہے"...... عمران نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لارڈ صاحب نے بتایا تھا کہ پرنس بہت بولتے ہیں اور مزاحیہ باتیں کرتے ہیں"...... ڈرائیور نے جواب دیا لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"واہ یہ واقعی اچھی نشانی ہے یعنی لارڈ صاحب نے پرنس اور مجمع باز کو ایک صف میں کھڑا کر دیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ڈرائیور کوئی جواب دینے کی بجائے صرف مسکرا کر رہ

گیا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ دارالحکومت کے نواح میں موجود ایک قدیم دور کے محل نما مکان میں پہنچ گئے جہاں ان کا استقبال لارڈ برگس نے خود کیا۔ ان کے ساتھ ان کی اکلوتی صاحبزادی انابل تھی جس کی عمر چالیس سال کے قریب تھی لیکن وہ اپنے رکھ رکھاؤ سے بیس پچیس سال سے زائد کی نہ لگتی تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا اور پھر وہ سب انتہائی اعلیٰ انداز میں سجے ہوئے سٹنگ روم میں پہنچ گئے جہاں باوردی ملازموں نے ان کے سامنے کافی کے برتن لگا دیئے۔

"ناشتے کا وقت تو گزر گیا ہے عمران لیکن لنچ میں انابل نے تمہارے لئے بڑا تکلف کر رکھا ہے"...... لارڈ برگس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے برنچ تو ہوتا ہی پرتکلف ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو انابل اور لارڈ برگس دونوں چونک پڑے۔

"کیا مطلب پرنس۔ برنچ کا کیا مطلب ہوا"...... انابل نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ناشتے کو بریک فاسٹ کہا جاتا ہے اور جب بریک فاسٹ اور لنچ اکٹھا کیا جائے تو اسے برنچ کہا جاتا ہے یہ ان لوگوں کے لئے ہوتا ہے جو لنچ کے وقت بریک فاسٹ اور ڈنر کے وقت لنچ کرتے ہیں"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور لارڈ برگس اور انابل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"انابل"...... لارڈ برگس نے کافی پینے کے بعد اپنی بیٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ڈیڈی"...... انابل نے چونک کر کہا۔

"عمران کے ساتھیوں کو گیسٹ ہاؤس تک چھوڑ آؤ تاکہ یہ کچھ آرام کر لیں میں نے عمران سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں"۔ لارڈ برگس نے کہا۔

"یس ڈیڈی"...... انابل نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر جوزف اور جوانا بھی کھڑے ہو گئے اور پھر وہ تینوں انابل کی رہنمائی میں سٹنگ روم سے باہر چلے گئے۔

"عمران بیٹے میں ایک خوفناک چکر میں پھنس گیا ہوں۔ یہاں آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ دونوں ملکوں میں ایک انتہائی خوفناک طاقتور اور سفاک سنڈیکیٹ کا وسیع و عریض جال پھیلا ہوا ہے۔ یہ لوگ ہر قسم کے جرائم میں ملوث ہیں۔ دونوں ملکوں کی حکومتیں پولیس، اعلیٰ حکام کوئی بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یہ جس کے خلاف ہو جائیں اسے اس کے خاندان سمیت ہلاک کر دیتے ہیں۔ حد درجہ سفاک مجرم ہیں۔ اس سنڈیکیٹ کا نام ریڈ سنڈیکیٹ ہے اور دونوں ملکوں میں بیشمار کلب، ہوٹل، نائٹ کلب، جوئے خانے ان کی ملکیت ہیں۔ دونوں ملکوں میں ان کے سفاک قاتل پھیلے ہوئے ہیں جنہیں یہ ریڈ وولف کہتے ہیں جبکہ تمہیں سر سلطان نے بتایا ہو گا کہ مجھے شروع سے ہی قدیم خزانوں کی تلاش کا شوق رہا ہے لیکن یہ صرف

شوق ہی ہے۔ ویسے جو قدیم خزانے میں دریافت کرتا ہوں انہیں
میں حکومت کے حوالے کر دیتا ہوں اور حکومت نے ایسے خزانوں کو
دریافت کرنے والوں کے لئے جو حصے مقرر کر رکھے ہیں وہ حصے مجھے
قانونی طور پر مل جاتے ہیں لیکن مجھے ان خزانوں میں زر و جواہرات
سے زیادہ ان میں سے ملنے والی قدیم اشیاء جن میں تصویریں مجسمے اور
اس قسم کی دوسری چیزیں شامل ہوتی ہیں سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے
اور میرے پاس ایسے نوادرات کا کافی بڑا اور قیمتی ذخیرہ بھی موجود
ہے۔ آج سے چھ ماہ پہلے ایک بوڑھے آدمی کے ذریعے مجھے معلوم ہوا
کہ بحیرہ شمالی اوقیانوس کے مشہور جزائر پیراپیڈز جنہیں عام طور پر
جزائر پیڈز کہا جاتا ہے کے ایک جزیرے جس کا نام لیوسی ہے اور
جہاں انتہائی گھنے جنگلات اور انتہائی خوفناک دلدلیں ہیں میں ایک
قدیم معبد موجود ہے جس میں قدیم دور کا خزانہ موجود ہے۔ اس
اطلاع پر میں اپنے آدمیوں سمیت اس جزیرے پر گیا۔ میں نے دو ماہ
وہاں لگائے اور آخر کار میں وہاں اس معبد کو ٹریس کرنے میں کامیاب
ہو گیا۔ معبد انتہائی خستہ اور مکمل طور پر منہدم شدہ تھا۔ وہاں میں
نے مخصوص انداز میں کھدائی کرائی تو وہاں سے کوئی خزانہ تو نہ ملا
البتہ ایک قدیم دور کے مٹی کے پکے ہوئے برتن کے اندر نیلگوں اور
سنہرے ملے جلے رنگ کا پاؤڈر موجود تھا۔ اس برتن کو نجانے کس
چیز سے سیل کیا گیا تھا کہ وہ نہ کسی طرح ٹوٹ سکتا تھا اور نہ کھل
سکتا تھا البتہ اس برتن کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹا سا سوراخ

موجود تھا۔ جب میں نے اس برتن کو پلٹا تو اس سوراخ سے اس
پاؤڈر کی تھوڑی سی مقدار باہر آ گئی۔ پھر میں نے اس برتن کو بے
شمار جھٹکے دیئے لیکن پھر اس سوراخ سے پاؤڈر کا ایک ذرہ تک باہر نہ
آیا۔ سوراخ تو موجود تھا لیکن کسی خاص میکنزم کے ذریعے وہ سوراخ
اندر کی طرف سے بند ہو چکا تھا۔ بہرحال میں نے وہ سفوف ایک کاغذ
میں بند کر لیا اور برتن لے کر وہاں سے واپس آ گیا۔ پھر میں نے اس
سفوف کو آئرلینڈ کی ایک لیبارٹری میں تجزیہ کے لئے بھجوا دیا لیکن پھر
مجھ سے گریٹ لینڈ کا ایک بہت بڑا سائنس دان ملنے آیا۔ اس نے مجھے
بتایا کہ آئرلینڈ لیبارٹری میں اس کا تجزیہ کیا گیا تو وہ اس کے عناصر کو
سمجھ نہ سکے اس لئے لیبارٹری والوں نے یہ سفوف گریٹ لینڈ کی سب
سے بڑی لیبارٹری میں تجزیے کے لئے بھجوا دیا تھا جہاں اس کا تجزیہ کیا
گیا اور زبردست کوششوں کے بعد صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ اس
مادے کا تعلق کرہ ارض سے نہیں ہے یہ کسی اور سیارے سے متعلق
مادہ ہے لیکن تجزیے کے دوران اس کی ایک حیرت انگیز خصوصیت
سامنے آئی کہ اس مادے سے دنیا کے انتہائی قیمتی اصل ہیرے تیار
کئے جا سکتے ہیں اور یہ انکشاف بھی اچانک ہوا۔ وہاں ایک پتھر کے
ذرات موجود تھے جن کا تجزیہ کیا جانا تھا کہ اس پاؤڈر کے چند ذرے
اتفاق سے اس پر گر گئے اور وہ ذرات فوراً ڈائمنڈ کا روپ دھار گئے۔ یہ
ڈائمنڈ اس قدر صاف شفاف اور قدرتی تھا کہ اس کی قیمت کا شمار
نہیں کیا جا سکتا۔ سائنس دان نے مجھے بتایا کہ پہلے تو یہی سمجھا جاتا تھا

کہ اس خاص قسم کے پتھر کے ساتھ اس پاؤڈر کو ملانے سے ڈائمنڈ بنتا ہے لیکن پھر تجربے کے طور پر یہ ذرات عام پتھر پر ڈالے گئے تو وہ بھی ڈائمنڈ بن گیا اس طرح اس کا نام ڈائمنڈ پاؤڈر رکھ دیا گیا۔ وہ سائنس دان حکومت کی طرف سے میرے پاس یہ آفر لایا تھا کہ میں اس پاؤڈر کو حکومت کے حوالے کر دوں لیکن میں نے اس سائنس دان کو بتایا کہ یہ تھوڑا سا پاؤڈر مجھے اس معبد سے ملا تھا جو میں نے تجزیے کے طور پر بھجوا دیا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ اس پاؤڈر سے بھرا ہوا وہ برتن حکومت کے حوالے کر دوں۔ چنانچہ میرے انکار پر حکام مجھے اپنے ساتھ دوبارہ اسی جزیرے پر لے گئے۔ وہاں حکومت کے ماہرین نے کھدائی کرائی لیکن وہاں سے اور کچھ نہ ملا جس پر حکومت خاموش ہو گئی۔ میں نے واپس آکر اس برتن کو جب دوبارہ پلٹا تو اس میں سے مزید چند ذرات نکل آئے اور پھر میں نے پتھروں کے لیپے ہوئے ذرات سے جب انہیں ملایا تو واقعی وہ انتہائی قیمتی ہیرے بن گئے۔ میں نے یہ چند ہیرے جب بین الاقوامی مارکیٹ میں فروخت کئے تو مجھے وہاں سے ان کی اتنی بڑی قیمت ملی کہ اس قیمت سے میں نے اقوام متحدہ کے تحت پوری دنیا کے معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے ایک ٹرسٹ قائم کر دیا جس کا نام برگس ٹرسٹ رکھا گیا تھا لیکن یہیں سے میری بدقسمتی کا آغاز ہو گیا۔ ڈائمنڈ کی بین الاقوامی مارکیٹ میں ان ہیروں نے دھوم مچا دی تھی اور پھر حکومت گریٹ لینڈ کی طرف سے بھی وہ ہیرے بین الاقوامی مارکیٹ پہنچا دیئے گئے

اس طرح کڑیاں مل گئیں اور حکومت گریٹ لینڈ نے ایک بار پھر مجھ سے رابطہ قائم کیا کہ جب میرے پاس مزید ڈائمنڈ پاؤڈر موجود نہ تھا تو پھر میں نے یہ ڈائمنڈ کیسے تیار کر لئے جنہیں مارکیٹ میں سٹار ڈائمنڈ کا نام دیا گیا تھا کیونکہ سب کو یہ بات کسی نامعلوم ذرائع سے معلوم ہو گئی تھی کہ ڈائمنڈ کسی غیر ارضی مادے جس کا تعلق زمین سے ہٹ کر کسی سٹار سے ہے سے بنائے گئے ہیں۔ میں نے حکومت کو تو مطمئن کر دیا کہ میرے پاس صرف اتنا ہی مواد مزید تھا جو میں نے استعمال کر دیا اور میں نے ان سٹار ڈائمنڈ سے کوئی ذاتی فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ اس سے پوری دنیا کے معذور افراد کے لئے ٹرسٹ قائم کیا ہے لیکن یہ خبر اس خوفناک ریڈ سنڈیکیٹ تک بھی پہنچ گئی۔ اس کا ایک بڑا بدمعاش جس کا نام کرانک ہے میرے پاس آیا اور مجھ سے مزید ڈائمنڈ پاؤڈر ڈیمانڈ کیا لیکن میں نے اسے بتا دیا کہ وہ بے شک تلاشی لے لیں میرے پاس پاؤڈر نہیں ہے وہ تو چلا گیا لیکن ان لوگوں کو شاید میری بات کا یقین نہ آیا تھا اس لئے انہوں نے اپنی کارروائی جاری رکھی اور پھر بدقسمتی سے انہوں نے ان آدمیوں سے جو میرے ساتھ اس جزیرے پر گئے تھے یہ اگلوا لیا کہ وہاں مٹی کا ایک برتن اس پاؤڈر سے بھرا ہوا مجھے ملا تھا۔ چنانچہ ریڈ سنڈیکیٹ کے بدمعاش پھر میرے سر چڑھ گئے۔ انہوں نے میرے اس مکان کی میرے ذخیرہ نوادرات کی اور میرے بینک لاکرز کی زبردستی اور تفصیلی تلاشی لی لیکن انہیں وہ برتن نہ مل سکا تو انہوں نے میری

اکلوتی بیٹی انابل کو یونیورسٹی سے اغوا کر لیا اور مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے ڈائمنڈ پاؤڈر ان کے حوالے نہ کیا تو وہ انابل کو میرے سامنے لا کر ذبح کر دیں گے۔ انابل میری اکلوتی بیٹی ہے اس لئے مجبوراً مجھے ان کی بات ماننی پڑی۔ چنانچہ میں نے ان سے وعدہ کر لیا کہ وہ انابل کو میرے پاس بھجوا دیں لیکن میں نے انہیں بتایا کہ یہ پاؤڈر میں نے امانتاً ایک ایسے آدمی کے پاس رکھوایا ہوا ہے جو ملک سے باہر ہے اور میری بیٹی شدید بیمار ہے۔ میں اسے اس بیماری کی حالت میں چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتا اس لئے وہ مجھے دو ہفتوں کی مہلت دے دیں۔ اگر وہ آدمی آ گیا تو ٹھیک ورنہ میں خود جا کر اس سے پاؤڈر لے آؤں گا۔ انہوں نے مجھے ایک ہفتے کی مہلت دی۔ سوچ سوچ کر آخر میرے ذہن میں تمہارا خیال آیا کہ تم اس مسئلے کو حل کر سکتے ہو۔ چنانچہ میں نے سر سلطان سے بات کی اور پھر تمہاری کال آ گئی"...... لارڈ برگس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ اس پاؤڈر کو حکومت کے حوالے کر دیں اور انہیں کہہ دیں کہ وہ اس سے بننے والے ہیروں کی رقم اس ٹرسٹ میں لگائے۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت ایسا ہی کرے گی اس طرح آپ کی بھی جان چھوٹ جائے گی اور آپ کا مقصد بھی حل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے یہی سوچا تھا لیکن ریڈ سنڈیکیٹ نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں نے ان کے علاوہ حکومت یا کسی بھی دوسرے شخص کے

حوالے یہ پاؤڈر کیا تو وہ مجھے اور انابل سمیت میرے خاندان کے تمام افراد کو ہلاک کر دیں گے اور چونکہ وہ جو کچھ کہتے ہیں ویسے ہی کرتے ہیں اس لئے اب میں مجبور ہو گیا ہوں۔ مجھے اپنی زندگی کی تو فکر نہیں کیونکہ میں اپنی زندگی گزار چکا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ انابل اور میرے خاندان کے دوسرے افراد بے گناہ مارے جائیں"۔ لارڈ برگس نے کہا۔

"تو پھر یہ ڈائمنڈ پاؤڈر آپ ان کے حوالے کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں یہ لوگ جرائم پیشہ ہیں یہ اس دولت کو جرائم پر لگائیں گے اور میں ایسا نہیں چاہتا"...... لارڈ برگس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ اب دراصل چاہتے کیا ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ یہ برتن میں ریڈ سنڈیکیٹ کے حوالے کر دوں اس طرح میں ان کے عتاب سے بچ جاؤں گا جب کہ تم اسے ان سے حاصل کر کے اپنے ساتھ لے جاؤ اور اس سے ڈائمنڈ تیار کر کے چاہو تو یہ کسی ٹرسٹ میں رقم جمع کر دو چاہو تو پاکیشیا سمیت دوسرے ایشیائی ملکوں کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ٹرسٹ بنا دو۔ میری صرف اتنی خواہش ہے کہ یہ دولت اچھے اور فلاحی کاموں میں صرف ہو"...... لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"سوچا تو آپ نے درست ہے انکل لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ فوری

طور پر برآمد نہیں ہو سکتا اور جب تک یہ برآمد ہو گا تب تک انہوں نے اس برتن سے سفوف نکال لینا ہے پھر یہ سفوف کہاں سے اور کیسے برآمد ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات تو ٹھیک ہے لیکن پھر تم خود بتاؤ کہ اس کا کیا حل ہونا چاہیے"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ اس برتن میں اس مادے سے ملتا جلتا مادہ ڈال کر انہیں دے دیں اور اصل مادہ اپنے پاس کسی اور جگہ محفوظ کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"اس سے تو معاملہ اور بگڑ جائے گا کیونکہ ظاہر ہے نقلی مادے سے تو ہیرے نہیں بنیں گے اور جب ہیرے نہیں بنیں گے تو ریڈ سنڈیکیٹ کو فوراً معلوم ہو جائے گا کہ اس سے دھوکہ کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پہلے وہ انابل کو ہلاک کریں پھر مجھ سے اصل مادہ وصول کر لیں"...... لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ابھی آپ کے پاس مہلت موجود ہے۔ میں اس بارے میں سوچتا ہوں"...... عمران نے کہا اور لارڈ برگس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ میں تمہیں گیسٹ ہاؤس تک چھوڑ آؤں"...... لارڈ برگس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈائمنڈ پاؤڈر اس وقت ہے کہاں"...... عمران نے کہا۔

"اسی جزیرے میں ہی ہے۔ میں خاموشی سے وہاں گیا تھا اور اسے

ایک محفوظ جگہ پر چھپا آیا تھا اس کا علم سوائے میری ذات کے اور کسی کو نہیں"...... لارڈ برگس نے عمران کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ برتن کس قسم کا ہے۔ کیا آپ نے اس کا فوٹو وغیرہ تیار کرایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بظاہر تو وہ برتن مٹی کا ہی لگتا ہے لیکن جب میں نے اسے توڑنے کی کوشش کی تو کسی طرح بھی میں کامیاب نہ ہو سکا"۔ لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اس کا یہ حل نکالا جا سکتا ہے کہ اس جیسا دوسرا برتن تیار کرایا جائے اور اس میں ویسے تو کوئی نقلی مادہ رکھا جائے لیکن اوپر چند ذرات اصل مادے کے رکھ دیئے جائیں"۔ عمران نے راہداری میں سے گزرتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ لوگ بے حد طاقتور منظم اور باوسائل ہیں یہ فوراً معلوم کرا لیں گے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سائنس دانوں کی خدمات بھی حاصل کر رکھی ہوں یا کر لیں"...... لارڈ برگس نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر لارڈ برگس علیحدہ بنی ہوئی ایک چھوٹی لیکن انتہائی خوبصورت عمارت میں عمران کو چھوڑ کر واپس چلے گئے اور عمران ایک کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"باس میں نے آپ کو لارڈ صاحب کے ساتھ آتے ہوئے دیکھا تھا آپ کے چہرے پر موجود تاثرات بتا رہے ہیں کہ آپ ذہنی طور پر بے حد الجھے ہوئے ہیں اس لئے میں یہاں آیا ہوں"...... ٹائیگر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو اچھا ہوا تم آ گئے ہو یہ کام بھی تمہاری فیلڈ کا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم بہتر رائے دے سکو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر لارڈ برگس سے ہونے والی تمام بات چیت بتا دی۔

"اوہ کیا لارڈ برگس واقعی یہ پاؤڈر ہمارے حوالے کرنے کے لئے تیار ہیں"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"ہاں کہہ تو وہ یہی رہے ہیں کیوں تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا مقصد تھا کہ اگر وہ واقعی ایسا کر لیں تو ہم اس دولت سے پاکیشیا کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ٹرسٹ قائم کر سکتے ہیں اس طرح ہمارے ملک کے غریب عوام کو بے پناہ فائدہ پہنچے گا لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بعد میں لارڈ برگس انکار کر دیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں میں لارڈ برگس کی فطرت کو سمجھتا ہوں میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں وہ واقعی ایسا ہی کریں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اس کا ایک بڑا آسان سا حل ہے۔ ریڈ سنڈیکیٹ کے مقابل ڈیتھ سنڈیکیٹ وجود میں آ جائے گا آپ لارڈ صاحب کو کہہ دیں کہ وہ اس ریڈ سنڈیکیٹ کو بتا دیں کہ ڈیتھ سنڈیکیٹ والے بھی ان سے یہ پاؤڈر طلب کر رہے ہیں پھر وہ ہمیں اطلاع دے کر انہیں بلائیں اور پاؤڈر ان کے حوالے کر دیں ہم یہ پاؤڈر انہیں یہاں سے دارالحکومت تک نہیں لے جانے دیں گے اور ان سے اسے چھین لیں گے پھر یہ لوگ ڈھونڈتے رہیں گے ڈیتھ سنڈیکیٹ کو جب کہ ہم خاموشی سے واپس پاکیشیا پہنچ جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں اس طرح انہیں شک پڑ جائے گا کہ ان کے ساتھ کوئی گیم کھیلی گئی ہے اور وہ لارڈ صاحب پر تشدد کر کے ان سے اصل حالات معلوم کر لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ اس کے بدلے میں وہ لارڈ صاحب یا ان کی بیٹی کو نقصان پہنچا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا ایک حل اور بھی ہے آخر اس ریڈ سنڈیکیٹ کا کوئی بڑا تو ہو گا اگر اسے ٹریس کر کے اس کی جگہ تمہیں یا جوزف یا جوانا کو دے دی جائے تو ظاہر ہے یہ پاؤڈر اس کے پاس پہنچ جائے گا اور وہاں سے اسے غائب کیا جا سکتا ہے اس طرح یہ معاملہ ختم ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس میں تو کافی وقت لگ جائے گا یہ سنڈیکیٹ بے حد

منظم ہوتے ہیں اور ان کے بڑے اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کے بے حد جتن بھی کرتے رہتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایسا ہو سکتا ہے کہ میں اس کے بڑے کو تلاش کروں جب کہ تم جوزف اور جوانا کے ساتھ مل کر یہاں نئے سنڈیکیٹ کی داغ بیل ڈال دو اور اس ایک ہفتے کی مہلت کے دوران ریڈ سنڈیکیٹ پر ثابت کر دو کہ تمہارا سنڈیکیٹ ریڈ سنڈیکیٹ کا صحیح معنوں میں مقابلہ کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" باس جوزف اور جوانا کو آپ ڈیل کر سکتے ہیں میں نہیں۔ بلکہ میرا تو خیال ہے کہ بجائے صرف تباہی مچانے کے ہم اس انداز میں کام کریں کہ اس پر دہشت بھی پڑ جائے اور ان کے کسی بڑے کو بھی ٹریس کر لیا جائے اس کے بعد ان سے بزور طاقت منوا لیا جائے کہ لارڈ برگس سے یہ پاؤڈر ہمارا سنڈیکیٹ وصول کرے گا اس کے بعد یہ پاؤڈر حاصل کیا جائے اور اس کے ڈائمنڈ تیار کر کے بین الاقوامی مارکیٹ میں فرخت کر دیئے جائیں تب تک ہمارا سنڈیکیٹ کام کرتا رہے اس کے بعد ہم واپس چلے جائیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" جوزف اور جوانا کو بلاؤ تاکہ ان سے بھی اس سلسلے میں مشورہ ہو جائے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا ابھی وہ باہر گیا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... عمران نے کہا۔

" لارڈ برگس بول رہا ہوں عمران۔ ابھی ابھی ریڈ سنڈیکیٹ کے کرانک کا فون آیا ہے اس نے کہا ہے کہ میں نے پاکیشیا سے جس پرنس آف ڈھمپ کو ریڈ سنڈیکیٹ کے مقابلے میں کال کیا ہے وہ مجھے ریڈ سنڈیکیٹ کے ہاتھوں نہ بچا سکے گا اور چونکہ مجھے ایک ہفتے کی مہلت پہلے ہی دی جا چکی ہے اس لئے وہ لوگ ایک ہفتے تک مجھے کچھ نہ کہیں گے البتہ ایک ہفتہ گزرنے کے بعد میں چاہے پورے پاکیشیا یا ایکریمیا کی فوج کیوں نہ بلوا لوں میں کسی کے ہاتھوں نہ بچ سکوں گا اس پر میں نے اسے کہا ہے کہ پرنس آف ڈھمپ میرا بھتیجا ہے وہ مجھ سے ملنے آیا ہے ان کا کام بہرحال ایک ہفتے بعد ہو جائے گا اس پر اس نے مجھے مزید دھمکیاں دیں اور پھر فون بند کر دیا میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں"...... لارڈ برگس نے کہا۔

" انہیں میری آمد کا اور میرے نام کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

" یہ لوگ بے حد منظم بھی ہیں اور باوسائل بھی۔ ہو سکتا ہے کہ میرا فون ٹیپ کیا جا رہا ہو یا پھر میری نگرانی کی جا رہی ہو اور حقیقت یہ ہے عمران کہ اب میں واقعی ان سے خوفزدہ ہو گیا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ میں انابل کو کوئی تکلیف دینے کی بجائے یہ پاؤڈر ہی ان کے حوالے کر کے اپنی جان چھڑا لوں"...... لارڈ برگس نے کہا۔

" اس قدر گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے لارڈ صاحب۔ کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ کرانک جس نے آپ سے

بات کی ہے کہاں مل سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"اس نے خود مجھے بتایا تھا کہ وہ ریڈ کلب کا مینجر ہے اور ریڈ کلب ریڈ سنڈیکیٹ کا سب سے بڑا گڑھ ہے ویسے ریڈ سنڈیکیٹ کا مخصوص نشان ریڈ ڈبل کراس ہے جس عمارت پر یہ نشان موجود ہو یا جس کار پر ہو اسے کوئی چیک نہیں کر سکتا"...... لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں سب ٹھیک ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا ٹائیگر سمیت کمرے میں داخل ہوئے۔

"کیا بات ہے ماسٹر ٹائیگر صاحب بتا رہے ہیں کہ کوئی سنڈیکیٹ آڑے آ رہا ہے مجھے بتائیں کون سا سنڈیکیٹ ہے"...... جوانا نے کہا۔

"بیٹھو اور سنو ہم نے جذباتی انداز میں کام نہیں کرنا۔ تاکہ لارڈ برگس اور ان کی بیٹی کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے"...... عمران نے کہا اور پھر ان کے بیٹھنے کے بعد اس نے ایک بار پھر ساری تفصیل انہیں بتائی اور اس کے ساتھ ہی اس نے لارڈ برگس کی موجودہ کال کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"ماسٹر آپ لارڈ برگس اور ان کی بیٹی کو یہاں سے باہر کسی ملک بھجوا دیں اور اس کے بعد میں جانوں اور ریڈ سنڈیکیٹ۔ یا پھر ان کی حفاظت آپ کریں باقی کام مجھے کرنے دیں"...... جوانا نے کہا۔

"ٹائیگر تم یہاں رہو گے اور لارڈ برگس اور ان کی بیٹی کی حفاظت کرو گے جب کہ میں جوزف اور جوانا کے ساتھ کام کروں گا۔ میں پہلے اس کرانک سے ملتا ہوں اس کے بعد جیسے راستہ ملے گا ویسے کام کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس اس طرح آپ مجھے فیلڈ سے نکال رہے ہیں آپ مجھے بھی کام کرنے دیں"...... ٹائیگر نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو اور اگر تمہاری ضرورت محسوس ہوئی تو پھر تمہیں بھی فیلڈ میں شامل کر لیا جائے گا لیکن فی الحال میں سنڈیکیٹ کے طور پر کام نہیں کر رہا میں اب پرنس آف ڈھمپ کے طور پر کام کروں گا اور ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اس کے فوری جواب میں یہاں کوئی واردات کریں اسے تم نے روکنا ہے اور یہ خاصا اہم کام ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس میں سمجھ گیا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں لارڈ صاحب سے لنچ کے بعد بات کر لوں گا اس کے بعد تم یہاں رہو گے اور یہاں کے گارڈز تمہاری ماتحتی میں دے دیئے جائیں گے جب کہ میں جوزف اور جوانا کے ساتھ یہاں سے شفٹ ہو جاؤں گا اور ہم کام شروع کر دیں گے۔ اب تم جا سکتے ہو"۔ عمران نے کہا تو تینوں اٹھے اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر آرام کرسی پر نیم دراز ایک ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے جام کو سامنے موجود میز پر رکھا اور پھر میز پر موجود ایک چھوٹے سے باکس کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... اس آدمی کی آواز میں سختی اور کرختگی کا عنصر نمایاں تھا۔

"میگی ہوں باس"...... باکس میں سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے ایک اور بٹن دباتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر شراب کا جام دوبارہ اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر جینز کی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ تھی۔ خاصی خوبصورت اور سمارٹ لڑکی تھی۔ اس کی چال میں بھی تیزی اور پھرتی تھی۔ اس

نے اندر داخل ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو میگی کیسے آنا ہوا"...... ادھیڑ عمر نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"ایک اہم اطلاع مجھے ملی ہے۔ میں یہ اطلاع دینے آئی ہوں باس"...... میگی نے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اطلاع تم فون پر بھی دے سکتی تھی"...... باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا شاید اس سلسلے میں کچھ ڈسکشن کرنی پڑے اس لئے خود ہی حاضر ہو گئی ہوں"...... میگی نے کہا۔

"کیا کوئی اہم بات ہے"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"پاکیشیا کا پرنس آف ڈھمپ جس کا اصل نام علی عمران ہے آئرلینڈ ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے پہنچ گیا ہے"...... میگی نے کہا تو باس بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ علی عمران اور سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے وہ تو ایسے کاموں میں دخل نہیں دیا کرتا"۔ باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ برگس نے اسے کال کیا ہے۔ اس کے لارڈ برگس سے تعلقات ہیں"...... میگی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی"...... باس نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"ڈرمن نے بتایا ہے"....... میگی نے کہا۔

"ڈرمن کو کس طرح اطلاع ملی ہے"....... باس نے پوچھا۔

"اس نے شاید کسی تنظیم کے ذمے لارڈ برگس کی نگرانی لگا رکھی ہو گی اور شاید وہ لوگ اسے جانتے ہوں گے۔ انہوں نے ریڈ کلب اطلاع دی۔ ریڈ کلب کے کرانک نے ڈرمن کو لیکن ڈرمن نے پرواہ نہ کی کیونکہ وہ پرنس آف ڈھمپ کو جانتا تک نہیں۔ اس نے مجھے بھی بڑے مذاق اڑانے والے لہجے میں بتایا ہے کہ لارڈ برگس کا شاید دماغ خراب ہو گیا ہے کہ اس نے ریڈ سنڈیکیٹ کے مقابلے کے لئے پاکیشیا سے ایک آدمی پرنس آف ڈھمپ کو بلایا ہے۔ میں یہ نام سن کر چونک پڑی اور پھر میں نے اس سے تفصیل پوچھی تو اس نے یہ ساری بات بتائی۔ میں سیدھی آپ کے پاس پہنچی ہوں کیونکہ ہم لوگ جانتے ہیں کہ عمران کس ٹائپ کا آدمی ہے"....... میگی نے کہا۔

"ہونہہ۔ واقعی لیکن کیا عمران پوری ٹیم کے ساتھ آیا ہے"۔ باس نے پوچھا۔

"نہیں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ عمران آیا ہے۔ زیادہ تفصیل کا انہیں علم ہی نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے معلوم کرنے کی کوشش کی ہے"....... میگی نے جواب دیا۔

"یہ معلوم ہونا ضروری ہے"....... باس نے کہا۔

"ویسے میرا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ساتھ نہیں آ سکتی کیونکہ سیکرٹ سروس ایسے کاموں میں مداخلت نہیں کرتی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ عمران اپنے پرائیوٹ دوستوں کو ساتھ لے آیا ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اکیلا آیا ہو"....... میگی نے جواب دیا۔

"پھر تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا کیا جائے"....... باس نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ ہمیں آج رات ہی لارڈ برگس پر ریڈ کرنا چاہئے اور اس سے وہ ڈائمنڈ پاؤڈر حاصل کر لینا چاہئے"....... میگی نے کہا۔

"نہیں ہم اسے ایک ہفتے کی مہلت دے چکے ہیں اور ہم اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے"....... باس نے کہا۔

"پھر جیسے آپ کا حکم باس"....... میگی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس معاملے میں علیحدہ رہنا چاہئے۔ عمران اکیلا یا اپنے پرائیویٹ دوستوں کے ساتھ پورے سنڈیکیٹ کا خاتمہ نہیں کر سکتا اور ایک ہفتہ گزرنے کے بعد ہم پوری طاقت اس کے مقابل جھونک دیں گے آخر وہ انسان ہے کس کس سے بچ سکے گا"....... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن میری ایک درخواست ہے"....... میگی نے کہا۔

"کیا"....... باس نے چونک کر پوچھا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ کے ساتھ ساتھ ہمارا سیکشن بھی عمران کے خلاف کام شروع کر دے"....... میگی نے کہا۔

"احمق ہو گئی ہو۔ ہمارا سیکشن سرکاری تنظیم ہے ہم اس کے خلاف کیسے کام کر سکتے ہیں"...... باس نے کہا۔

"ہم پرائیویٹ طور پر تو اس کے خلاف کام کر سکتے ہیں یہ اسے موت کے گھاٹ اتارنے کا اچھا موقع ہے"...... میگی نے کہا۔

"نہیں فی الحال ہم سامنے نہیں آنا چاہتے۔ ہاں اگر کسی وقت ہم نے محسوس کیا کہ وہ ہمارے لئے خطرہ بن رہا ہے تو پھر ہم پوری قوت سے اس کے مقابل آجائیں گے۔ فی الحال اسے ریڈ سنڈیکیٹ سے نمٹنے دو۔ البتہ ڈرمن کو کہا جا سکتا ہے کہ وہ محتاط رہے"۔ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈلیس فون پیس نکالا اور اس پر بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈرمن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک کرخت سی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ریڈ فورٹین بول رہا ہوں"...... باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ یس باس۔ حکم فرمائیے باس"...... دوسری طرف سے ڈرمن نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میگی نے ابھی مجھے رپورٹ دی ہے کہ لارڈ برگس نے پاکیشیا سے علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ کو ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے کے لئے کال کیا ہے کیا یہ رپورٹ درست ہے"...... باس نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ڈرمن نے جواب دیا۔

"تم نے اسے ایک ہفتے کی مہلت دے رکھی ہے اس لئے ایک ہفتے تک تم نے اس کے خلاف حرکت میں نہیں آنا۔ البتہ شاید یہ عمران اس دوران تمہارے خلاف حرکت میں آئے اور تم نے میعاد لارڈ برگس کو دی ہوئی ہے عمران کو نہیں اس لئے اگر عمران ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرے تو پورے ریڈ وولف سیکشن کو اس کے خلاف کام پر جھونک دینا لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ وہ انتہائی خطرناک حد تک ذہین اور شاطر ہونے کے ساتھ ساتھ حد درجہ تیز آدمی ہے اس لئے ہر لحاظ سے محتاط رہنا"...... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ایک آدمی کیا ایک ہزار آدمی ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام کر کے دوسرا سانس نہیں لے سکتے"۔ ڈرمن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ وہ کسی بھی صورت تم تک نہ پہنچ سکے"...... باس نے کہا۔

"وہ مجھ تک تو کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتا باس کیونکہ کرانک کو بھی یہ معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوتا ہوں۔ وہ بھی صرف میری آواز ہی سنتا ہے"...... ڈرمن نے کہا۔

"اوکے"...... باس نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے واپس اپنی جیب میں ڈال دیا۔

"میگی ہم اس وقت سامنے آسکتے ہیں جب پورے ڈھانچے کو خطرہ لاحق ہو ورنہ ہمارے حرکت میں آتے ہی وہ شاطر آدمی صحیح صورت

حال کو سمجھ جائے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ سنڈیکیٹ کے ساتھ ساتھ ہماری تنظیم کے خاتمے پر بھی تل جائے اس لئے تم ابھی صرف تماشہ دیکھو گی البتہ تم مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتی رہو گی تاکہ مجھے صحیح صورت کا علم ہوتا رہے"۔ باس نے کہا۔

"یس باس۔ جیسے آپ کا حکم لیکن کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں اس سے دوستی کر لوں اور اس کے ساتھ رہوں میں دراصل اس کی کارکردگی دیکھنا چاہتی ہوں کیونکہ آج تک میں نے اس کے بارے میں سن بہت کچھ رکھا ہے لیکن براہ راست اس سے نہ ٹکراؤ ہوا ہے اور نہ کبھی میں نے اسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے"...... میگی نے کہا۔

"نہیں اس طرح ریڈ سنڈیکیٹ پریشان ہو جائے گا۔ وہ جانتا ہے کہ تمہارا تعلق سرکاری تنظیم سے ہے اور تمہارا عمران کے ساتھ شامل ہونے کا مطلب ہو گا کہ آئرلینڈ کی حکومت عمران کا ساتھ دے رہی ہے تم البتہ صرف جائزہ لے سکتی ہو"...... باس نے جواب دیا۔

"اوکے باس اب مجھے اجازت"...... میگی نے اٹھتے ہوئے کہا تو باس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ریڈ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں کار مڑی اور پھر تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی ایک طرف موجود پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوانا موجود تھا اور کار کی عقبی سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ کار پارکنگ میں رکی اور پھر جوزف اور جوانا کے ساتھ ساتھ عمران نیچے اتر آیا۔ عمران جوزف اور جوانا تینوں سوٹوں میں ملبوس تھے۔ کار لاک کر کے وہ مڑے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ پھر جیسے ہی وہ تینوں کلب کے وسیع و عریض ہال میں داخل ہوئے۔ ان تینوں کے چہروں پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ہال میں موجود عورتوں اور مردوں کا تعلق واضح طور پر انتہائی گھٹیا طبقے سے تھا۔ ویسے ہال میں شراب کی تیز بو کے ساتھ ساتھ منشیات کا دھواں بھی پھیلا ہوا تھا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار لڑکیاں نیم عریاں

لباس پہنے موجود تھیں اور مسلسل سامان سپلائی کرنے میں مصروف تھیں البتہ کاؤنٹر کے ایک کونے میں ایک سینڈو نما آدمی کھڑا ہوا تھا اس کے جسم پر سرخ رنگ کی بنیان تھی جس پر سینے کے اوپر انتہائی فحش فقرہ لکھا ہوا تھا اور نیچے ایک تقریباً عریاں عورت کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ شرٹ کے ساتھ اس نے جینز کی تنگ پتلون پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سر پر بڑے بڑے بال تھے۔ ایک کان میں اس نے سونے کا بالا سا پہن رکھا تھا۔ چہرے مہرے سے ہی وہ زیر زمین دنیا کا آدمی اور لڑاکا نظر آ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کاؤنٹر کی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ عمران اپنی اصل شکل میں تھا۔

"مینجر کرانک سے بولو کہ پاکیشیا سے پرنس علی عمران آیا ہے"۔ عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر اس سینڈو نما نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پاکیشیا۔ یہ کہاں ہے"...... سینڈو نما نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس قدر جاہل آدمی ہو تو میں دنیا کا نقشہ ساتھ لے آتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو نوجوان کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"اگر تم اجنبی اور ایشیائی نہ ہوتے تو اب تک دس بار زمین میں دفن ہو چکے ہوتے کیونکہ یہاں ڈینل سے آنکھ ملا کر بات کرنے کی

کسی میں جرأت نہیں ہے"...... اس سینڈو نما نوجوان نے کہا۔

"اوہ مچھر کی اولاد یہ کیا بھیں بھیں کر رہے ہو۔ جیسے ماسٹر نے کہا ہے ویسے کرو سمجھے"...... یکلخت جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اسے کچھ مت کہو جوانا۔ یہ بیچاری کاؤنٹر پر کھڑی ہونے والی مخلوق ہوتی ہی اس قسم کی ہے۔ بات کرو کرانک سے یا پھر مجھے بتاؤ کہاں ہے اس کا دفتر"...... عمران نے جوانا کو روکتے ہوئے پھر اس سینڈو نما نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ۔ یہ ریڈ کلب ہے اور باس تم جیسے تھرڈ کلاس لوگوں سے نہیں ملا کرتا"...... سینڈو نما نوجوان نے ایک بار پھر حقارت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا ہوا میں اٹھا اور پھر ایک دھماکے سے اڑتا ہوا سامنے موجود میزوں پر جا گرا اور ہال انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ہال میں یکلخت شور سا برپا ہوا اور پھر سب لوگ اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے جیسے وہ کسی اور سیارے کی مخلوق ہوں۔ دوسرے لمحے ہال مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور چار انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ چاروں آدمی جنہوں نے اپنی جیبوں سے ریوالور نکالے تھے گولیاں کھا کر چیختے ہوئے الٹ کر واپس گرے۔ یہ فائرنگ جوزف کی طرف سے ہوئی تھی۔

"سنو اب اگر کسی نے اسلحہ نکالنے کی کوشش کی تو ہال میں

ایک آدمی بھی زندہ نہ بچے گا۔ ہم صرف یہاں کرانک سے ملنے آئے ہیں"...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر اونچی آواز میں کہا تو ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔

"تم جانتے ہو کہ تم کس جگہ پر ہو"...... اس آدمی نے کہا۔

"ہاں ہم ریڈ سنڈیکیٹ کے گڑھ ریڈ کلب میں ہیں لیکن یہ سن لو کہ ریڈ اور گرین ٹائپ کے یہ گھٹیا سنڈیکیٹ ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ ہمارا تعلق ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے جو اگر چاہے تو اپنے ایک آدمی کے انتقام میں پورے گریٹ لینڈ اور پورے آئرلینڈ کو سمندر میں غرق کر دے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو ہال میں موجود افراد کے چہروں پر یکلخت مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے ایک راہداری سے ایک نوجوان جس کے گلے میں سرخ رنگ کا رومال بندھا ہوا تھا اور رومال کے اوپر ریڈ کلب کا مخصوص نشان بھی موجود تھا ہال میں داخل ہوا۔

"کون ہیں آپ لوگ۔ میرا نام ورڈی ہے اور میں یہاں کا انچارج ہوں"...... اس نوجوان نے بڑے کرخت لہجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ ویسے ہال کی پوزیشن دیکھ کر اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہم نے کرانک سے ملنا ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ طریقہ ہے باس سے ملنے کا۔ تم نے کیا سمجھ رکھا ہے باس کو۔ تمہیں جرأت کیسے ہوئی کہ تم یہاں داخل ہو کر ہنگامہ کرو"۔ نوجوان نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو گھوما اور نوجوان چیختا ہوا اچھل کر کاؤنٹر سے ٹکرایا اور پھر نیچے فرش پر جا گرا۔ اسی لمحے عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"کہاں ہے کرانک۔ بولو"...... عمران کے لہجے میں یکلخت غراہٹ آ گئی تھی۔

"بب۔ بب۔ باس اوپر اپنے دفتر میں ہے چوتھی منزل پر"۔ ورڈی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ تکلیف کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا اور پورا جسم پسینے میں شرابور نظر آ رہا تھا۔

"چلو آگے اور ہمیں لے چلو اور سنو اگر تم نے بہادری دکھانے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ چلو"...... عمران نے اسے لفٹ کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا اور نوجوان لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنی گردن پر رکھے اور گردن مسلنے لگا۔ عمران نے اسے ایک بار پھر دھکیلا پھر وہ سب ایک لفٹ میں داخل ہو گئے جس کے اوپر سٹاف کے الفاظ درج تھے۔ جوزف نے جلدی سے لفٹ کا دروازہ بند کیا اور چوتھی منزل کا بٹن دبا دیا۔ ورڈی لفٹ کے کونے میں کھڑا ابھی تک دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا مسل رہا تھا۔

"یہ۔ یہ تمہاری انگلیاں ہیں یا لوہے کا شکنجہ"...... ورڈی نے

سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے میری انگلیاں تو بے حد نازک ہیں بے شک دیکھ لو۔ اس لئے شکر کرو کہ تم میرے ساتھیوں کی انگلیوں کا شکار نہیں ہو گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے لفٹ چوتھی منزل پر پہنچ گئی۔ جوزف نے دروازہ کھولا اور پھر وہ سب تیزی سے باہر آگئے۔ یہ ایک راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس کے باہر دو مشین گنوں سے مسلح محافظ موجود تھے۔ ایک طرف کرانک کے نام کی بڑی سی پلیٹ لگی ہوئی تھی جس کے نیچے خاص طور پر بڑا سا ریڈ کراس کا نشان بنا ہوا تھا۔ مسلح محافظ حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ آتے ہوئے وردی کو دیکھ رہے تھے اور شاید وردی کی وجہ سے ہی انہوں نے اپنے کندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنوں کو ہاتھ نہ لگایا تھا۔ اچانک وردی اپنی جگہ سے اچھلا اور بجلی کی سی تیزی سے ان محافظوں کے قریب جا کر مڑنے لگا۔ اس کا ہاتھ اچھلتے ہی جیب میں گیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ جیب سے باہر آتا تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وردی اور دونوں مسلح محافظ چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

"ان کی مشین گنیں لے لو کام آئیں گی"...... عمران نے سادہ لہجے میں جوزف اور جوانا سے کہا تو ان دونوں نے اپنے مشین پسٹل جیبوں میں ڈالے اور جھک کر ان دونوں کی مشین گنیں اٹھا لیں۔

عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کے ہینڈل کو دبا کر کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جوزف اور جوانا بھی اندر داخل ہوئے تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے آدمی نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں عمران اور ان کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں رسیور تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں شراب کا گلاس۔ سامنے میز پر شراب کی بوتل بھی پڑی ہوئی تھی۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے لاشعوری طور پر رسیور بھی کریڈل پر رکھ دیا اور ساتھ ہی شراب کا گلاس بھی۔

"تم۔ تم کون ہو اور اس طرح کیسے اندر آ گئے ہو"...... بھاری جسم کے آدمی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر ہی یقین نہ آ رہا ہو۔ عمران اس دوران اس کی میز کے قریب پہنچ چکا تھا۔ دروازہ کھولتے ہی عمران نے دیکھ لیا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ یہی وجہ تھی کہ باہر ہونے والی فائرنگ کا اسے علم تک نہ ہو سکا تھا۔

"تمہارا نام کرانک ہے اور تم اس کلب کے مینجر ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک کرانک کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑا اور کرانک بھاری جسم کا مالک ہونے کے باوجود چیختا ہوا اچھل کر کرسی سمیت نیچے فرش پر آگرا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکا دے کر سائیڈ کے صوفے پر اچھال دیا اور کرانک ایک بار پھر چیختا

ہوا صوفے پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے جا گرا۔ وہ ساکت ہو چکا تھا۔

" اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑی لگا دو"۔ عمران نے آگے بڑھ کر خود ہی جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیتے ہوئے کہا اور پھر سیدھا ہو گیا۔ جوزف نے اپنی بیلٹ سے بندھی ہوئی ایک کلپ ہتھکڑی اتاری اور اس نے آگے بڑھ کر کرانک کے دونوں بازو اس کے عقب میں کئے اور پھر اس کی دونوں کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی۔ جوانا دروازے کے قریب کھڑا تھا۔

" اب اسے اٹھا کر صوفے پر ڈال دو اور ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جوزف نے اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کرانک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف نے دونوں ہاتھ ہٹا لیے۔ چند لمحوں بعد کرانک نے جیسے ہی کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں جوزف نے ایک ہاتھ سے اس کے عقب کی طرف مڑے ہوئے بازو کو پکڑا اور سیدھا کر کے بٹھا دیا۔

" اس کی کنپٹی سے مشین گن کی نال لگا دو اور جیسے ہی میں تین گنوں ٹریگر دبا دینا"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

" یس باس"...... جوزف نے کہا اور کاندھے سے مشین گن اتار کر اس نے اس کی نال کرانک کی کنپٹی سے لگا کر اسے آہستہ سے دبا دیا۔ کرانک اب پوری طرح ہوش میں آ گیا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ

آگے کرنے کی کوشش کی لیکن عقب میں ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے جب اس کی یہ کوشش ناکام ہو گئی تو اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" تم۔ تم کون ہو اور تم نے یہ کیا حرکت کی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کس کے ساتھ یہ کیا ہے"...... کرانک کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

" تمہارا نام کرانک ہے اور تم ریڈ سنڈیکیٹ کے اس ریڈ کلب کے مینجر ہو۔ یہی تمہارا تعارف ہے ناں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں مگر تم کون ہو۔ تم نہیں جانتے کہ ریڈ سنڈیکیٹ کیا ہے"۔ کرانک نے اس بار اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" نیچے تمہارے ہال میں چار افراد ہلاک ہوئے۔ یہاں ادھر تمہارے دفتر کے پاس تمہارا اسسٹنٹ ورڈی اور تمہارے دونوں محافظ ہلاک ہو گئے اور تم دیکھ رہے ہو کہ ہم اس کے باوجود اطمینان سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس سے تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ ہم کون ہیں اور کیا کر سکتے ہیں۔ تمہارا یہ ریڈ سنڈیکیٹ مقامی بدمعاشوں پر تو رعب ڈال سکتا ہو گا لیکن ہم پر نہیں۔ ویسے جہاں تک تعارف کا تعلق ہے میرا نام علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور یہ افریقی پرنس جوزف اور یہ جو دروازے کے پاس کھڑا ہے یہ ایکریمیا کی سب سے مشہور قاتلوں کی

تنظیم ماسٹر کلر کا جوانا ہے۔ تم نے لارڈ برگس کو میرا نام لے کر دھمکی دی اس لئے لارڈ برگس نے ہمیں فوراً اپنی حویلی سے چلے جانے کا کہہ دیا وہ تم لوگوں سے بے حد خوفزدہ تھا۔ میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانا اس لئے مجبوراً ہمیں وہاں سے نکلنا پڑا اور چونکہ یہ ہماری توہین تھی اور یہ توہین ریڈ سنڈیکیٹ کی وجہ سے ہوئی ہے اس لئے ریڈ سنڈیکیٹ کو اپنا تعارف کرانا ضروری ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اس سنڈیکیٹ کی ایک چھوٹی سی مچھلی ہو تمہاری اس سنڈیکیٹ میں حیثیت مکھی سے بھی کم ہو گی اس لئے میں تم سے صرف یہ پوچھنے آیا ہوں کہ تمہارا باس کون ہے۔ اگر تم اس کے بارے میں تفصیلات بتا دو گے تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر یہاں سے چلے جائیں گے اس کے بعد تم اور تمہارا سنڈیکیٹ جو چاہے ہمارے خلاف کرے ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہو گا ہم خود نمٹ لیں گے لیکن اگر تم نے نہ بتایا تو پھر تمہاری لاش یہاں پڑی نظر آئے گی اور تمہارے باس کو ہم خود ہی تلاش کر لیں گے۔ بولو کیا کہتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم مجھ سے باس کا نام پوچھ کر کیا کرو گے۔ مجھے اس کے نام کے علاوہ اور کسی بات کا علم نہیں ہے"...... کرانک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"تم جو کچھ جانتے ہو وہ بتا دو جو تم نہیں جانتے وہ تم سے پوچھنا ہی حماقت ہے اور میرے اندر قدرت نے ایک خاص صلاحیت رکھی

ہوئی ہے کہ جھوٹ اور سچ کا مجھے فوراً علم ہو جاتا ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"باس کا نام ڈرمن ہے"...... کرانک نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تم نے واقعی سچ بولا ہے اب بتا دو کہ ڈرمن کا حدود اربعہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس کی صرف آواز سنی ہوئی ہے اس سے زیادہ مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم"...... کرانک نے جواب دیا۔

"تم اسے بہرحال رپورٹ تو دیتے ہی ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ہم صرف ٹرانسمیٹر پر اسے رپورٹ دے سکتے ہیں جبکہ وہ خود ٹرانسمیٹر کے علاوہ ہمیں فون بھی کر لیتا ہے۔ باقی نہ میں نے اسے آج تک دیکھا ہے اور نہ کبھی وہ سامنے آیا ہے۔ اس کا صرف نام چلتا ہے"...... کرانک نے جواب دیا۔

"کس فریکونسی پر اس سے بات کرتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا کرو گے پوچھ کر"...... کرانک نے کہا۔

"میں نے اس سے بات کرنی ہے تاکہ اسے کہہ سکوں کہ وہ لارڈ برگس کو فون کر کے اسے کہہ دے کہ اسے ہماری آمد پر کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس نے لارڈ برگس کو ایک ہفتے کی مہلت دے رکھی ہے اور وہ اپنی بات کا پکا ہے۔ ایک ہفتے تک لارڈ برگس چاہے کچھ ہی کیوں نہ کرتا رہے اسے اس کی پرواہ نہیں ہو گی لیکن ایک ہفتے کے بعد اسے

بہرحال وہ کام کرنا پڑے گا جو ریڈ سنڈیکیٹ نے اس کے ذمہ لگایا ہوا ہے اس لئے تمہارا اس سے بات کرنا بے معنی ہے"...... کرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنی بات کرنی ہے سمجھے۔ مجھے لارڈ برگس کے کسی وعدے وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ لارڈ برگس یہاں کا رہائشی ہے وہ جانے اور تمہارا ریڈ سنڈیکیٹ جانے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمیں تو یہی اطلاع ملی ہے کہ لارڈ برگس نے تمہیں ہمارے خلاف پاکیشیا سے بلایا ہے"...... کرانک نے کہا۔

"تمہیں جس نے بھی یہ اطلاع دی ہے وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق ہے۔ ریڈ سنڈیکیٹ بین الاقوامی تنظیم نہیں ہے اور صرف بین الاقوامی تنظیمیں ہی کسی دوسرے ملک کے خلاف کام کرتی ہیں۔ ریڈ سنڈیکیٹ نے ظاہر ہے پاکیشیا کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا اس لئے ہمیں اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام کر کے کیا ملے گا۔ اس جیسے سنڈیکیٹ ختم نہیں ہوا کرتے جہاں تک میری یہاں آمد کا تعلق ہے تو لارڈ برگس کے میرے والد سے پرانے تعلقات ہیں۔ میں اپنے تعلقات کی وجہ سے یہاں آیا ہوں تاکہ لارڈ برگس کی بیٹی انابل سے مل سکوں۔ اب تم میری آمد کا مقصد خود ہی اچھی طرح سمجھ سکتے ہو"۔ عمران نے کہا تو کرانک کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے واقعی ہمیں غلط اطلاع ملی ہے۔

اوکے اب میں مطمئن ہوں۔ اب تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی"...... کرانک نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

"یہ بات تمہارے باس ڈرمن کو سمجھانا ضروری ہے اس لئے تم اس کی فریکونسی بتاؤ تاکہ اس سے بات کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے چھوڑ دو میں اس سے خود بات کر لیتا ہوں۔ میری بات وہ جلدی سمجھ جائے گا ورنہ وہ انتہائی مشتعل مزاج آدمی ہے۔ تمہاری آواز سنتے ہی اس نے وولف سیکشن کو تمہارے خلاف حرکت میں لے آنا ہے اور اس کے بعد تمہیں کہیں بھی پناہ نہ مل سکے گی"۔ کرانک نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے میرا مقصد صرف اسے اصل بات سمجھانا ہے اگر وہ تمہاری بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے تو ٹھیک ہے مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جوزف کو کرانک کے ہاتھ کھولنے کا کہہ دیا اور جوزف نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور کرانک کو آگے کر کے اس نے کلپ ہتھکڑی کا بٹن دبایا اور ہتھکڑی کھول کر پیچھے ہٹ کر اس نے اسے دوبارہ اپنی بیلٹ کے ساتھ ہٹ کر لیا۔ کرانک نے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنی کلائیاں مسلیں اور پھر اٹھ کر وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے سب سے پہلے تو میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگایا اور پھر وہ بوتل میں موجود شراب

غٹاغٹ اپنے حلق میں اتارتا چلا گیا۔ اس نے اس وقت بوتل کو منہ سے علیحدہ کیا جب وہ خالی ہو گئی۔ پھر اس نے بوتل کو ایک طرف پڑی ہوئی ٹوکری میں اچھال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ عمران کی نظریں فریکونسی ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو کرانک کالنگ۔ اوور"...... کرانک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ڈرمن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی لیکن کرخت آواز سنائی دی۔

" باس لارڈ برگس کا پاکیشیائی مہمان علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس وقت میرے آفس میں موجود ہے۔ وہ مجھے یہ بتانے آیا ہے کہ وہ ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے نہیں آیا بلکہ اس کے والد کے لارڈ برگس سے پرانے تعلقات ہیں اور وہ لارڈ برگس کی لڑکی انابل سے ملنے آیا ہے۔ میں نے لارڈ برگس کو فون کر کے دھمکی دی تھی کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹ کو ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کال کیا ہے لیکن ریڈ سنڈیکیٹ نے چونکہ اسے ایک ہفتے کی مہلت دی ہوئی ہے اس لئے ایک ہفتے بعد اگر اس نے وعدہ پورا نہ کیا تو اس کے نتائج سے اسے پاکیشیائی ایجنٹ بھی نہ بچا

سکے گا۔ اس پر لارڈ برگس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو حویلی سے نکال دیا ہے اور عمران اس بات کی وضاحت کرنے آیا ہے۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے تاکہ آپ ان کے خلاف ریڈ سنڈیکیٹ کو حرکت میں نہ لائیں۔ اوور"...... کرانک نے تیز لہجے میں کہا

" وہ تمہارے پاس کیسے پہنچ گیا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرخت لہجے میں پوچھا گیا۔

" اس نے مجھے فون کیا تھا کہ وہ مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے اس لئے میں نے اسے اپنے آفس آنے کی اجازت دے دی۔ اوور"۔ کرانک نے عمران کی طرف دیکھ کر بدمعاشوں کے سے انداز میں آنکھ کو دباتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" مجھے بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے لارڈ برگس کو ایک ہفتہ دے رکھا ہے اور بس اگر ایک ہفتے بعد لارڈ برگس نے وعدہ پورا نہ کیا تو پھر چاہے وہ پوری دنیا کو اکٹھا کر لے اسے بہرحال نتائج بھگتنا ہوں گے اور اگر اس نے وعدہ پورا کر دیا تو ہمیں اس کے بعد اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرانک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" تم بے فکر رہو باس جو کہتا ہے وہی کرتا ہے۔ ویسے تم ایک ہفتے بعد لارڈ برگس کو مل لینا"...... کرانک نے کہا۔

" ٹھیک ہے اب میں پوری طرح مطمئن ہوں تمہارا شکریہ۔

البتہ ایک بات تمہیں بھی بتا دوں کہ تم ہمارے خلاف کسی کارروائی کی حماقت نہ کرنا کیونکہ ابھی تو ہمارا ریڈ سنڈیکیٹ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے پھر یہ تعلق پیدا ہو جائے گا اور ریڈ سنڈیکیٹ کے ساتھ جو ہو گا سو ہو گا تم البتہ قبر میں دفن ہو جاؤ گے۔ ہم اگر چاہیں تو تمہارے اس ریڈ کلب کو میزائلوں سے اڑا دیں۔ بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والے لوگ جسمانی طور پر نہیں لڑا کرتے۔ وہ ایسی ہی کارروائیاں کرتے ہیں سمجھے۔ گڈ بائی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر باہر آ گیا اس کے پیچھے جوزف اور جوانا بھی باہر آ گئے۔

راہداری میں ورڈی اور دونوں محافظوں کی لاشیں ویسے ہی پڑی ہوئی تھیں۔ شاید یہاں اوپر بغیر کرانک کی اجازت کے کوئی نہ آتا تھا اس لئے کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکا کہ اوپر کیا ہوا ہے اور کرانک کی نیچے ہال میں ہونے والی قتل و غارت سے بے خبری بتا رہی تھی کہ نیچے سے بھی اسے کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔اس کی عمران کے خیال کے مطابق دو وجوہات ہو سکتی تھیں ایک تو یہ کہ ہال میں اکثر ایسا ہوتا رہتا ہو گا۔دوسری وجہ شاید وہ ورڈی بنا ہو کہ ورڈی کو لے کر وہ کرانک کے پاس گئے تھے اس لئے انہوں نے یہ سمجھا ہو کہ وہ اسے خود ہی بتا دے گا۔

"یہ مشین گنیں یہیں پھینک دو"...... عمران نے جوزف اور

جوانا سے کہا اور ان دونوں نے مشین گنیں وہیں پھینکیں اور پھر وہ سب لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔چند لمحوں بعد وہ واپس ہال میں پہنچ گئے۔ ہال میں شور شرابا غل غپاڑہ ویسے ہی ہو رہا تھا۔لاشیں ہٹا دی گئیں تھیں۔ عمران جوزف اور جوانا تینوں اطمینان سے چلتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔چند لوگوں نے انہیں چونک کر حیرت بھرے انداز میں دیکھا لیکن وہ بے نیازانہ انداز میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔ عمران نے کار ایک بڑی مارکیٹ کی سائیڈ میں جا کر پارکنگ میں روکی۔

"تم یہیں رکو میں نے کچھ خریداری کرنی ہے"...... عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا اور جوزف اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیئے عمران آگے بڑھ گیا۔ اس نے مختلف دکانوں سے خریداری کی اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس کار میں آ گیا اور کار ایک بار پھر روانہ ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اس کوٹھی میں پہنچ گئے جو عمران نے لارڈ برگس کے حویلی سے آنے کے بعد پرائیویٹ طور پر حاصل کی تھی۔ کاریں اور اسلحہ بھی اس کوٹھی میں پہلے سے موجود تھا۔ عمران نے کار پورچ میں روکی اور پھر اس نے ساتھ والی سیٹ پر رکھا ہوا شاپنگ بیگ اٹھا لیا۔ اس میں وہ تمام خریداری موجود تھی جو اس نے مارکیٹ سے کی تھی۔ایک کمرے میں پہنچ کر عمران نے اس شاپنگ بیگ سے ایک بال پوائنٹ قلم نکالا اور پھر سادہ کاغذوں کا ایک

دستہ نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر بال پوائنٹ قلم لے کر وہ کاغذ پر جھک گیا۔ کافی دیر تک وہ مختلف حساب کتاب میں مصروف رہا پھر اس نے بیگ سے شہر کا تفصیلی نقشہ نکالا اور اسے کھول کر میز پر پھیلا دیا اور اس کے بعد کاغذوں پر درج حساب کتاب کے مطابق اس نے اس نقشے کی سائیڈوں پر مختلف ہندسے سے لکھنے اور نشانات لگانے شروع کر دیئے۔ اس کے بعد اس نے ڈبہ کھولا اس میں موجود ڈرائنگ کا سامان نکالا اور پھر اس سامان کے ذریعے اس نے نقشے پر لکیریں لگانی شروع کر دیں۔ کافی دیر تک وہ مسلسل کام میں مصروف رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک جگہ پر سرخ بال پوائنٹ سے ایک گول دائرہ لگایا اور اس کے بعد ایک بار پھر اس نے چیکنگ شروع کر دی۔ اس نے ایک بار پھر ان نشانات کی مدد سے کاغذات پر حساب کتاب کرنا شروع کر دیا اور جب کاغذات پر آخر میں وہی فریکونسی لکھی ہوئی سامنے آ گئی جس پر کرانک نے ڈرمن کو کال کیا تھا تو عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا حساب کتاب درست ہے۔ اس نے نقشے پر اس جگہ کو غور سے دیکھنا شروع کیا جہاں اس نے گول دائرہ لگایا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس جگہ پر پولیس ہیڈ کوارٹر تھا۔

"ڈرمن اور پولیس ہیڈ کوارٹر۔ یہ کیا چکر ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور

اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک دوست کام کرتا ہے جس کا نام ڈرمن ہے اس کا علیحدہ نمبر ہے لیکن مجھے اس کا عہدہ معلوم نہیں مجھے اس کا نمبر چاہئے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کیجئے میں کمپیوٹر سے معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر پولیس ہیڈ کوارٹر میں کسی ڈرمن کے نام پر کوئی علیحدہ نمبر نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پولیس ہیڈ کوارٹر انکوائری کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر انکوائری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر ڈرمن سے بات کرائیں میں ان کا دوست مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا عہدہ ہے ان کا"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"مجھے عہدے کا علم نہیں ہے صرف اتنا معلوم ہے کہ ان کا نام ڈرمن ہے اور وہ پولیس ہیڈ کوارٹر میں کام کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ مجھے کمپیوٹر سے معلوم کرنے دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر پولیس ہیڈ کوارٹر میں ڈرمن نام کا کوئی آدمی کام نہیں کرتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ نام فرضی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"لانگ آئی انٹرپرائزز کے مسٹر میکالے کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر دے دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس میکالے بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ پرنس آپ پاکیشیا سے بات کر رہے ہیں یا گریٹ لینڈ سے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"نہ پاکیشیا سے نہ گریٹ لینڈ سے بلکہ آئرلینڈ سے بول رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ آپ کی آواز کافی واضح اور صاف تھی اس لئے مجھے خیال آیا کہ شاید آپ گریٹ لینڈ سے ہی بول رہے ہوں۔ بہرحال فرمائیے کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... میکالے نے پوچھا۔

"آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ دونوں ملکوں میں ایک سنڈیکیٹ کام کر رہا ہے جس کا نام ریڈ سنڈیکیٹ ہے۔ یہاں آئرلینڈ میں اس کا ایک چیف باس ہے جس کا نام ڈرمن بتایا گیا ہے۔ لیکن میں اسے ٹریس نہیں کر سکا۔ ہو سکتا ہے یہ نام فرضی ہو۔ کیا تمہاری تنظیم کے پاس اس کے بارے میں کوئی معلومات موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ میں ایک سیکشن ہے ریڈ وولف۔ یہ لوگ حد درجہ سفاک قاتل ہیں اور اس ریڈ وولف سیکشن کی وجہ سے ہی دراصل ریڈ سنڈیکیٹ کا خوف دونوں ملکوں پر طاری ہے۔ ڈرمن ریڈ وولف کا انچارج ہے اور ڈرمن آئرلینڈ میں نہیں رہتا بلکہ گریٹ لینڈ میں رہتا ہے"...... میکالے نے جواب دیا۔

"لیکن اس کی مخصوص فریکونسی کی ٹرانسمشن میں نے چیک کی

ہے اس کے مطابق تو یہ ٹرانسمشن آئرلینڈ کا پولیس ہیڈ کوارٹر بنتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر میں اس نے کوئی مشینری فٹ کی ہوئی ہو گی وہ ایسے کاموں کا ماہر ہے۔ اس کی خاص طور پر کوشش ہوتی ہے کہ اس کی شناخت نہ ہو سکے اور جو کچھ میں نے بتایا ہے یہ بھی تنظیم کی طرف سے نہیں بتایا کیونکہ تنظیم کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ یہ میں نے آپ کو آف دی ریکارڈ اپنی معلومات کے مطابق بتایا ہے"...... میکالے نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ تھینک یو میکالے بے فکر رہو تمہارا نام کسی صورت بھی سامنے نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس لئے تو میں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتا دیا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ڈرمن کو تلاش کرنے کی کوئی ٹپ"...... عمران نے کہا۔

"وہاں ایک کلب ہے جس کا نام ہیروز کلب ہے فرنگٹن روڈ پر۔ اس کلب کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ ریڈ وولف کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ویسے یہ عام بدمعاشوں اور جرائم پیشہ افراد کا کلب ہے اور اس پر ریڈ سنڈیکیٹ کا مخصوص نشان بھی موجود ہے۔ ڈرمن کو اس کلب کے ذریعے ٹریس کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ اس کے بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں"...... میکالے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا حلیہ وغیرہ"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کبھی سامنے ہی نہیں آیا صرف اس کا نام سنا جاتا ہے۔ ویسے ریڈ وولف کا عملی انچارج ڈارنگ ہے۔ ڈارنگ انتہائی خوفناک قاتل ہے۔ انتہائی سفاک اور خوفناک لڑاکا بتایا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہی خود ہی ڈرمن ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نہ ہو لیکن وہ ضرور ڈرمن کو جانتا ہو گا"...... دوسری طرف سے میکالے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو میکالے۔ ویری تھینک یو"...... عمران نے تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں پرنس۔ یہ تو انتہائی معمولی بات ہے ورنہ آپ نے ذاتی طور پر جو احسان کیا ہوا ہے اسے کسی صورت بھی نہیں اتار سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب تم نے تکلفانہ باتیں شروع کر دی ہیں اس لئے گڈ بائی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب وہ صحیح صورت حال سمجھ گیا تھا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ برگس ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں لارڈ صاحب سے باتیں کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہیلو لارڈ برگس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد لارڈ برگس کی

بھاری اور مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں انکل۔ میں نے ریڈ سنڈیکیٹ کے بارے میں کچھ تفصیلات معلوم کر لی ہیں پہلے میرا خیال تھا کہ اس کے کسی چیف وغیرہ کو پکڑ کر اسے مجبور کر دوں گا کہ وہ ڈائمنڈ پاؤڈر کے سلسلے میں آپ کو تنگ نہ کرے لیکن یہاں آئرلینڈ میں ان کا سیٹ اپ بہت معمولی ہے اصل سیٹ اپ گریٹ لینڈ میں ہے اس لئے میں نے اپنی پلاننگ بدل دی ہے۔ آپ اب اطمینان سے پاؤڈر انہیں دے دیں میں یہ پاؤڈر ہر قیمت پر ان سے حاصل کر کے آپ تک واپس پہنچا دوں گا۔ ابھی انہوں نے آپ کو ایک ہفتے کی مہلت دی ہوئی ہے اس مہلت کے دوران وہ کچھ نہیں کریں گے جب کہ میں اس دوران آپ کے پاس واپس پہنچ کر باقاعدہ آپ سے مل کر واپس پاکیشیا چلا جاؤں گا۔ پھر میں کسی دوسرے روپ میں واپس آؤں گا اس طرح آپ کی ذات ہر قسم کے شک و شکوک سے بالاتر ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ایک بار یہ پاؤڈر ان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر اس کی واپسی تقریباً ناممکن ہو جائے گی کیونکہ انہوں نے فوراً اسے استعمال کر لینا ہے"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"استعمال کر کے وہ اس سے سٹار ڈائمنڈ بنائیں گے۔ بنالیں میں وہ سٹار ڈائمنڈ ہی ان سے واپس حاصل کر لوں گا۔ آپ نے بھی تو اس کے ساتھ یہی کچھ کرنا ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم مناسب سمجھو میں تو اب اس پوزیشن میں ہی نہیں ہوں کہ کچھ کر سکوں"...... لارڈ برگس کی قدرے مایوسانہ آواز سنائی دی۔

"آپ مجھے صرف اصل بات بتا دیں کہ انہوں نے آپ کو ایک ہفتے کی مہلت کیوں دے دی ہے کیونکہ ایسے لوگ ان معاملات میں ایک لمحے کی بھی مہلت دینے کے لئے تیار نہیں ہوا کرتے اور ملک سے باہر کسی کے ہونے یا انابل کی بیماری وغیرہ کوئی وجہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ وہ پاؤڈر اسی جزیرے میں ہے اور اس جزیرے کی ایک خاصیت بھی ہے کہ مدوجزر کے دنوں میں اس جزیرے پر ایک ایک فٹ تک پانی چڑھ جاتا ہے اور یہ دن مدوجذر کے ہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ ایک ہفتہ تو مدوجزر رہے گا جبکہ مجھے دو ہفتوں کی مہلت دی جائے کیونکہ میری بیٹی انابل بیمار ہے اور میرا ذہن منتشر ہے اور واقعی انابل بیمار بھی ہے لیکن انہوں نے اسی ایک ہفتے کی مہلت دی ہے جس میں مدوجذر ہے اور جزیرے پر جانا ناممکن ہے اور یہ ان کی مجبوری تھی ویسے کرانک نے مجھے کہا تھا کہ وہ اس جزیرے کی ایک ہفتے تک مسلسل نگرانی بھی کریں گے تاکہ میں وہاں سے وہ پاؤڈر نہ نکال سکوں"...... لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"تو اب آپ کب انہیں جزیرے پر لے جائیں گے"...... عمران

نے پوچھا۔

"ایک منٹ مجھے سوچنے دو"...... لارڈ برگس نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ان کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو عمران۔ میرے حساب کے مطابق آج سے پانچواں دن سوموار کا بنتا ہے"...... لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"کتنے بجے آپ وہاں پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"دس گیارہ بجے دن کے قریب"...... لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"اوکے ویسے میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ کے پاس آ رہا ہوں۔ وہاں میں باقاعدہ اعلان کر دوں گا کہ آپ جانیں اور آپ کا ریڈ سنڈیکیٹ میرا اس معاملے میں کوئی تعلق نہیں ہے اور چونکہ آپ نے مجھے حویلی سے نکال دیا تھا اس لئے میں آپ سے یہ کہنے آیا ہوں کہ آئندہ آپ کے اور ہمارے تعلقات ہمیشہ کے لئے ختم۔ اس کے بعد میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس جاؤں گا اور طیارہ چارٹرڈ کرا کر واپس پاکیشیا چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میری نگرانی ہو رہی ہے"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہو رہی ہے اور جو لوگ نگرانی کر رہے ہیں مجھ سے واقف تھے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے جیسے تم کہو"...... لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں سٹار ڈائمنڈ کی تمام رقم برگس ٹرسٹ کے

اکاؤنٹ میں ہی جمع ہو گی۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اب وہ ایک حتمی فیصلے پر پہنچ چکا تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... ادھیڑ عمر نے سرد لہجے میں کہا۔

"میگی کی کال ہے باس" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس بات کراؤ" ...... باس نے کہا۔

"ہیلو باس میں میگی بول رہی ہوں" ...... چند لمحوں بعد میگی کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے" ...... باس نے پوچھا۔

"باس میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ عمران نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا واپس چلا گیا ہے" ...... میگی نے کہا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"تفصیل بتاؤ وہ اتنی آسانی سے واپس جانے والوں میں سے نہیں ہے" ...... باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس وہ اپنے دو ساتھیوں سمیت ریڈ کلب میں گیا۔ وہاں انہوں نے ہال میں بے دریغ قتل و غارت کی اور پھر وہ کرانک کے آفس میں پہنچ گیا۔ وہاں اس نے اس کے نائب اور دو محافظوں کو ہلاک کیا اور پھر اندر چلا گیا۔ پھر ان کی واپسی بڑے اطمینان بھرے انداز میں ہوئی اس کے بعد وہ مارکیٹ گیا وہاں سے اس نے مختلف دکانوں سے خریداری کی اور اس کے بعد وہ واپس لارڈ برگس کی حویلی پہنچ گیا۔ وہاں سے اپنے تیسرے ساتھی کو واپس لے کر اور لارڈ برگس کو یہ کہہ کر وہ ریڈ سنڈیکیٹ کے سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا طیارہ چارٹرڈ کرا کر واپس پاکیشیا چلا گیا۔ میں نے پاکیشیا سے کنفرم کرا لیا ہے وہ واقعی پاکیشیا پہنچ گیا ہے" ...... میگی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے میگی کہ اس نے بظاہر اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا ہے لیکن وہ کسی اور روپ میں سامنے آئے گا تاکہ لارڈ برگس درمیان سے نکل جائے وہ ایسا آدمی ہی نہیں کہ قدم آگے بڑھا کر واپس کر لے۔ یہ اس کی فطرت کے خلاف ہے" ...... باس نے کہا۔

"لیکن دوسرے روپ میں آکر وہ کیا کرے گا" ...... میگی نے کہا۔

"وہ ڈائمنڈ پاؤڈر حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور کیا کرے گا۔ اصل ٹارگٹ تو یہی پاؤڈر ہے۔ اگر اس جزیرے پر مدوجذر کا پانی نہ ہوتا تو ہم بہت پہلے یہ پاؤڈر حاصل کر لیتے لیکن اب معاملہ واقعی

خطرناک ہو چکا ہے لیکن بہرحال یہ پاؤڈر تو ہر صورت میں حاصل
کرنا ہے یہ اس دنیا کی سب سے قیمتی دولت ہے"...... باس نے کہا۔

"تو پھر باس اس سلسلے میں آپ کو کوئی خصوصی پلاننگ کرنی
چاہئے"...... میگی نے کہا۔

"تم میرے آفس میں آجاؤ پھر اس پر تفصیل سے بات ہو جائے
گی۔ تمہاری رپورٹ کے بعد اب مجھے واقعی اس سلسلے میں خصوصی
پلاننگ کرنی پڑے گی"...... باس نے کہا۔

"یس باس میں حاضر ہو رہی ہوں"...... میگی نے جواب دیا اور
باس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں۔
پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ نجانے
کتنی دیر تک وہ اسی کیفیت میں رہا کہ دروازے پر دستک کی آواز سن
کر اس نے آنکھیں کھولیں اور سر اٹھایا۔

"یس کم ان"...... باس نے کہا تو دروازہ کھلا اور میگی اندر داخل
ہوئی۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو میگی میں تو اس وقت سے اس پوائنٹ پر غور کر رہا ہوں
کہ کیا پلاننگ کی جائے"...... باس نے کہا۔

"باس آپ مجھے ریڈ سنڈیکیٹ کے ساتھ اس جزیرے پر بھجوا دیں
میں وہ پاؤڈر لے کر ان سے علیحدہ واپس آجاؤں گی اور یہ پاؤڈر آپ کو
لا کر دے دوں گی اس طرح کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا اور کام ہو جائے
گا پھر عمران ٹکریں مارتا رہے گا لیکن کسی کو جب یہ معلوم ہی نہیں

ہو گا کہ پاؤڈر دراصل ٹروجن کے پاس پہنچ چکا ہے"...... میگی نے
کہا۔

"تم کس حیثیت سے جزیرے پر جاؤ گی"...... باس نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے کہا۔

"جس حیثیت سے بھی آپ بھیجیں"...... میگی نے کہا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ سے تمہارا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں بنتا اس
لئے تمہارا وہاں جانا ٹروجن کو بھی مشکوک کر دے گا"...... باس نے
کہا۔

"آپ کی عمران کی آمد سے پہلے کیا پلاننگ تھی باس"...... میگی
نے کہا۔

"پہلے تو اس سلسلے میں کوئی الجھن نہ تھی۔ سیدھا سادھا کام تھا۔
ریڈ سنڈیکیٹ اسے حاصل کرتا اور پھر ایک مخصوص لاکر میں پہنچ جاتا
اور پھر وہاں سے یہ خاموشی سے میرے پاس پہنچ جاتا"...... چیف نے
کہا۔

"تو اب آپ کا خیال ہے کہ لاکر میں پہنچنے سے پہلے عمران اسے
غائب کر دے گا"...... میگی نے کہا۔

"اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ریڈ سنڈیکیٹ یہ پاؤڈر حاصل کر رہا
ہے۔ وہ لامحالہ اب اپنا جال اس انداز میں بچھائے گا کہ فوری طور پر
یہ پاؤڈر ریڈ سنڈیکیٹ سے حاصل کرے اور یقیناً اس نے لارڈ برگس
سے یہ تفصیل بھی معلوم کر لی ہو گی کہ پاؤڈر کہاں ہے۔ وہ کوئی بھی

پلاننگ بنا سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس جزیرے پر پہلے ہی
پہنچ جائے"...... باس نے کہا۔

" باس میرا خیال ہے کہ اس معاملے پر آپ ایک کام اور کریں۔
آبدوز وہاں پہنچائیں جب وہ پاؤڈر حاصل کر لیا جائے تو اسے آبدوز
میں پہنچا دیا جائے اور پھر آبدوز وہاں سے کچھ فاصلہ پر جا کر سطح سمندر
پر آ جائے جہاں سے پاؤڈر ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے شہر پہنچا دیا جائے
اور پھر وہاں سے اس لاکر میں جہاں آپ چاہتے ہیں"۔ میگی نے کہا۔

" ہاں یہ اچھی تجویز ہے۔ ویری گڈ۔ میں ڈرمن سے کہہ دوں گا کہ
وہ اب اس پلاننگ پر عمل کرے"...... باس نے کہا۔

" میں دراصل خود اس مشن پر براہ راست کام کرنا چاہتی تھی لیکن
واقعی ریڈ سنڈیکیٹ کا ساتھ دینے کا مطلب یہی ہو گا کہ ٹروجن اور ریڈ
سنڈیکیٹ دونوں میں تعلق سامنے آ جائے گا۔ او کے ویسے اگر آپ
کہیں تو میں پاکیشیا چلی جاؤں اور وہاں سے عمران کی باقاعدہ نگرانی
کرتی ہوئی اس کے ساتھ آ جاؤں کسی بھی شکل میں"...... میگی نے
کہا۔

" اوہ ویری گڈ۔ یہ واقعی اچھوتا خیال ہے۔ ٹروجن بہرحال گریٹ
لینڈ اور آئرلینڈ کی مشترکہ سرکاری تنظیم ہے اور یہ پاؤڈر دراصل
حکومت آئرلینڈ کی ہی ملکیت ہے۔ ہم اسے حکومت کی طرف سے بھی
تو حاصل کر سکتے ہیں لیکن چونکہ ریڈ سنڈیکیٹ کا جال اعلیٰ ترین حکام
تک پھیلا ہوا ہے اس لئے ہم عمران کی مدد حاصل کر سکتے ہیں"۔

باس نے کہا۔

" تو آپ چاہتے ہیں کہ میں جا کر عمران سے ملوں اور اس سے مدد
مانگوں۔ نہیں باس اس طرح وہ شاطر عمران سارا کھیل سمجھ جائے
گا۔ آپ اسے ریڈ سنڈیکیٹ تک ہی محدود رکھیں مسئلہ صرف اس
پاؤڈر کا لاکر تک پہنچانا ہے یہ کام ایک اور طریقے سے بھی ہو سکتا
ہے"...... میگی نے کہا۔

" وہ کیا"...... باس نے چونک کر پوچھا۔

" میں اپنے طور پر ایک گروپ بنا کر ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام
کر سکتی ہوں اور میں ان سے یہ پاؤڈر چھین بھی سکتی ہوں"۔ میگی
نے کہا۔

" نہیں۔ میں تمہیں اس طرح سامنے نہیں لانا چاہتا تمہارے
سامنے آنے کا مطلب ہے میں ٹریس ہو جاؤں"...... باس نے کہا۔

" باس ریڈ سنڈیکیٹ میں کون کون لارڈ برگس کے ساتھ اس
جزیرے پر جائے گا"...... میگی نے پوچھا۔

" مجھے اس کی تفصیل معلوم نہیں ہے اور نہ میں نے معلوم کرنی
ہے کیونکہ یہ سارا کام ڈرمن کا ہے میں اس کے کام میں مداخلت
نہیں کرنا چاہتا"...... باس نے کہا۔

" کیا یہ ڈائمنڈ پاؤڈر آپ کی ملکیت میں رہے گا"...... میگی نے کہا
تو باس بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ خیال تمہیں کیسے آیا"۔ باس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ ریڈ سنڈیکیٹ کے اصل سربراہ تو آپ ہیں"۔ میگی نے کہا۔

"نہیں میں اصل سربراہ نہیں ہوں۔ دراصل مجھ سے اصل سربراہوں کی چین کا آغاز ہوتا ہے میرا نمبر فورٹین ہے اس نمبر سے تم اندازہ کر سکتی ہو کہ اصل کہاں ہوں گے"۔ باس نے کہا تو میگی بے اختیار چونک پڑی۔

"تو یہ آپ کا کوڈ نہیں ہے۔ میں تو آج تک یہی سمجھتی رہی ہوں"۔ میگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں میگی یہ جال بہت وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا ہے۔ مجھ سے اوپر ریڈ تھرٹین ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے خود نہیں معلوم کہ ریڈ تھرٹین کون ہے اور اس پاؤڈر کے حصول کے بارے میں مجھے بھی بالکل اسی طرح احکامات ملے ہیں جس طرح میں نے ڈرمن کو دیئے ہیں اور یہ پاؤڈر کہاں پہنچے گا مجھے خود نہیں معلوم بہرحال اتنا معلوم ہے کہ اس سے ملنے والی بے پناہ دولت کا ایک خاصا بڑا حصہ میرے اکاؤنٹ میں جمع ہو جائے گا"۔ باس نے کہا۔

"پھر تو آپ کو اس سلسلے میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے آپ اپنے بڑوں کو رپورٹ دے دیں وہ خود ہی عمران کا بندوبست کر لیں گے"...... میگی نے کہا۔

"نہیں یہ کام میں نے کرنا ہے فیلڈ انچارج میں ہوں۔ وہ مجھ سے بڑے شعبوں کے انچارج ہیں۔ ریڈ سنڈیکیٹ تمہارے تصور سے بھی

زیادہ وسیع سنڈیکیٹ ہے"۔ باس نے کہا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے"۔ میگی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں ڈرمن پر اعتماد کرنا چاہئے۔ ڈرمن بے حد ہوشیار آدمی ہے وہ آسانی سے مار کھانے والوں میں سے نہیں ہے البتہ میں اسے ہوشیار کر دیتا ہوں اور اگر فرض کیا کہ عمران ڈرمن کو شکست دے دیتا ہے تو پھر تم مقابل آ جانا"۔ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ویسے میں نے پاکیشیا میں اپنے ایجنٹوں کو کہہ دیا ہے کہ وہ عمران کی وہاں سے روانگی کی صورت میں مجھے اطلاع کر دیں"...... میگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم جا سکتی ہو۔ البتہ ایک بات ذہن میں رکھنا کہ چاہے یہ کام ریڈ سنڈیکیٹ کے ذریعے ہو یا تمہارے ذریعے دونوں صورتوں میں تمہارے اکاؤنٹ میں بہرحال تمہارا حصہ منتقل ہو جائے گا"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس مجھے معلوم ہے۔ آپ کی وجہ سے میں اس وقت دنیا کی چند امیر ترین عورتوں میں سے ایک ہوں"...... میگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کسی قسم کی کوئی ایسی کارروائی نہ کرنا جس سے عمران کو یہ شبہ بھی ہو جائے کہ ٹروجن کا تعلق ریڈ سنڈیکیٹ سے ہے ورنہ تم اور میں دونوں ہی سکرین آؤٹ کر دیئے جائیں گے اور سکرین آؤٹ کا

مطلب تم اچھی طرح جانتی ہو"....... باس نے کہا۔

"یس باس آپ بے فکر رہیں ایسے ہی ہوگا"....... میگی نے کہا اور پھر سلام کر کے وہ دروازے کی طرف واپس مڑ گئی۔ اس کے باہر جانے کے بعد باس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ریڈ فورٹین کالنگ۔ اوور"....... باس نے لہجہ بدل کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف ڈرمن اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ علی عمران واپس پاکیشیا چلا گیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور روپ میں ڈی پی حاصل کرنے کا پلان بنائے اس لئے ڈی پی وصول کرنے اور اسے مخصوص جگہ پر پہنچانے کے سلسلے میں تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے۔ اوور"....... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف ڈرمن سے شکار چھیننے والا ابھی اس دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ اوور"....... دوسری طرف سے ڈرمن نے کہا

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"....... باس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... باس نے کہا۔

"سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"کراؤ بات"....... باس نے چونک کر کہا۔

ہیلو سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر سپیکنگ"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر چیف آف ٹروجن بول رہا ہوں"....... باس نے کہا۔

"پی ایم صاحب سے بات کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس بار واقعی باس بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ پرائم منسٹر اس سے اس طرح براہ راست بات کریں گے۔

"یس سر ڈیکسن بول رہا ہوں سر۔ چیف آف ٹروجن"....... باس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے لارڈ برگس نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے کوئی ایسا پاؤڈر دریافت کیا ہے جس سے انتہائی قیمتی ہیرے تیار کئے جا سکتے ہیں اور اس کا تجربہ بھی کر چکے ہیں۔ لارڈ برگس کا کہنا ہے کہ اس پاؤڈر کو کوئی مقامی بدمعاش سنڈیکیٹ ان سے زبردستی حاصل کرنا چاہتا ہے جبکہ لارڈ برگس اس پاؤڈر کو حکومت آئرلینڈ کے حوالے کرنا چاہتے ہیں"....... پرائم منسٹر صاحب کی انتہائی باوقار آواز سنائی دی۔

"میرے پاس تو اس سلسلے میں کوئی رپورٹ نہیں ہے جناب اور ہمارا کوئی تعلق اس قسم کے کاموں سے ہے" ...... باس نے کہا۔

"آپ فوری طور پر لارڈ برگس سے ملیں اور ان سے وہ پاؤڈر لے کر حکومت کی تحویل میں دیں اور مجھے تفصیلی رپورٹ دیں اور جو مقامی بدمعاش گروپ اس سلسلے میں ملوث ہو اس کا خاتمہ کرنا آپ کے ذمے ہو گا" ...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر" ...... باس نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ عمران سے مایوس ہو کر لارڈ برگس نے یہ کام دکھایا ہے کہ براہ راست پرائم منسٹر کے نوٹس میں اسے لے آیا ہے ویری بیڈ۔ اب کیا کیا جائے" ...... باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر میز کی دراز کھولی اور اس میں سے وہی ٹرانسمیٹر جس پر اس نے ذرمن سے بات کی تھی نکالا اور اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ریڈ فورٹین کالنگ۔ اوور" ...... باس نے بٹن آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ریڈ تھرٹین اٹنڈنگ یو۔ اوور" ...... اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی لیکن لہجہ بالکل مشینی سا تھا جیسے کوئی کمپیوٹر بول رہا ہو۔

"سر ایک خصوصی رپورٹ دینی تھی آپ کو۔ اوور" ...... باس

نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کس بارے میں۔ اوور" ...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"لارڈ برگس کے ڈائمنڈ پاؤڈر کے بارے میں سر۔ اوور" ۔ باس نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا اس کا یہ تو انتہائی اہم مسئلہ تھا۔ تم نے اب تک اس سلسلے میں کوئی رپورٹ ہی نہیں دی تھی۔ اوور" ...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"سر وہ پاؤڈر لارڈ برگس نے جس جزیرے میں چھپا رکھا ہے وہاں مدوجزر کی وجہ سے پانی چڑھا ہوا ہے اور یہ پانی اس جزیرے کی سطح پر ایک فٹ تک موجود ہے اس لئے ایک ہفتے تک اس پاؤڈر کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ ریڈ سنڈیکیٹ نے لارڈ برگس کو ایک ہفتے کی مہلت دے دی۔ لارڈ برگس نے وعدہ کیا ہے کہ ایک ہفتے بعد وہ ریڈ سنڈیکیٹ کے آدمیوں کو ساتھ لے کر جزیرے پر جائے گا اور پاؤڈر دے دے گا۔ چنانچہ ریڈ سنڈیکیٹ مطمئن ہو گیا البتہ لارڈ برگس کی نگرانی کرائی گئی۔ پھر اطلاع ملی کہ لارڈ برگس نے پاکیشیا کے مشہور سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کو اس معاملے میں مدد کے لئے کال کیا ہے۔ عمران انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے لیکن مجھے معلوم تھا کہ عمران چاہے کچھ بھی کر لے بہرحال وہ ریڈ سنڈیکیٹ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پھر اطلاع ملی کہ عمران واپس پاکیشیا چلا گیا ہے۔ اس پر میں سمجھا کہ شاید یہ اس کا پلان ہو کہ اب وہ کسی اور

روپ میں سامنے آئے گا چنانچہ میں نے ٹروجن کی چیف ایجنٹ میگی
کو الرٹ کر دیا اور اس کے ساتھ ہی ریڈ سنڈیکیٹ کو بھی ہوشیار کر
دیا لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے پرائم منسٹر صاحب نے مجھے کال کیا ہے
انہوں نے کہا ہے کہ لارڈ برگس نے اس پاؤڈر کے بارے میں ان
سے براہ راست بات کی ہے اور انہیں بتایا ہے کہ کوئی مقامی
بدمعاش گروپ یہ پاؤڈر ان سے چھیننا چاہتا ہے جبکہ وہ پاؤڈر
حکومت کی تحویل میں دینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پرائم منسٹر صاحب نے
بطور چیف آف ٹروجن مجھے حکم دیا ہے کہ میں لارڈ برگس سے مل کر
ان سے پاؤڈر حاصل کر کے حکومت کی تحویل میں دوں اور مقامی
بدمعاش گروپ کا خاتمہ کر دوں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے
کہ اب موجودہ صورت میں کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے کیونکہ پرائم
منسٹر صاحب کو تو معلوم نہیں کہ میں بھی ریڈ سنڈیکیٹ میں شامل
ہوں اور نہ انہیں بتایا جا سکتا ہے اور اب اگر یہ پاؤڈر حاصل نہ کیا گیا
تو پھر لامحالہ میری سروس بلکہ میری تنظیم خطرے میں پڑ جائے گی اور
اگر پاؤڈر برگس سے حاصل کر کے حکومت کی تحویل میں دے دیا
جائے تو یہ ریڈ سنڈیکیٹ کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔ اوور"۔ باس
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران واقعی واپس چلا گیا ہے حالانکہ یہ
بات عمران کے مزاج کے خلاف ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"یس سر لیکن لارڈ برگس کی پرائم منسٹر کو کال سے تو یہی پتہ چلتا
ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے مقامی سطح کی تنظیم سے ٹکرانا مناسب نہ
سمجھا ہو۔ اوور"...... باس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں تھوڑی دیر بعد تمہیں خود کال کرتا ہوں میں اس
دوران مشورہ کر لوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور باس نے ایک طویل سانس
لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس کا ایک اور بٹن پریس کیا اور
اسے اپنے سامنے میز پر رکھ لیا۔ اس کا اپنا ذہن بھی اس نئی الجھن کا حل
تلاش کر رہا تھا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ پھر
تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو اس نے
جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ریڈ تھرٹین کالنگ۔ اوور"...... وہی مشینی سی آواز
سنائی دی۔

"یس ریڈ فورٹین اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... باس نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"ریڈ تھرٹین۔ اس معاملے پر ہنگامی طور پر بورڈ کی خصوصی
میٹنگ کال کی گئی ہے اور اس میٹنگ میں طویل بحث و مباحثے کے
بعد یہ فیصلہ ہوا ہے کہ تم ریڈ سنڈیکیٹ کو اس مشن پر سکرین سے
ہٹا دو اور لارڈ برگس سے اپنی سرکاری حیثیت میں مل کر اس کے
ساتھ جزیرے پر جاؤ اور وہاں سے پاؤڈر حاصل کر کے پرائم منسٹر

صاحب صاحب کو اطلاع دو اور پھر یہ پاؤڈر حکومت کے سپیشل سٹور میں جمع کرا دو اور خاموشی سے ایک طرف ہٹ جاؤ۔ اس کے بعد ریڈ سنڈیکیٹ اس سٹور پر حملہ کرے گا اور پھر اس سٹور کو تباہ کر دیا جائے گا اور اس سے پہلے یہ پاؤڈر وہاں سے نکال لیا جائے گا جبکہ سمجھا یہی جائے گا کہ یہ پاؤڈر بھی سٹور کی تباہی کے ساتھ ہی ضائع ہو گیا ہے۔ اس کے بعد ہم خاموشی سے کسی بھی جعلی تنظیم کے ذریعے سٹار ڈائمنڈ بین الاقوامی مارکیٹ میں فروخت کر کے رقم اکٹھی کر لیں گے اور اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا اور معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا“...... ریڈ تھرٹین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ ویری گڈ سر۔ یہ واقعی بہترین اور سادہ حل ہے ورنہ میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہو گیا تھا کہ اس کا کیا حل نکالا جائے۔ ٹھیک ہے سر اب ایسا ہی ہو گا میں میگی کے ساتھ وہاں چلا جاؤں گا۔ اوور“...... باس نے کہا۔

”اوکے اوور اینڈ آل“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور باس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے گہرے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

”بیٹھو میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ اس قسم کا تکلف نہ کیا کرو ورنہ کسی روز مجھے غصہ آ گیا تو پھر میں دس ہزار بار آؤں گا اور دس ہزار بار جاؤں گا اور تم شہر میں مالش کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہ جاؤ گے“...... سلام دعا کے بعد عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب میں آپ کا احترام صرف رسمی طور پر نہیں کرتا بلکہ حقیقتاً آپ کا احترام میرے دل میں ہے اس لئے مجھے آپ کے احترام میں کھڑے ہونے پر دلی مسرت ہوتی ہے“...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بس اس احترام تک ہی معاملہ رکھتے ہو۔ چیک لکھتے وقت تو نہ

"تمہارے پاس دل ہوتا ہے اور نہ احترام۔ میں لاکھ پیٹتا رہوں فریادیں کرتا رہوں لیکن تم سنتے ہی نہیں ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر یہ بات ہے عمران صاحب تو میں آئندہ خالی چیک آپ کے سامنے رکھ دیا کروں گا آپ خود اس میں رقم بھر لیا کریں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں اس سے بھی جاؤں خالی چیک لے کر جب میں بینک جاؤں گا تو کیا ملے گا مجھے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن مستقل طور پر ہی پریسڈ رہتا تھا اس لئے اسے ہر بار پریس کرنے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ لارڈ صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لارڈ برگس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد لارڈ برگس کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"لارڈ صاحب علی عمران بول رہا ہوں کیا پروگرام طے ہوا ہے ریڈ سنڈیکیٹ سے آپ کا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے مسئلہ ختم کر دیا ہے عمران اور پاؤڈر حکومت آئرلینڈ

کے حوالے کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں نے سوچا ہے کہ کسی قسم کا رسک آخر کیوں لیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ کل کو یہ قاتل اور بدمعاش انابل کو کوئی ایسا نقصان پہنچا دیں جس کی تلافی ہی نہ ہو سکتی ہو اور میں دنیا کے معذوروں کی فلاح و بہبود کا سوچتے سوچتے خود اپنی بیٹی کو کسی عذاب میں ڈال دوں۔ چنانچہ میں نے پرائم منسٹر صاحب سے براہ راست بات کی اور انہیں میں نے تفصیل بتا دی۔ انہوں نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے سٹار ڈائمنڈ کو تیار کرا کر اور اسے فروخت کر کے اس کی آدھی رقم میرے ٹرسٹ میں جمع کرا دیں گے جب کہ باقی آدھی رقم حکومت کے خزانے میں جمع ہو جائے گی اس طرح حکومت کے تحت ہی گریٹ لینڈ اور آئرلینڈ دونوں کے عوام کی فلاح و بہبود کے کام ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ تو تمہیں بھی علم ہے کہ آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ کی حکومتیں تو علیحدہ ہیں لیکن ان دونوں کی کنفیڈریشن قائم ہے۔ میں نے انہیں ریڈ سنڈیکیٹ کے متعلق بتایا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایسے انتظامات کر دیں گے کہ یہ بدمعاش آڑے نہ آئیں گے اور اس کے بعد حکومت کی کسی سرکاری ایجنسی ٹروجن کا چیف مجھ سے ملنے آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر ریڈ سنڈیکیٹ کے بڑوں تک یہ پیغام پہنچا دیا گیا ہے کہ وہ اس معاملے میں پیچھے ہٹ جائیں اور وہ اب خود میرے ساتھ جزیرے پر جائیں گے اور پاؤڈر لے کر میرے ساتھ براہ راست پرائم منسٹر صاحب کے پاس پہنچیں گے اور پھر

میرے سامنے یہ پاؤڈر سرکاری طور پر پرائم منسٹر صاحب کی تحویل میں دے دیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے ان سے پروگرام طے کر لیا ہے۔ اس کے بعد ریڈ سنڈیکیٹ کے کرانک کا فون آیا۔ اس نے کہا کہ چونکہ حکومت اور اس کی سرکاری ایجنسیاں اس معاملے میں آ گئی ہیں اس لئے ریڈ سنڈیکیٹ کے بڑوں نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت سے نہ ٹکرایا جائے چنانچہ اب ریڈ سنڈیکیٹ اس معاملے میں مداخلت نہیں کرے گا"...... لارڈ برگس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کون سی ایجنسی کیا نام لیا ہے آپ نے"...... عمران نے پوچھا۔

"ٹروجن۔ سرکاری ایجنسی ہے اور میں نے پرائم منسٹر صاحب سے بھی فون پر بات کی ہے تو انہوں نے بھی کنفرم کیا ہے کہ ٹروجن سرکاری ایجنسی ہے اور انہوں نے یہ کام براہ راست ٹروجن کے ہی سپرد کیا ہے اس لئے میں مطمئن ہوں چنانچہ اب میرا مکمل طور پر اطمینان ہو گیا ہے"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب میرے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اس کام کے لئے واقعی ضرورت نہیں رہی لیکن ویسے تم آؤ تو میرے دروازے تمہارے لئے کھلے رہیں گے"...... لارڈ برگس نے جواب دیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ پاؤڈر کا کیا چکر ہے عمران صاحب۔ آپ جوزف اور جوانا کے ساتھ آئرلینڈ گئے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے

ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ حیرت انگیز پاؤڈر ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ یہ پاؤڈر کسی انتہائی اہم سائنسی دریافت کے کام آئے گا۔ اس کا یہ ڈائمنڈ والا استعمال تو حماقت ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے میں نے اس سلسلے میں سرداور سے بات کی تھی۔ سرداور بھی اس پاؤڈر کے بارے میں سن کر بے حد حیران ہوئے تھے۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کر کے مجھے بتائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مزید معلومات کا کیا مطلب۔ کس قسم کی معلومات"۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ آخر اس پاؤڈر میں کیا خاصیت ہو سکتی ہے کہ اس کے شامل ہوتے ہی عام پتھر ڈائمنڈ میں تبدیل ہو جاتا ہے کیونکہ معدنیات کے بارے میں تحقیقی طور پر نہ مجھے علم ہے اور نہ سرداور کو اس لئے سرداور نے کہا تھا کہ وہ اس بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے لیکن اب اس کا کیا فائدہ اب تو ویسے ہی یہ پاؤڈر حکومت کی تحویل میں جا رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن گریٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں بھی تو بڑے بڑے سائنس دان موجود ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اس پاؤڈر کا وہی استعمال کیا جائے جو لیبارٹری والوں نے کیا ہے اس پر مزید تحقیق بھی تو ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی ایسی ایجاد کے کام آ جائے جو پوری دنیا کے

انسانوں کی فلاح و بہبود میں کام آئے۔ اس سے کوئی ایسی دوا بن سکے جس سے کسی خوفناک بیماری کا علاج ہو سکتا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس پاؤڈر کو ضائع ہونے سے بچایا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں میرا تو خیال یہی ہے کہ اسے اس طرح ڈائمنڈ بنا کر ضائع کر دینا حماقت ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہے تو حماقت لیکن بہرحال ٹھیک ہے میں پہلے سرداور سے بات کر لوں پھر اس اینگل پر بھی سوچا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"بغیر سر کے آپ کیسے انصاف کر سکتے ہیں جناب۔ اب بھلا عدالت میں بغیر سر کے منصف بیٹھا ہوا ہو تو وہ کیسے منصفی کرے گا اس لئے سر کو ضرور ساتھ شامل کر لیا کیجئے"...... عمران نے اپنے مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم علی عمران۔ یہ تم نے کیا فلسفہ بھگارنا شروع کر دیا ہے۔ میری سمجھ میں تو تمہاری کوئی بات نہیں آئی۔ سر تو ایک لقب ہے جو حکومت کی طرف سے ملا ہوا ہے اس لئے میں اپنے نام کے ساتھ خود اسے استعمال کرنا پسند نہیں کرتا"...... سرداور نے جواب دیا تو

عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو آپ کو آج تک یہ بھی نہیں معلوم ہو سکا کہ آپ کے نام کے معنی کیا ہیں۔ حیرت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نام کے معنی تمہارا مطلب ہے داور کے معنی۔ مجھے معلوم ہے داور کا معنی ہے بادشاہ"...... سرداور نے کہا۔

"صرف بادشاہ نہیں بلکہ عادل و منصف بادشاہ۔ ویسے اس کے زیادہ مستعمل معنی منصف یا عادل کے ہیں اور یہی بات میں آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ عدل و انصاف کے لئے سر کی ضرورت بہرحال پڑتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن اگر داور صاحب کا صرف سر ہی ہو اور کچھ نہ ہو۔ میرا مطلب ہے کہ صرف سر ہی عدل کی کرسی پر رکھا ہوا ہو تو پھر کیسا رہے گا"...... سرداور بھی اب شاید موڈ میں آگئے تھے۔

"تو پھر انصاف مانگنے والوں کے سردار پر مطلب ہے سولی پر چڑھے نظر آئیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"تمہاری باتوں سے اور کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو بہرحال اتنا فائدہ ضرور ہو جاتا ہے کہ چند لمحوں کے لئے ہنس بول لیتا ہوں لیکن مجھے انتہائی ضروری کام کرنے ہیں اس لئے فی الحال اتنی ہی ہنسی کافی

ہے۔ بولو کس لئے فون کیا تھا"...... سرداور نے کہا۔

"مطلب یہ کہ آپ سے کوئی پورے مکان کا انصاف مانگنے آئے تو آپ اسے ایک اینٹ پکڑا دیں گے کہ فی الحال اتنا ہی انصاف کافی ہے باقی پھر کبھی ہی"...... عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا اور سرداور اس بار واقعی کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے اس لئے ٹھیک ہے کرتے رہو باتیں"...... سرداور نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"وہ سٹار ڈائمنڈ کے بارے میں بات ہوئی تھی آپ سے۔ کچھ مزید معلومات ملیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ابھی تک تو میں مصروفیت کی وجہ سے کسی سے رابطہ ہی نہیں کر سکا۔ کیوں کیا کوئی ایمرجنسی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"میرے ایک کرم فرما ہیں آپ کی طرح۔ بڑے سائنس دان تو نہیں ہیں البتہ بڑے دانشور ضرور ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس پاؤڈر کو ڈائمنڈ میں استعمال کرنا اسے ضائع کرنے کے مترادف ہے اس پر سائنسی طور پر تحقیق ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"بات تو ان کی ٹھیک ہے۔ اچھا ایسا کرو کہ میں کارمن کے ایک صاحب کو فون کر کے تمہارے متعلق انہیں بتا دیتا ہوں وہ معدنیاتی سائنس میں اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں ہو سکتا ہے وہ اس سلسلے میں تمہاری کوئی مدد کر سکیں۔ ان کا نام شوبراگ ہے۔ ڈاکٹر شوبراگ تم خود ان سے بات کر لینا"...... سرداور نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی انہوں نے ایک فون نمبر بھی بتا دیا۔

"ٹھیک ہے میں نے نہ صرف ان کا نام سنا ہوا ہے بلکہ شاید ایک آدھ مضمون بھی پڑھا ہے۔ آپ انہیں فون کر دیں میں دس منٹ بعد آپ کا حوالہ دے کر ان سے بات کر لوں گا"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے خدا حافظ کہہ کر رابطہ کر دیا گیا۔

"کیا آپ خود کسی ماہر معدنیات سے واقف نہیں ہیں حالانکہ اس قسم کے ماہروں سے آپ سب سے زیادہ واقف ہوتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا پڑا۔

"واقفیت ہوتی نہیں ہے بنائی جاتی ہے۔ اب سرداور کے ریفرنس سے ڈاکٹر شوبراگ سے واقفیت بن جائے گی تو بعد میں بھی یہ واقفیت کام آئے گی۔ اصل مسئلہ ماہر معدنیات کا نہیں ہے کئی ماہر معدنیات میرے واقف ہیں اصل مسئلہ معدنیات پر سائنسی ریسرچ کا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور رابطہ نمبر وغیرہ ڈائل کرنے کے بعد اس نے سرداور کا دیا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس ڈاکٹر شوبراگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک دھیمی لیکن انتہائی باوقار سی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور آواز بتا رہی تھی کہ ڈاکٹر شوبراگ کی عمر کافی ہے۔

"ڈاکٹر صاحب میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ سرداور نے آپ سے میرے بارے میں بات کی ہو گی"...... عمران نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ہاں۔ کیا مسئلہ ہے تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"....... ڈاکٹر شوبراگ نے کہا۔ اس کے لہجے سے بیزاری نمایاں تھی شاید سرداور کی وجہ سے وہ بات کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا اور عمران نے اسے ڈائمنڈ پاؤڈر کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ کس کے پاس ہے یہ پاؤڈر"۔ اس بار ڈاکٹر شوبراگ کے لہجے سے بیزاری غائب ہو گئی تھی۔

" ابھی تو آئر لینڈ کے لارڈ برگس کی تحویل میں ہے لیکن جلد ہی یہ حکومت کی تحویل میں چلا جائے گا۔ میں تو آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ ڈائمنڈ تو سائنسی لحاظ سے کاربن کی خالص ترین قسم ہے یعنی سوائے کاربن کے اور کچھ بھی نہیں۔ البتہ اگر اس میں مزید کسی عنصر کی ملاوٹ ہو جائے تو اس کا رنگ بھی بدل جاتا ہے اور اس کی قیمت بھی کم ہو جاتی ہے اور کاربن ایک قدرتی عنصر ہے جبکہ پتھر اور جو کچھ بھی ہو بہرحال کاربن نہیں ہوتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس پاؤڈر کے دو یا تین ذرات اگر پتھر کے ذرات کے ساتھ شامل کئے جائیں تو وہ پتھر کو خالص کاربن بنا دیتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" اسی بات پر تو میں حیران ہو رہا ہوں جبکہ تم نے بتایا ہے کہ ایسا عملی طور پر ہوا بھی ہے"....... ڈاکٹر شوبراگ نے جواب دیا۔

" جی ہاں آپ مجھے بتائیں کہ ایسا کون سا مادہ ہو سکتا ہے جو پتھر کو اس طرح خالص کاربن میں تبدیل کر دے اور کیا اس مادے سے

کوئی اور کام نہیں لیا جا سکتا۔ کوئی ایسا کام جس سے کوئی انسانی فلاح و بہبود حاصل ہو سکے"....... عمران نے کہا۔

" یقیناً ایسا ہو سکتا ہے لیکن جب تم کہہ رہے ہو کہ یہ پاؤڈر غیر ارضی ہے تو پھر ظاہر ہے میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ یہ تو پاؤڈر ملے اس پر تحقیقات ہو اس کی خاصیتیں پرکھی جائیں تب ہی کوئی بات سامنے آ سکتی ہے۔ ویسے تم نے جو کچھ بتایا ہے سائنسی لحاظ سے تو ایسا ناممکن ہے اگر سرداور نے فون نہ کیا ہوتا، تمہاری تعریفیں نہ کی ہوتیں، تو میں سمجھتا کہ تم خواب دیکھنے والے کوئی جذباتی انسان ہو لیکن تمہاری بات نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ اس پاؤڈر کی کچھ مقدار حاصل کی جا سکے"۔ ڈاکٹر شوبراگ نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ حکومتی سطح پر حکومت آئر لینڈ کو قائل کیا جا سکتا ہے کہ وہ اس حیرت انگیز پاؤڈر کو ہیرے بنانے پر ضائع کرنے کی بجائے اس پر سائنسی ریسرچ کرائے۔ ویسے آپ سے میرا وعدہ کہ اگر میں نے اس پاؤڈر کو حاصل کر لیا تو میں اسے آپ کی خدمت میں ضرور بھیجوں گا"....... عمران نے کہا۔

" اوکے میں بھی اپنی حکومت کو لکھوں گا کہ وہ حکومت آئر لینڈ سے اس سلسلے میں درخواست کرے"....... ڈاکٹر شوبراگ نے کہا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" یہ واقعی اس پاؤڈر کو ضائع کرنے کے مترادف ہے"....... عمران

نے رسیور رکھ کر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ حکومت اسے اس طرح ضائع نہ کرے گی۔"
بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان صاحب اگر مجھ جیسے حقیر فقیر بے تقصیر سے بات کرنا گوارا کر لیں تو بات کرا دو اور اگر نہ کرنا چاہیں تو پھر میری سفارش کر دینا کیونکہ سنا ہے، سفارش ناممکن کو بھی ممکن بنا دیتی ہے"...... عمران کی زبان چل پڑی۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اگر آپ صاحب سے بات نہ کریں تو انہیں آپ سے بات کرنے کے لئے سفارش ڈھونڈنی پڑے گی"...... دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا کمال ہے تم نے پہلے مجھے کیوں نہیں بتایا میں خواہ مخواہ سرسلطان سے باتیں کرتا رہا کچھ تھوڑی بہت اکڑ تو دکھا دیتا"۔ عمران نے کہا تو پی اے بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی اکڑ توڑنے کا ان کے پاس ایک نسخہ موجود ہے"...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اچھا وہ کون سا نسخہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف ایکسٹو کا۔ کئی بار صاحب کہہ چکے ہیں کہ عمران نے اگر

اکڑ دکھائی تو وہ چیف سے بات کریں گے"...... پی اے نے کہا تو عمران بلیک زیرو کی طرف دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔ بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ تمہارے صاحب کی خوش فہمی ہے۔ وہ چیف صاحب تو مجھ سے بات کرنے کے لئے سفارش ڈھونڈتے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کام کی بات کے لئے"...... پی اے نے اس بار بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ کیونکہ پی نے واقعی انتہائی خوبصورت طنز کیا تھا۔

"ویری گڈ۔ تم نے واقعی مجھے لاجواب کر دیا ہے اس لئے اب تم اپنے صاحب سے بات کرا دو تاکہ میں کم از کم جواب دینے کے قابل تو ہو جاؤں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے پی اے کی ہنسی کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر"...... عمران نے اپنے تعارف کا آغاز کیا ہی تھا کہ سرسلطان نے اسے ٹوک دیا۔

"بس بس اب مجھے تمہارے یہ القاب زبانی یاد ہو گئے ہیں اس لئے رہنے دو اور یہ بتاؤ کہ بات کیا ہے۔ میں ایک ضروری میٹنگ سے اٹھ کر آیا ہوں"...... سرسلطان نے کہا۔

"چلیئے آپ اتنا بتا دیجئے کہ میں نے حقیر فقیر کے بعد کیا کہنا تھا"...... عمران نے کہا۔

"پر تقصیر"...... سر سلطان نے فوراً جواب دیا۔

"جی نہیں۔ اس لفظ پر میں نے اتنی جوتیاں کھائی ہیں کہ اگر ڈیڈی مجھے بچانے نہ آجاتے تو میری کھوپڑی یقیناً ریزوں میں تبدیل ہو جاتی"...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا مطلب کس نے ماری ہیں جوتیاں۔ کیا بھابھی نے"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے صرف وہی ایک ہستی ایسی ہے جو میرے سر پر جوتیاں برسا سکتی ہے۔ ویسے جناب حقیقت یہی ہے کہ اماں بی کی بھاری جوتیاں سر پر پڑنے کے بعد چودہ کیا چودہ ہزار طبق روشن ہو جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن وہ کیا ہوئی۔ پر تقصیر پر جوتیاں۔ کیا مطلب"۔ سر سلطان نے کہا۔

"میں نے ان کے سامنے اپنے یہ القاب بول دیئے انہوں نے پر تقصیر کا مطلب پوچھ لیا اور میں نے بتا دیا کہ اس کا مطلب ہے گناہوں سے پر اور بس کچھ نہ پوچھئے اماں بی کو وہ جلال آیا کہ ان کا بیٹا ہو اور گناہوں سے پر بھی ہو چکا ہو اور پھر اس کا فخر سے اعتراف بھی کر لے۔ چنانچہ شروع ہو گئیں تڑاتڑ جوتیاں پڑیں میرے سر پر۔ وہ تو خوش قسمتی سے ڈیڈی آوازیں سن کر آ گئے اور انہوں نے بڑی

مشکل سے میری جان بچوائی۔ چنانچہ تب سے میں نے اپنے تعارف سے یہ لقب نکال دیا ہے اس لئے اب میں حقیر فقیر پر تقصیر کی بجائے حقیر فقیر بے تقصیر ہو گیا ہوں"...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہاری اماں بی کو فقیر کا مطلب تو آتا ہی ہو گا پھر"...... سر سلطان نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ اس سے دوسرا مطلب لیتی ہیں تصوف والا۔ البتہ جس روز انہوں نے اس کا مطلب گداگر لے لیا پھر مجھے یہ بھی بدلنا پڑے گا"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"بہر حال اب مسئلہ کیا ہے میں نے واقعی بہت ضروری میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"کیا آپ کی آئر لینڈ کے پرائم منسٹر صاحب سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"پرائم منسٹر آئر لینڈ سے۔ نہیں۔ میرا پرائم منسٹر صاحب سے کیا تعلق البتہ وہاں کے کسی سیکرٹری سے تو بات ہو سکتی ہے لیکن مسئلہ کیا ہے"...... سر سلطان کے لہجے میں حیرت تھی تو عمران نے انہیں مختصر طور پر ڈائمنڈ پاؤڈر کے متعلق بتا دیا۔

"اوہ واقعی اس پر ریسرچ ہونی چاہئے۔ اس کا ڈائمنڈ بنا دینا واقعی اسے ضائع کرنا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اس کے لئے زیادہ بہتر یہی ہو گا کہ آئر لینڈ کے کسی مشہور سائنس دان کو اس سلسلے میں اکسایا

جائے وہ پرائم منسٹر پر دباؤ ڈال سکتے ہیں اور ایک سائنس دان کے
متعلق میں جانتا ہوں وہ آئر لینڈ کی نیشنل لیبارٹری کے انچارج ہیں۔
ڈاکٹر میکمن۔ میں نے سنا ہوا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب ڈاکٹر میکمن
کی بات نہیں ٹالا کرتے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ڈاکٹر میکمن۔ اوہ اوہ۔ وہ تو میرے بھی استاد ہیں۔ گو یہ ان کا
شعبہ تو نہیں ہے لیکن بہرحال ان سے بات ہو سکتی ہے۔ آپ کی
اس ٹپ کا بے حد شکریہ۔ یہ واقعی قابل عمل بات ہے"...... عمران
نے کہا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے
پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"نیشنل لیبارٹری کے ڈاکٹر میکمن صاحب کا نمبر دیجئے"۔ عمران
نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل
دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔

"یس نیشنل لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر میکمن صاحب کا
آکسفورڈ یونیورسٹی کا شاگرد۔ کیا آپ میری ان سے بات کرا دیں
گی"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب بیمار ہیں اور اپنی رہائش گاہ پر ہیں آپ وہاں فون
کر لیجئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا
دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر
ٹون آ جانے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر میکمن صاحب سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے ان کا
شاگرد علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب بیمار ہیں اور انہوں نے منع کیا ہوا ہے کہ انہیں
ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"آپ ان سے میرا نام لے دیجئے ہو سکتا ہے کہ وہ رضامند ہو
جائیں"...... عمران نے کہا۔

"او کے ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک کمزور سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آکسفورڈ
یونیورسٹی میں آپ کا شاگرد رشید آپ کو شاید یاد آ جائے کہ آپ کہا
کرتے تھے کہ علی عمران میرا شاگرد ہے جسے استاد کہنے کو جی چاہتا
ہے"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ہاں مجھے یاد آ گیا۔ اوہ ہاں لیکن تمہارے ساتھ تو بعد میں
بھی ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں البتہ اب کافی طویل عرصے بعد بات ہو
رہی ہے۔ کیسے ہو کیا کر رہے ہو"...... اس بار ڈاکٹر میکمن کے لہجے

میں بے حد شفقت تھی۔

"آپ کی دعاؤں سے بخیریت ہوں۔ آپ بیمار ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔ میں نے آپ سے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے ایک درخواست کرنی تھی"...... عمران نے کہا۔

"بتاؤ کیا بات ہے۔ کھل کر بات کرو مجھے معلوم ہے کہ تم کوئی غلط بات نہیں کرو گے"...... ڈاکٹر میکمن نے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ڈائمنڈ پاؤڈر کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"انتہائی حیرت انگیز دریافت ہے یہ۔ لیکن یہ تو حماقت ہے کہ ایسے غیر ارضی عنصر کو اس طرح ضائع کر دیا جائے۔ مجھے حیرت ہے کہ تم پاکیشیا میں رہنے کے باوجود اس سے واقف ہو جبکہ میں یہاں آئر لینڈ میں ہوں اور مجھے اس بارے میں علم ہی نہیں ہے۔ اس پر تو ریسرچ ہونی چاہئے"...... ڈاکٹر میکمن نے کہا۔

"میری تسلی نہیں ہو گی جب تک مجھے یہ اطلاع نہ مل جائے گی کہ پرائم منسٹر صاحب اس بات پر مانے ہیں یا نہیں اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں"...... عمران نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ضرور کرو میں تمہیں یقیناً خوشخبری سناؤں گا"...... ڈاکٹر میکمن نے جواب دیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھا اور بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب مجھے یقین ہے کہ یہ ضائع نہیں ہو گا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں دیکھو"...... عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹے تک وہ اسی ٹاپک پر باتیں کرتے رہے اور ایک گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر میکمن کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹے میری پرائم منسٹر صاحب سے بات ہو گئی ہے انہوں نے میری بات سے اتفاق کیا ہے کہ اس پر سائنسی ریسرچ ہونی چاہئے اس لئے انہوں نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ اس میں سے آدھا پاؤڈر نیشنل لیبارٹری بھجوا دیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ سارا پاؤڈر وہ نہیں دے سکتے کیونکہ آدھے پاؤڈر کے بارے میں وہ پہلے ہی لارڈ برگس صاحب سے وعدہ کر چکے ہیں"...... ڈاکٹر کلیمن نے کہا۔

"بے حد شکریہ جناب یہ آپ کا سائنس پر ایک اور احسان ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں کیا اور میری حیثیت کیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے انہیں گڈ بائی کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"چلیئے یہ تو اچھا ہو گیا کہ تمام پاؤڈر ضائع ہونے سے بچ گیا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"بچ تو گیا لیکن میرے کس کام کا۔ ورنہ میں نے تو حتمی فیصلہ کر رکھا تھا کہ اس بار میں جا کر لارڈ برگس سے کہوں گا کہ وہ تھوڑا سا پاؤڈر مجھے بھی دے دیں تاکہ میں اس سے دس پندرہ ہیرے بنا کر اور انہیں مارکیٹ میں فروخت کر کے آغا سلیمان پاشا کے قرضے کا کچھ بوجھ تو ہلکا کر سکوں لیکن اب تو سارا سکوپ ہی ختم ہو گیا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے عمران صاحب ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ ٹروجن کے سامنے آنے پر ریڈ سنڈیکیٹ کیسے پیچھے ہٹ گیا۔ بدمعاشوں پر مشتمل اس قسم کے سنڈیکیٹ تو اتنے محب وطن نہیں ہوا کرتے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ مجھے تو اس پوائنٹ کا خیال ہی نہیں آیا تھا۔ وہاں میں نے اس سنڈیکیٹ کو جس انداز میں دیکھا ہے اسے دیکھتے ہوئے یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگ اس طرح آسانی سے پیچھے ہٹ جائیں گے جبکہ انہیں اس قدر کثیر دولت بھی سامنے نظر آ رہی ہو۔ یہ ضرور کوئی گیم ہوئی ہے"...... عمران نے

تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آئرلینڈ کی سرکاری ایجنسیوں میں ٹروجن کا نام تو سامنے آتا رہا ہے لیکن آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کا دائرہ کار کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹروجن کا دائرہ کار آئرلینڈ کی ایسی تنظیموں کو اسلحے کے حصول سے روکنا ہے جو آئرلینڈ کی آزادی کے لئے کام کر رہی ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو ٹروجن اور ریڈ سنڈیکیٹ کے درمیان قریبی تعلق ہو سکتا ہے کیونکہ ریڈ سنڈیکیٹ لامحالہ اسلحہ کی سپلائی میں ملوث ہو گی اور ٹروجن اس کے خلاف کام کرتا رہتا ہو گا۔ یہ ہو سکتا کہ ٹروجن نے ریڈ سنڈیکیٹ کو اسلحے کی سپلائی میں کوئی سہولت دینے کا وعدہ کر کے اسے اس بات پر آمادہ کر لیا ہو کہ وہ اس مشن سے پیچھے ہٹ جائیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ایسا کسی صورت ہی نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی سرکاری تنظیم اس طرح کا معاہدہ کسی صورت بھی نہیں کر سکتی اس طرح تو ٹروجن نے اپنے وجود کے خلاف کام کیا ہے۔ یہ تو اس طرح ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی دشمن تنظیم کے ساتھ یہ معاہدہ کر لے کہ وہ بے شک ملک کی سلامتی کو تباہ کر دیں لیکن پاکیشیا کے بینک لوٹنے سے باز رہیں۔ یہ کوئی اور مسئلہ ہے تم وہ سرخ جلد والی ڈائری نکالو مجھے اس بارے میں معلوم کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب آپ اگر ان کے درمیان کسی تعلق کا معلوم بھی کر لیں گے تو اس سے فائدہ کیا ہو گا۔ پاؤڈر تو بہرحال حکومت کی ہی تحویل میں چلا جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی اور پلاننگ ہو۔ مثال کے طور پر ریڈ سنڈیکیٹ اس لئے پیچھے ہٹ گئی ہو کہ پرائم منسٹر یا ٹروجن کے چیف نے پاؤڈر اپنے بریف کیس میں تو نہیں رکھنا لامحالہ اسے کسی سٹور میں رکھا جائے گا اور ریڈ سنڈیکیٹ اسے وہاں سے غائب کر دے اس طرح آدھا پاؤڈر ڈاکٹر میکمن تک نہ پہنچ سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ بہرحال اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ ریڈ سنڈیکیٹ کیسے اور کیوں یکلخت پیچھے ہٹ گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھول کر سرخ جلد والی ضخیم سی ڈائری نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے کھولا اور پھر ورق گردانی شروع کر دی جبکہ بلیک زیرو اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ کافی دیر تک عمران ڈائری کی ورق گردانی کرتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کی اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈارک وڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ میکاڈو سے بات کراؤ"۔

عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میکاڈو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں میکاڈو پاکیشیا سے۔ کیا یہ فون محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے کال کی ہے۔ چند لمحے ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو عمران صاحب اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"۔ میکاڈو کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

"میکاڈو کیا اب بھی تم ٹروجن میں کام کر رہے ہو یا نہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

نہیں گذشتہ دو سالوں سے میں کام نہیں کر رہا۔ اب تو میں مستقل طور پر اس کلب میں بیٹھتا ہوں۔ اس کلب کی وجہ سے میگی سے میرا جھگڑا ہوا تھا۔ وہ یہ پسند نہ کرتی تھی کہ کوئی سرکاری آدمی درپردہ بزنس کرے۔ میں نے اسے کہا کہ یہ میرا پرائیویٹ کام ہے لیکن وہ نہ مانی۔ معاملہ چیف تک پہنچ گیا چیف نے بھی میگی کی حمایت کی چنانچہ میں نے استعفیٰ دے دیا"...... میکاڈو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ میگی وہی ہے جو پہلے گریٹ لینڈ کی سیکرٹ سروس میں شامل تھی"...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں ٹروجن کے چیف سے اس کے بڑے گہرے تعلقات ہیں اس لئے چیف سے کہہ کر اس نے گریٹ لینڈ سیکرٹ سروس سے ٹروجن میں اپنا ٹرانسفر کر لیا اور وہاں سیکرٹ سروس میں تو اس کی پوزیشن انتہائی غیر اہم تھی لیکن یہاں ٹروجن میں تو وہ چیف ایجنٹ ہے۔ ایک لحاظ سے آل ان آل"...... میکاڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹروجن کا چیف کون ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹروجن کا چیف ڈیکسن ہے۔ پہلے یہ چیف ایجنٹ تھا پھر ٹروجن کا پہلا چیف جب ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تو یہ چیف بن گیا لیکن آپ کو ٹروجن سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی۔ ٹروجن کا تو کسی طرح بھی پاکیشیا سے کوئی تعلق نہیں بنتا"...... میکاڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گریٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں بدمعاشوں کا ایک سنڈیکیٹ ہے۔ ریڈ سنڈیکیٹ۔ اس کے بارے میں تو یقیناً تم جانتے ہو گے"۔ عمران نے اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

" اس کے بارے میں کون نہیں جانتا عمران صاحب۔ یہ انتہائی طاقتور اور باوسائل سنڈیکیٹ ہے اور گریٹ لینڈ اور آئرلینڈ کی جرائم کی دنیا دونوں کو اس نے آکٹوپس کی طرح اپنی ٹانگوں میں جکڑ رکھا

ہے"...... میکاڈو نے جواب دیا۔

" تمہارا یا تمہارے کلب کا بھی اس سے کوئی تعلق ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ اتنا تعلق ہے کہ میں اپنے کلب کو ان کی مار دھاڑ سے محفوظ رکھنے کے لئے انہیں باقاعدہ فیس ادا کرتا ہوں اور نہ صرف میرا کلب بلکہ پورے گریٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے کلب اور ہوٹل یہی کچھ کرنے پر مجبور ہیں ورنہ اس کے آدمی دوسرے لمحے پورا کلب تباہ کر سکتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں"...... میکاڈو نے جواب دیا۔ ویسے اس کے لہجے میں ریڈ سنڈیکیٹ کے لئے نفرت کا تاثر موجود تھا۔

" اب ایک بات کا ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ آئرلینڈ کے ایک لارڈ کو ایک جزیرے سے ایک ایسا قدیم نوادر ملا جس کی قیمت بین الاقوامی مارکیٹ میں اربوں کھربوں ڈالر ہو سکتی ہے۔ حکومت آئرلینڈ کو اس کی اطلاع مل گئی اس نے لارڈ سے یہ نوادر طلب کر لیا کیونکہ آئرلینڈ کے قانون کے مطابق یہ حکومت کی ملکیت تھی لیکن اس لارڈ نے گیم کھیلی اور اس نوادر کی نقل تیار کرا کر حکومت کے حوالے کر دی۔ حکومت نے اس کا تجزیہ کرایا تو وہ نقلی ثابت ہوا لیکن چونکہ وہ لارڈ تھا اس کے ہاتھ لمبے تھے اس لئے حکومت اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی لیکن ریڈ سنڈیکیٹ کے بڑوں کو بھی اس کی اطلاع مل گئی۔ انہوں نے لارڈ سے اصلی نوادر مانگ لیا اور ساتھ ہی دھمکی بھی دے دی کہ اگر لارڈ نے اصلی نوادر ریڈ سنڈیکیٹ کے حوالے نہ کیا تو

اس کی اکلوتی بیٹی کو ہلاک کر دیا جائے گا اور اس کے سارے رشتہ داروں کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ لارڈ خوفزدہ ہو گیا لیکن وہ اربوں کھربوں کی دولت بھی ریڈ سنڈیکیٹ کے حوالے نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کے تعلقات یہاں پاکیشیا میں میرے ایک بزرگ سے تھے۔ اس نے میرے بزرگ سے بات کی اور میری مدد چاہی۔ میں وہاں گیا لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ لارڈ نے حکومت سے غلط بیانی کی ہے تو میں نے لارڈ کو یہی مشورہ دیا کہ وہ نوادر حکومت کے حوالے کر دے لیکن لارڈ نے بتایا کہ اب وہ ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ ریڈ سنڈیکیٹ نے دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے ایسا کیا تب بھی اسے نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ ریڈ سنڈیکیٹ اربوں کھربوں کی دولت کو کیسے ہاتھ سے جانے دے سکتا تھا بہرحال میں واپس چلا آیا۔ اب معلوم ہوا کہ آئرلینڈ کے پرائم منسٹر نے لارڈ سے کہا ہے کہ وہ نوادر حکومت کے حوالے کر دے۔ ریڈ سنڈیکیٹ سے ٹروجن خود نمٹ لے گی۔ ٹروجن کا چیف لارڈ سے جا کر ملا اور اس نے لارڈ سے کہا کہ ریڈ سنڈیکیٹ مقابلے پر نہ آئے گا اور پھر ریڈ سنڈیکیٹ کے بڑوں نے بھی لارڈ کو باقاعدہ اطلاع دی کہ وہ نوادر بے شک حکومت کے حوالے کر دے۔ اب ریڈ سنڈیکیٹ اس معاملے میں کوئی کارروائی نہ کرے گا۔ چنانچہ لارڈ نے مجھے فون کر کے بتایا کہ اس نے میری تجویز پر عمل کر دیا ہے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ ٹروجن کے سامنے آتے ہی ریڈ سنڈیکیٹ کیوں پیچھے ہٹ گیا۔ کیا ریڈ سنڈیکیٹ ٹروجن سے

خوفزدہ ہے یا اس کے پیچھے کوئی اور بات ہے اور یہی اصل بات معلوم کرنے کے لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے"...... عمران نے اسے پورا پس منظر بتاتے ہوئے کہا تاکہ وہ صورت حال کو صحیح تناظر میں سمجھ سکے۔

" عمران صاحب یہ تو ممکن ہی نہیں کہ ریڈ سنڈیکیٹ صرف ٹروجن کی وجہ سے پیچھے ہٹ جائے۔ آپ کے ذہن میں جو خدشہ موجود ہے وہ درست ہے۔ اس کے پیچھے لامحالہ کوئی گیم ہے"...... میکاڈو نے جواب دیا۔

" لیکن کیا گیم ہو سکتی ہے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں عمران صاحب۔ نہ ہی میرا ریڈ سنڈیکیٹ کے بڑوں سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی ٹروجن سے"۔ میکاڈو نے کہا۔

" تم اس بارے میں ٹپ تو دے سکتے ہو جس سے اس بارے میں حتمی معلومات مل سکیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ آپ نے درست بتایا ہے۔ ایسی ٹپ واقعی میرے علم میں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اسے میرے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گے"...... میکاڈو نے کہا۔

" تو پھر مجھے معلومات کیسے ملیں گی"...... عمران نے کہا۔

" وہ آدمی آپ کا پرانا واقف ہے اتنا تو مجھے معلوم ہے لیکن میری

اس سے کاروباری مخالفت ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ میرا نام آنے پر
وہ اس کی اطلاع ریڈ سنڈیکیٹ کو دے دے اور پھر میں اپنے کلب تو
کیا خاندان سمیت تباہ و برباد کر دیا جاؤں گا"...... میکاڈو نے کہا۔

"اچھا کون ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"لاجسٹن کلب کا مالک لاجسٹن"...... میکاڈو نے کہا۔

"لاجسٹن۔ میرے ذہن میں تو اس نام کی کوئی ایسی شخصیت
نہیں آ رہی جو میری واقف ہو"...... عمران نے سوچنے کے سے انداز
میں کہا۔

"وہ ایکریمین ہے لیکن اب اس نے گریٹ لینڈ کی شہرت حاصل
کی ہوئی ہے وہ پہلے ایکریمیا کی کسی سیکرٹ ایجنسی میں کام کرتا رہا
ہے پہلے میرے اس سے انتہائی دوستانہ تعلقات تھے اور ایک بار
باتوں کے دوران آپ کا ذکر آ گیا تو اس نے مجھے بتایا کہ آپ نے
ایک کیس کے دوران باوجود اس کے کہ آپ اسے ہلاک کر سکتے تھے
اسے معاف کر دیا تھا اور پھر اس نے وہ ایجنسی چھوڑ کر کوئی
پرائیویٹ تنظیم جائن کر لی اور آپ کی اس سے کئی بار ملاقاتیں بھی
ہو چکی ہیں وہ آپ کا فین ہے۔ گذشتہ ایک دو ماہ سے میری اس سے
کاروباری مسائل پر رنجش پیدا ہوئی ہے"...... میکارڈ نے کہا۔

"وہ کس طرح اس بارے میں درست معلومات دے سکتا ہے"۔
عمران نے پوچھا۔

"اس کے ریڈ سنڈیکیٹ کے کسی بڑے سے انتہائی گہرے

تعلقات ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ریڈ سنڈیکیٹ کے گریٹ لینڈ
میں گروہ ریڈ سٹار کلب میں اسے وی آئی پی کی حیثیت دی جاتی ہے۔
وہ اگر چاہے تو اس راز کو معلوم کر سکتا ہے"...... میکاڈو نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو میکاڈو نے
ایک نمبر بتا دیا۔

"یہ کہاں کا نمبر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لاجسٹن کلب کا۔ وہ وہیں ہوتا ہے"...... میکاڈو نے جواب دیا
تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے
پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لاجسٹن سے بات کرائیں اسے کہیں کہ پاکیشیا سے علی عمران
کی کال ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لاجسٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
سنائی دی اور آواز سنتے ہی عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس نے
آواز کی مدد سے لاجسٹن کو پہچان لیا تھا۔ اب اس کے ذہن میں اس
کے بارے میں سب کچھ آ گیا تھا۔

"لارج سکیل پر ہی ہو یا شارٹ سکیل پر پہنچ چکے ہو"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ کیا مطلب۔ اوہ یہ بات۔ یہ بات تو عمران صاحب۔

اوہ اوہ۔ تو آپ ہیں۔ مجھے میری سیکرٹری نے جب بتایا تو مجھے یاد ہی نہ رہا تھا۔ اوہ۔ اتنے طویل عرصے بعد آپ کی آواز سن کر مجھے حقیقتاً بے حد خوشی ہو رہی ہے لیکن آپ سے تو ملاقاتیں ایکریمیا میں ہوتی رہی ہیں۔ آپ نے کیسے معلوم کر لیا کہ میں گریٹ لینڈ شفٹ ہو چکا ہوں اور پھر میرا فون نمبر۔ حیرت ہے"...... لاجسٹن نے کہا۔

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے لاجسٹن"...... عمران نے کہا۔

"بے شک آپ نے درست کہا ہے۔ میں نے کئی بار آپ کو یاد کیا ہے اور جب بھی آپ یاد آئے ہیں میرے لئے وہ لمحات انتہائی خوشگوار ثابت ہوئے ہیں۔ کیسے ہیں آپ"...... لاجسٹن نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تو شارٹ سکیل پر ہی ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو لاجسٹن بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"میں بھی اب شارٹ سکیل پر آ گیا ہوں۔ وہ لارج سکیل والا مسئلہ ختم ہو گیا ہے"...... لاجسٹن نے ہنستے ہوئے کہا۔ عمران کو یاد آ گیا تھا کہ لاجسٹن اکثر کہا کرتا تھا کہ وہ جس پوسٹ پر ہے اس کا کوئی سکیل نہیں ہے جو چاہے لے لو جو چاہے خرچ کر لو اس لئے وہ اسے لارج سکیل کہا کرتا تھا اور پرائیویٹ دھندے کو وہ شارٹ سکیل کہا کرتا تھا بس یہ اس کا پسندیدہ موضوع تھا اس لئے عمران نے اسے یہ حوالہ دیا تھا۔ اب چونکہ وہ ملازمت چھوڑ چکا تھا اس لئے بقول اس کے وہ اب شارٹ سکیل پر پہنچ چکا تھا۔

"لاجسٹن تم سے ایک ضروری کام ہے اگر تم یہ کام کر سکو تو مجھے بتا دو۔ نہ کر سکو تو بے شک صاف جواب دے دو۔ اس سے مجھے کوئی تکلیف نہ ہو گی لیکن وعدہ کر کے کام نہ کرنے سے مجھے تکلیف ہو گی اور اس کام کے لئے تم جو معاوضہ چاہو وہ بھی تمہیں مل سکتا ہے"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے معاوضے والی بات کر کے مجھے تکلیف پہنچائی ہے عمران صاحب۔ میں احسان فراموش نہیں ہوں۔ میری زندگی آپ نے بچائی تھی ورنہ اب تک تو میری ہڈیاں بھی ایک ہزار بار گل سڑ چکی ہوتیں"...... لاجسٹن نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں تکلیف ہوئی ہے تو معذرت خواہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کام تو بتائیں"...... لاجسٹن نے کہا تو عمران نے وہی پس منظر دوہرا دیا جو ابھی کچھ دیر پہلے وہ میکاڈو کو بتا چکا تھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارے تعلقات ریڈ سنڈیکیٹ کے کسی بڑے سے ہیں اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ مجھے اور کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن میں اپنی تسلی چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میں یہ کام آسانی سے کر لوں گا۔ آپ مجھے صرف ایک گھنٹے کی مہلت دے دیں لیکن شرط یہ ہے کہ میرا نام سامنے نہ آئے"...... لاجسٹن نے کہا۔

"اس کا وعدہ رہا"...... عمران نے کہا۔

"او کے آپ اپنا نمبر بتا دیں میں ایک گھنٹے بعد آپ کو کال کر لوں گا"...... لاجسٹن نے کہا۔

"میں خود ایک گھنٹے بعد تمہیں کال کر لوں گا۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ایک گھنٹہ اس نے کافی پینے اور بلیک زیرو سے گپیں مارنے میں گزار دیا۔ ایک گھنٹے بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لاجسٹن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں لاجسٹن سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"باس آپ کے پہلے فون کرنے کے بعد کہیں گئے ہوئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے میں پھر فون کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر آدھے گھنٹے بعد اس نے رسیور اٹھا کر دوبارہ نمبر ڈائل کئے۔

"لاجسٹن کلب"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا لاجسٹن واپس آگیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر وہ ابھی پانچ منٹ پہلے واپس آئے ہیں۔ آپ ہولڈ کریں میں بات کراتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو لاجسٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد لاجسٹن کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران بول رہا ہوں۔ کیا معلوم کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں ایک اور نمبر دے رہا ہوں آپ اس نمبر پر مجھے فون کریں"۔ لاجسٹن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ایک اور نمبر بتا دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر پانچ منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی لاجسٹن کی آواز سنائی دی لیکن اس نے شاید احتیاط کی غرض سے اپنا نام نہ لیا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب دراصل معاملات اس قدر خطرناک تھے کہ مجھے اس فون پر بات کرنی پڑی۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ ٹروجن کا چیف ڈیکسن خود ریڈ سنڈیکیٹ کا بڑا ہے لیکن اس کا نمبر ریڈ فور نین ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس سے پہلے اور بڑے بھی ہوں گے۔ بہرحال ریڈ سنڈیکیٹ کا عملی طور پر بڑا اور اس کے دولف سیکشن کا انچارج ڈرمن ڈیکسن کے ہی ماتحت ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے ٹروجن کے ذمے یہ کام لگایا کہ ریڈ سنڈیکیٹ کی سرکوبی کی جائے تو ٹروجن نے اپنے بڑوں سے رابطہ قائم کیا اور پھر یہ طے ہوا کہ ریڈ سنڈیکیٹ پیچھے ہٹ جائے اور ڈیکسن وہ نوادر پرائم منسٹر کے حوالے

کر دے۔ پرائم منسٹر صاحب اسے ظاہر ہے کسی سٹور میں رکھیں گے پھر ریڈ سنڈیکیٹ اس سٹور سے وہ نوادر چوری کر لے اور اس سٹور کو اس طرح تباہ کر دے کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے کہ نوادر کا کیا ہوا اور پھر خاموشی سے اسے بین الاقوامی مارکیٹ میں فروخت کر دیا جائے۔ یہ پلاننگ طے ہوئی ہے"...... لاجسٹن نے کہا۔

"لیکن تمہیں اس قدر سیکرٹ راز کیسے حاصل ہو گیا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈرمن سے میرے انتہائی گہرے تعلقات ہیں اور ڈرمن کی ایک ایسی کمزوری میرے پاس ہے کہ میں اس سے سب کچھ اس طرح اگلوا سکتا ہوں کہ اسے معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اس نے کیا بتایا ہے۔ وہ ایک خاص قسم کی شراب ہے جس میں خصوصی طور پر ایک دوا ڈالی جاتی ہے۔ اگر اس دوا کی مقدار بڑھا دی جائے تو پھر اس کا شعور ماؤف ہو جاتا ہے اور پھر اس سے جو پوچھا جائے وہ بتا دیتا ہے۔ نشہ اترنے کے بعد اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اس نے کیا بتایا ہے اور کیا نہیں۔ میں بھی اکثر اس کے ساتھ یہ شراب پیتا رہتا ہوں۔ میں اس سے ملنے گیا تو اس نے اپنی عادت کے مطابق وہی شراب اپنے سامنے بھی رکھی اور میرے سامنے بھی۔ میں دوا کی کچھ مقدار ساتھ لے گیا تھا جو میں نے اس کے گلاس میں شامل کر دی اور اسے پتہ نہ چل سکا۔ نتیجہ وہی نکلا کہ اس کا شعور آف ہو گیا اور پھر میں نے یہ ساری بات پوچھی تو اس نے یہ سب کچھ بتایا ہے جو میں نے آپ کو

بتایا ہے البتہ اس نے نوادر کی بجائے ہیروں کا کہا ہے شاید یہ قدیم دور کے ہیرے ہوں گے"...... لاجسٹن نے کہا۔

"اوہ تو یہ پلاننگ ہے ان کی۔ بہرحال تم نے میری الجھن دور کر دی ہے اس کے لئے تمہارا مشکور ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ گریٹ لینڈ تو آتے ہی ہوں گے اس بار آئیں تو مجھ سے ضرور ملیں"...... لاجسٹن نے کہا۔

"اب مجھے تمہارا اتہ پتہ معلوم ہو گیا ہے اس لئے اب ضرور ملاقات ہو گی۔ تھینک یو اینڈ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کا خدشہ درست نکلا عمران صاحب۔ ریڈ سنڈیکیٹ واقعی انتہائی آسانی سے پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اب کیا کیا جائے۔ اس لحاظ سے تو سمجھو کہ پاؤڈر ریڈ سنڈیکیٹ کے ہاتھ لگ جائے گا اور حکومت اور لارڈان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا تو یہی حل ہے کہ یہ پاؤڈر ریڈ سنڈیکیٹ سے خود حاصل کیا جائے اور تو کوئی حل میری سمجھ میں نہیں آ رہا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن جب تک ہم پاؤڈر ان سے حاصل کریں گے وہ اس سے ہیرے بنا چکے ہوں گے اس طرح اس پر مزید ریسرچ والا سکوپ ختم ہو جائے گا اور ہیرے میں نے حاصل کر کے کیا کرنے ہیں"۔ عمران

نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے تو پھر اس سے پہلے کہ یہ حکومت کی تحویل میں جائے اسے ہم خود حاصل کر لیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھہرو مجھے سوچنے دو۔ اگر گریٹ لینڈ حکومت کو معلوم ہو گیا کہ یہ کام ہم نے کیا ہے تو پھر پاکیشیا اور گریٹ لینڈ کے تعلقات میں بھی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر ٹکا لیا۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا۔ کافی دیر بعد عمران نے آنکھیں کھولیں اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

"لارڈ برگس ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں لارڈ صاحب سے بات کرائیں"...... عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"یس سر ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لارڈ برگس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد لارڈ برگس کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں انکل۔ ٹروجن کے چیف کے ساتھ کوئی پروگرام طے ہو گیا ہے آپ کا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسا پروگرام"...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ڈائمنڈ پاؤڈر کے سلسلے میں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں تین روز بعد گیارہ بجے ہم وہاں جائیں گے اور پھر وہاں سے پاؤڈر حاصل کر کے سیدھے پرائم منسٹر ہاؤس جائیں گے اور ٹروجن کا چیف میرے سامنے وہ پاؤڈر پرائم منسٹر کے حوالے کرے گا لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب نے گریٹ لینڈ کے ایک سائنس دان سے وعدہ کیا ہے کہ آدھا پاؤڈر وہ سائنس ریسرچ کے لئے اس کے حوالے کر دے گا۔ یہ سائنس دان میرے استاد بھی رہے ہیں اور میں نے ان سے وعدہ لے لیا ہے کہ وہ تھوڑا سا پاؤڈر مجھے بھی دیں گے تاکہ اس پر پاکیشیا کے سائنس دان بھی ریسرچ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اگر ایسی بات ہے تو تم نے مجھے بتانا تھا میں تمہیں تھوڑا سا پاؤڈر دے دیتا"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ اس ریڈ سنڈیکیٹ کا تھا۔ اب یہ کام سرکاری طور پر ہو جائے گا اور میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... لارڈ برگس نے کہا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ کسی فیصلے پر پہنچ چکے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں خود اپنے ساتھیوں سمیت

اس جزیرے پر جاؤں گا اور ان سے پہلے یہ پاؤڈر وہاں سے خود نکال کر واپس آ جاؤں گا۔ اس کے بعد یہ پاؤڈر سرداور کے ذریعے مختلف ملکوں کے سائنس دانوں کو ریسرچ کے لئے بھجوا دیا جائے گا۔ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کا ایک ذرہ بھی نہ ریڈ سنڈیکیٹ کے پاس پہنچے اور نہ اس کے ذریعے ہیرے بنیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ ٹیم کو ساتھ لے کر جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں یہ سیکرٹ سروس کا کیس نہیں ہے۔ میں اپنے ساتھ جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو لے کر جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او کے میں اب چلتا ہوں مجھے فوری طور پر وہاں پہنچنے اور پھر پاؤڈر حاصل کرنے کے بعد خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے۔ خدا حافظ"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر آپریشن روم کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈیکسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈیکسن نے سرد لہجے میں کہا۔

"میگی بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے میگی کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... ڈیکسن کا لہجہ ویسے ہی سرد تھا۔

"چیف آپ سے انتہائی اہم اور راز دارانہ بات کرنی ہے۔ کیا آپ حاضری کی فوری اجازت دیں گے"...... میگی نے کہا۔

"کس سلسلے میں"...... ڈیکسن نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیائی علی عمران کے بارے میں چیف"...... دوسری طرف سے میگی نے کہا۔

"آ جاؤ"...... ڈیکسن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے

ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"میگی آ رہی ہے اسے میرے آفس میں بھجوا دو"...... ڈیکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"کم ان"...... ڈیکسن نے کہا تو دروازہ کھلا اور میگی اندر داخل ہوئی۔ اس نے ڈیکسن کو سلام کیا اور پھر ڈیکسن کے اشارے پر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا اہم اور راز دارانہ بات ہے"...... ڈیکسن نے کہا۔

"چیف آپ کا ریڈ سنڈیکیٹ سے تعلق کا راز کھل گیا ہے"۔ میگی نے کہا تو ڈیکسن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"...... ڈیکسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ کے وولف سیکشن کے چیف ڈرمن کو تو آپ جانتے ہیں"...... میگی نے چیف کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں"...... ڈیکسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کی

آنکھیں سکڑ سی گئیں تھیں۔

"اس نے یہاں کے ایک آدمی کو بتایا ہے کہ ٹروجن کا چیف ڈیکسن ریڈ سنڈیکیٹ کے بڑوں میں سے ایک ہے اور اس کا نمبر ریڈ فورٹین ہے اور اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ لارڈ برگس نے پرائم منسٹر صاحب کو تمام حالات بتائے۔ اس نے پاؤڈر حاصل کرنے کی ڈیوٹی ٹروجن کی لگائی اور ٹروجن کو حکم دیا کہ وہ ریڈ سنڈیکیٹ کا خاتمہ کرے۔ چنانچہ آپ نے ڈرمن کو کہا کہ ریڈ سنڈیکیٹ پیچھے ہٹ جائے۔ آپ لارڈ برگس سے وہ پاؤڈر لے کر پرائم منسٹر صاحب کے حوالے کریں گے پھر اسے لامحالہ کسی سٹور میں رکھا جائے گا۔ پھر ریڈ سنڈیکیٹ اس سٹور سے وہ پاؤڈر نکال کر اس سٹور کو اس طرح تباہ کر دے گا کہ کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ پاؤڈر کہاں گیا۔ چنانچہ ڈرمن نے کرانک کو کہہ کر لارڈ برگس تک ریڈ سنڈیکیٹ کا پیغام پہنچا دیا کہ اسے اب اس پاؤڈر سے کوئی دلچسپی نہیں رہی اس لئے وہ اب لارڈ برگس سے کسی قسم کی ڈیمانڈ نہیں کریں گے"۔ میگی نے کہا۔

"تمہیں یہ سب کچھ کس نے بتایا ہے"...... ڈیکسن نے پوچھا۔

"ڈرمن نے اپنے خصوصی کمرے میں باقاعدہ ایسا انتظام کیا ہوا ہے کہ وہاں جو گفتگو ہوتی ہے اسے ٹیپ کر لیا جاتا ہے اس ٹیپ کرنے کے نظام کا انچارج میکمن ہے۔ میکمن میرا دوست ہے۔ آج شام ہماری ملاقات ایک کلب میں ہوئی تو باتوں باتوں میں ڈرمن

کی شراب نوشی کا ذکر چھڑ گیا کہ ڈرمن ایک خاص شراب میں ایک خصوصی دوا ملا کر پیتا ہے اور اگر اس دوا کی مقدار بڑھ جائے تو پھر ڈرمن کا شعور ماؤف ہو جاتا ہے اور وہ کچھ بتانا شروع کر دیتا ہے جو اسے نہیں بتانا چاہیئے۔ میں نے اس پر حیرت کا اظہار کیا تو میکمن نے مجھے بتایا کہ کل ڈرمن کا ایک ایکریمین دوست لاجسٹن اس سے ملنے آیا تو ڈرمن نے اسے بھی وہی شراب پلائی اور خود بھی پی اور شاید اس میں دوا کی مقدار غلطی سے زیادہ ہو گئی تھی یا اس ایکریمین نے ڈال دی تھی بہرحال ایکریمین نے ڈرمن سے پوچھا کہ ریڈ سنڈیکیٹ لارڈ برگس والے معاملے میں پیچھے کیوں ہٹ گیا ہے تو اس ڈرمن نے وہ سب کچھ بتا دیا جو میں نے آپ کو بتایا ہے۔ میکمن نے جو یہ سب کچھ اپنے آپریشن روم میں بیٹھا سن رہا تھا ڈرمن کی یہ گفتگو سن کر بے حد پریشان ہوا لیکن اس نے عقل مندی یہ کی کہ اس گفتگو کا ٹیپ اس نے ضائع کر دیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر ڈرمن کو علم ہو گیا کہ میکمن نے یہ گفتگو سن لی ہے تو وہ اسے گولی مار دے گا۔ البتہ میکمن نے مجھے یہ بتا دیا۔ میں نے اس کے سامنے تو اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی لیکن جب میکمن چلا گیا تو میں فوراً اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچی اور میں نے اپنے گروپ کے ذریعے لاجسٹن کلب کے لاجسٹن کو اغوا کرایا اور پھر اس پر مخصوص انداز میں تشدد کر کے اس سے پوچھا تو اس نے میکمن کی ساری باتوں کی تصدیق کر دی اور اس نے بتایا کہ اس نے خاص طور پر پلان کے تحت ڈرمن سے پوچھ گچھ کی تھی کیونکہ

وہ یہ ساری تفصیلات پاکیشیا کے علی عمران تک پہنچانا چاہتا تھا۔ علی عمران نے اس پر کسی زمانے میں احسان کیا تھا اور اب علی عمران نے اس کے ذمے یہ بات لگائی تھی کہ وہ معلوم کرے کہ ریڈ سنڈیکیٹ اچانک لارڈ برگس والے معاملے میں کیوں ڈراپ ہو گیا ہے۔ چنانچہ ڈرمن سے یہ معلومات حاصل کر کے لاجسٹن نے فون پر عمران کو یہ ساری تفصیلات پہنچا دیں"...... میگی نے کہا۔

"پھر تم نے کیا کیا ہے"...... ڈیکسن نے کہا۔

"میں نے فوری طور پر اس لاجسٹن کو ہلاک کرا کر اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈلوا دی ہے اور اب آپ کے پاس آئی ہوں"...... میگی نے کہا۔

"اوکے۔ اچھا کیا اب میں خود باقی انتظام کر لوں گا"...... ڈیکسن نے کہا۔

"لیکن مجھے بھی فائدہ ہونا چاہیئے آپ میرا حصہ بڑھا دیں"۔ میگی نے کہا تو ڈیکسن بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم واقعی بے حد سمجھ دار ہو میگی اور موقع سے فائدہ بھی اٹھانا جانتی ہو۔ اوکے ٹھیک ہے تمہارا حصہ بڑھ جائے گا لیکن تم نے بہرحال زبان بند رکھنی ہے"...... ڈیکسن نے کہا۔

"بالکل بند رکھوں گی باس لیکن کتنا حصہ ملے گا مجھے"...... میگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو پہلے ملتا ہے اس سے پانچ فیصد زائد ملے گا"...... ڈیکسن نے

کہا۔

" میں پانچ فیصد نہیں دس فیصد زائد حصہ لوں گی"...... میگی نے کہا۔

" اور اگر میں انکار کر دوں تو"...... ڈیکسن کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

" تو پھر میں راز آؤٹ کر دوں گی"...... میگی نے کہا۔

" تم تروجن کی چیف ایجنٹ ہو۔ تمہاری کارکردگی انتہائی شاندار ہے اور تمہارے مجھ سے گہرے تعلقات بھی ہیں اور انہی تعلقات کی وجہ سے تم چیف ایجنٹ بھی بنی ہو لیکن کیا تم نے سوچا ہے کہ اگر کسی کو اس انداز میں بلیک میل کیا جائے تو اس کا ردعمل کیا ہو سکتا ہے"...... ڈیکسن نے کہا تو میگی بے اختیار مسکرا دی۔

" مجھے معلوم ہے اس لئے میں یہاں پوری تیاری کر کے آئی ہوں"...... میگی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" مثلاً کیسی تیاری"...... ڈیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میری کلائی میں ایک خصوصی اسلحہ موجود ہے اور میں صرف اپنی کلائی کو مخصوص انداز میں جھٹکا دوں گی تو آپ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں بے حس ہو جائیں گے اور اس کے بعد پھر یہی ہو گا کہ آپ کی جگہ میں لے لوں گی میں تروجن کی چیف بن جاؤں گی"۔ میگی نے کہا۔

" کہاں ہے وہ اسلحہ مجھے دکھاؤ"...... ڈیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو میگی نے ہاتھ اونچا کیا اور اپنی کلائی پر موجود شرٹ کو

ذرا سا پیچھے ہٹایا تو واقعی اس کی کلائی پر ایک لمبوترا سا سرخ رنگ کا کیپسول اندر بندھا ہوا تھا۔

" لیکن اس سے صرف میں ہی بے حس نہیں ہوں گا تم بھی ساتھ ہو جاؤ گی"...... ڈیکسن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" صرف آپ اس لئے کہ میں نے اس کا انٹی پہلے ہی اپنے جسم میں انجکٹ کیا ہوا ہے اس لئے اس کا اثر مجھ پر نہیں ہو سکتا"...... میگی نے جواب دیا۔

" او کے تم سے جیتنا ناممکن ہے۔ تم دس فیصد زائد لے لینا بس اب تو خوش ہو"...... ڈیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ چیف"...... میگی نے خوش ہو کر کہا۔

" اس خوشی میں تمہیں شراب پلائی جائے"...... ڈیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی میز کی سب سے نچلی دراز کھولی۔ میگی جانتی تھی کہ میز کی نچلی دراز میں ڈیکسن اپنے لئے انتہائی قیمتی اور پرانی شراب کی بوتلیں رکھتا ہے جو اسے بے حد پسند ہیں اس لئے وہ مطمئن بیٹھی رہی۔ ڈیکسن نے دراز میں سے ایک بوتل نکالی اور اسے میز پر رکھا اور پھر دراز میں سے ہی دو گلاس نکال کر اس نے بوتل کے ساتھ میز پر رکھے اور پھر دراز بند کر دی۔

" لو اب اپنے ہاتھوں سے شراب ڈال کر تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ"...... ڈیکسن نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا تو میگی نے اثبات میں سر ہلایا اور بوتل اٹھا کر اس کا ڈھکن کھولنے میں مصروف

ہو گئی۔ اسی لمحے ڈیکسن کا ہاتھ جو اس نے میز پر رکھا ہوا تھا بجلی کی سی تیزی سے اونچا ہوا اور دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں نظر آنے والے ایک چھوٹے سے پسٹل کی گولی سامنے بیٹھی ہوئی میگی کی کھوپڑی میں گھسی اور میگی کے حلق سے چیخ تک نہ نکلی اور وہ کرسی سمیت جھٹکا کھا کر اچھل کر نیچے گری اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔ ڈیکس نے ایک طویل سانس لیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پسٹل میز پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ میز کی سائیڈ سے ہو کر اس طرف آیا جہاں میگی کی لاش قالین پر پڑی ہوئی تھی۔ اس نے میگی کی کلائی سے بندھا ہوا کیپسول احتیاط سے اتارا اور پھر واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے کیپسول کو میز پر احتیاط سے رکھ دیا اور اس کے بعد انٹرکام اٹھا کر اس نے اس کے دو بٹن پریس کر دیئے۔

" یس چیف "...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" جارج سے میری بات کراؤ "...... چیف نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیکسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... ڈیکسن نے کہا۔

" جارج بول رہا ہوں چیف "...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" فوراً میرے آفس پہنچو "...... ڈیکسن نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

" یس چیف "...... سیکرٹری نے کہا۔

" جارج آ رہا ہے اسے میرے آفس میں بھجوا دینا "...... ڈیکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" احمق عورت ضرورت سے زیادہ ہی لالچ کا شکار ہو گئی تھی۔ نانسنس "...... ڈیکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

" یس کم ان "...... ڈیکسن نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا لیکن سامنے پڑی ہوئی میگی کی لاش دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" چیف۔ یہ میگی کی لاش "...... جارج نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میگی مجھے ہلاک کرنے آئی تھی۔ یہ دیکھو ٹرپل ایکس فائیو کا کیپسول۔ یہ اس نے کلائی پر باندھا ہوا تھا۔ یہ مجھے ہلاک کر کے چیف بننا چاہتی تھی نانسنس۔ اور سنو اس کی لاش اٹھا کر لے جاؤ اور اسے برقی بھٹی میں ڈال دو اور آج سے میگی کی بجائے تم ٹروجن کے چیف ایجنٹ ہو۔ تمہارے آرڈر میں کر دیتا ہوں "...... ڈیکسن نے کہا تو جارج کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یس چیف تھینک یو چیف"...... جارج نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے میگی کی لاش کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف لے گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اسے لے کر کمرے سے باہر چلا گیا تو ڈیکسن نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رالف بول رہا ہوں"...... ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"ریڈ فورٹین"...... ڈیکسن نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"ڈرمن اور اس کے آدمی میکمن دونوں کے لئے ریڈ کال کے احکامات دیئے گئے ہیں تعمیل تم نے کرنی ہے اور تعمیل کرنے کے بعد سپیشل وے پر رپورٹ کرو"...... ڈیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈیکسن نے رسیور رکھ دیا اور میز کی دراز کھول کر اس نے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر میز پر رکھا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی باکس پر موجود ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ ڈیکسن خاموش بیٹھا رہا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد اس باکس میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلی اور ڈیکسن چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے باکس پر موجود ایک اور بٹن پریس کر دیا تو سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو رالف کالنگ۔ اوور"...... رالف کی آواز سنائی دی۔

"ریڈ فورٹین۔ اوور"...... ڈیکسن نے کہا۔

"ریڈ کالز مکمل کر لی گئی ہیں۔ اوور"...... رالف نے کہا۔

"اب تم وولف سیکشن کے انچارج ہو گے۔ آرڈر پہنچ جائیں گے تمہارے پاس۔ اوور"...... ڈیکسن نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا تو ڈیکسن نے اوور اینڈ آل کہے بغیر باکس کے دونوں بٹن آف کر دیئے اور پھر باکس کو اٹھا کر اس نے واپس میز کی دراز میں رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ برگس ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف ٹروجن بول رہا ہوں لارڈ صاحب سے بات کرائیں"...... ڈیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو لارڈ برگس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد لارڈ برگس کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف ٹروجن بول رہا ہوں لارڈ صاحب"...... ڈیکسن نے کہا۔

"فرمایئے کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"لارڈ صاحب مجھے آج ہی اس جزیرے پر جا کر وہاں سے پاؤڈر حاصل کرنا ہے کیونکہ ایکریمین ایجنٹوں کو اس کی اطلاع مل گئی ہے اور وہ اس جزیرے کے بارے میں اطلاعات حاصل کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے اس جزیرے پر پہنچنے سے پہلے ہی ہم یہ اہم کام کر گزریں ورنہ پھر بہت طویل جنگ شروع ہو جائے گی"...... ڈیکسن نے کہا۔

"لیکن ابھی تو جزیرے پر پانی ہو گا جناب"...... دوسری طرف سے لارڈ نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے بہرحال یہ کام کرنا ہے ورنہ بعد میں انتہائی مسائل کھڑے ہو جائیں گے"...... ڈیکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کہیں میں تیار ہوں۔ آپ آ جائیں لیکن اپنے ساتھ بیٹری سے چلنے والا واٹر سکنگ پمپ اور ڈرلنگ مشین ضرور لے آئیں اور ساتھ ہی کم از کم چار آدمی بھی ہونے چاہئیں"۔ لارڈ برگس نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں دو گھنٹوں کے اندر پہنچ رہا ہوں آپ تیار رہیں"...... ڈیکسن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس سے پہلے کہ عمران یہاں پہنچے وہ اپنی کارروائی مکمل کر دے۔ جب سے اسے معلوم ہوا تھا کہ عمران تک یہ ساری

پلاننگ پہنچی ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ اب عمران یا تو اس جزیرے پر پہنچے گا یا پھر ہو سکتا ہے کہ وہ اس سٹور کا کھوج نکال کر اس پاؤڈر کو لے اڑے اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ فوری طور پر یہ پاؤڈر لے کر پرائم منسٹر کے ذریعے سٹور تک پہنچائے اور پھر ریڈ سنڈیکیٹ کے ذریعے تمام کارروائی مکمل کر دے اس کے بعد ظاہر ہے عمران کچھ بھی نہ کر سکے گا۔

طوفانی سمندر میں ایک بڑی سی لانچ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ایک چھوٹے سے جزیرے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لانچ میں عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا موجود تھے۔ ٹائیگر لانچ چلا رہا تھا جبکہ عمران، جوزف اور جوانا تینوں لانچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے گلے میں ایک طاقتور دوربین لٹکائی ہوئی تھی۔ ان کی لانچ آئرلینڈ کے جزائر پیراپیڈز کے سب سے چھوٹے جزیرے لیوسی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی چونکہ ابھی ان کی منزل دور تھی اس لئے عمران اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت صبح کے چھ بجے ہوئے تھے۔ عمران کی لارڈ برگس سے جو بات ہوئی تھی اس کے مطابق کل گیارہ بجے لارڈ برگس نے ٹروجن کے چیف ڈیکسن کے ساتھ یہاں پہنچ کر وہ پاؤڈر حاصل کرنا تھا اس لئے عمران نے پاکیشیا سے روانگی اور یہاں پہنچنے کا تمام پلان اس انداز میں مرتب کیا تھا کہ وہ لارڈ برگس سے

ایک روز پہلے یہاں پہنچ کر وہ پاؤڈر حاصل کر لے اور خاموشی سے واپس چلا جائے۔ اس طرح پاؤڈر ریڈ سنڈیکیٹ سے بچ جائے گا۔ وہ اس سے پہلے بھی یہاں آسکتا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ پہلے جزیرے پر پانی چڑھا ہوا ہو گا اس لئے پاؤڈر کی تلاش بے کار ہو گی جبکہ آج جزیرہ سمندر کی سطح سے تو اونچا ہو گا البتہ سطح پر کچھ پانی موجود ہو گا جس کی اسے اتنی فکر نہ تھی۔

"ماسٹر جب لارڈ برگس کو یہاں سے پاؤڈر نہیں ملے گا تب وہ ریڈ سنڈیکیٹ والے لارڈ برگس کے خلاف کام نہیں کریں گے"۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں اس کا بندوبست کر کے چلا ہوں۔ لارڈ سے میں نے اس برتن کے بارے میں تفصیل معلوم کر لی تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ایک برتن میں نے بنوا لیا ہے اور اس میں مختلف سائنسی مادوں کو ملا کر پاؤڈر بھی ڈال دیا ہے چونکہ ریڈ سنڈیکیٹ کے پلان کے مطابق انہوں نے وہ سٹور تباہ کر دینا ہے اور ساتھ ہی یہ مشہور کر دینا ہے کہ پاؤڈر بھی ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے اس لئے بعد میں وہ اس جعلی پاؤڈر کے بارے میں نہ کسی کو کہہ سکیں گے اور نہ بات کر سکیں گے"۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویسے ماسٹر آپ کیا کوئی خاص چیز استعمال کرتے ہیں"۔ جوانا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب میں تمہاری بات نہیں سمجھا"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ ہر بات کے بارے میں پہلے سے ہی سوچ لیتے ہیں اس لئے پوچھ رہا تھا کہ کیا آپ کوئی خاص چیز استعمال کرتے ہیں جس سے آپ کا ذہن اس قدر طاقتور ہو گیا ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں ایک ایسی چیز ہے جسے کھانے سے ذہن طاقتور ہو جاتا ہے اور وہی میں کھاتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جوانا کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"وہ کون سی چیز ہے ماسٹر مجھے تو بتائیں"...... جوانا نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"سوچ"...... عمران نے جواب دیا تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سوچ۔ یہ کیا چیز ہے۔ میں نے تو اس کا نام آج تک نہیں سنا۔ کیا کوئی جڑی بوٹی ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کسی کام کے بارے میں سوچتے ہو۔ میں اس سوچ کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو جوانا کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"چونکہ آپ نے کھانے کی بات کی تھی اس لئے میں سمجھا کہ شاید

یہ کسی ٹھوس چیز کا نام ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"میں نے بھی کھانے کی ہی بات کی ہے۔ سوچ تو ہر شخص لیتا ہے لیکن دماغ کو طاقتور بنانے کے لئے سوچ کو کھانا پڑتا ہے۔ کھانے کے عمل کے بارے میں تم جانتے ہی ہو کہ کھانے کو پہلے دانتوں سے چبا چبا کر باریک کیا جاتا ہے اس طرح سوچ لینا اور بات ہے اور سوچ کر کھانا اور بات ہے۔ جو کام تم کرنا چاہتے ہو اگر اس کام میں سوچ کو اس طرح استعمال کیا جائے جس طرح تم کھانا کھاتے ہو تو پھر یہ سوچ واقعی ذہن کو طاقتور بناتی ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ کا مطلب ہے کہ اچھی طرح ہر پہلو پر سوچنا چاہئے"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں جس قدر گہرائی میں سوچو گے اور اس کے مختلف پہلوؤں پر سوچو گے اتنا ہی تمہارا کام زیادہ اچھا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس میرا خیال ہے کہ ہم جزیرے کے قریب پہنچنے والے ہیں"...... اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران نے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگائی۔ اسے دور سے تین دھبے سے نظر آ رہے تھے جن میں سے دو دھبے تو خاصے بڑے تھے لیکن درمیانی دھبہ بالکل ہی چھوٹا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو دھبوں کے درمیان ایک چھوٹا سا نقطہ ہو۔

"ماسٹر کہیں یہ ریڈ سنڈیکیٹ جزیرے کی نگرانی نہ کرا رہا ہو"۔ اچانک جوانا نے کہا۔

"نہیں اب انہیں اس کی ضرورت نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔ لانچ خاصی تیز رفتاری سے جزیروں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور اب جزیرے دور بین کے بغیر ہی نظر آنے لگ گئے تھے اس لئے عمران نے دور بین آنکھوں سے ہٹا دی تھی۔ لانچ تھوڑی دیر بعد دو بڑے جزیروں کے درمیان واقع چھوٹے سے جزیرے کے قریب پہنچ گئی۔ ٹائیگر نے ایک کھاڑی میں لانچ کو روکا اور انجن بند کر کے اسے ایک چٹان کے ساتھ ہک کر دیا تو عمران اور دوسرے سارے ساتھی جزیرے پر پہنچ گئے۔ جزیرہ واقعی چھوٹا سا تھا لیکن گھنے درختوں اور جھاڑیوں سے پر تھا۔ جزیرے کی سطح پر پانی موجود تھا لیکن اس کی مقدار زیادہ نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس معبد کے قریب پہنچ گئے جو تقریباً منہدم ہو چکا تھا لیکن دوسرے لمحے عمران چونک پڑا کیونکہ منہدم چھوٹے احاطے میں ایک جگہ باقاعدہ سرنگ سی نظر آ رہی تھی۔ پھر اس کے گرد جھاڑیاں اس طرح دبی ہوئی تھیں جیسے یہاں باقاعدہ مشینری نصب کی گئی ہو۔

"یہ تو لگتا ہے کہ ہم سے پہلے یہاں کام ہو چکا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بٹن ن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس جیمز اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیمز میں لیوسی جزیرے پر موجود ہوں۔ مجھے لارڈ برگس سے وری بات کرنی ہے تم اس وائرلیس فون کا مین سیٹ آن کر دو جس کا پیس میرے پاس موجود ہے تاکہ میں لارڈ برگس سے بات کر سکوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس آپ پانچ منٹ بعد کال کر سکتے ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹائیگر لانچ میں موجود بیگ میں لانگ رینج وائرلیس فون پیس موجود ہے وہ لے آؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے ٹرانسمیٹر کو واپس اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک باکس نما فون پیس موجود تھا جس پر باقاعدہ نمبر بھی موجود تھے اور بٹن بھی۔ اس نے فون پیس عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے فون پیس لے کر اس کا بٹن آن کیا اور پھر بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ برگس ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کرائیں"۔

عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لارڈ برگس بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد لارڈ برگس کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں انکل۔آپ نے بتایا تھا کہ آپ کل جا کر جزیرے پر ڈائمنڈ پاؤڈر حاصل کریں گے۔کیا یہ پروگرام تبدیل تو نہیں ہوا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اب اس پاؤڈر کو بھول جاؤ قدرت کو منظور ہی نہ تھا کہ ہم اس پاؤڈر سے فائدہ اٹھاتے"۔۔۔۔۔۔ لارڈ برگس نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔کیا ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ٹروجن کے چیف کے کہنے پر ہم کل جزیرے پر گئے تھے۔گو وہاں پانی موجود تھا لیکن چیف نے وہاں خصوصی مشینری نصب کرا کر مٹی اور کیچڑ وغیرہ ہٹوا دیا اور سرنگ کھودی گئی اور پاؤڈر والا برتن اندر سے نکالا لیا گیا۔ٹروجن کے چیف کا کہنا تھا کہ ایکریمین ایجنٹوں کو اس کی اطلاع مل گئی ہے اور وہ اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہمیں پہلے ہی اسے حاصل کر لینا چاہئے۔چنانچہ ہم نے اسے حاصل کیا پھر ہم ہیلی کاپٹر پر اکٹھے گریٹ لینڈ گئے۔وہاں پرائم منسٹر سے ملاقات ہوئی اور ٹروجن کے چیف نے میرے سامنے وہ برتن پرائم منسٹر صاحب کے حوالے کیا۔پرائم منسٹر صاحب نے میرا خصوصی شکریہ ادا کیا اس کے بعد انہوں نے اسے دوبارہ ٹروجن کے چیف کے

حوالے کر دیا کہ اسے سپیشل سٹور میں رکھا جائے۔انہوں نے کہا تھا کہ اس میں سے نصف پاؤڈر انہوں نے کسی سائنس دان کے حوالے کرنا ہے اور باقی نصف وہ مجھے دے دیں گے لیکن چند روز بعد کیونکہ چند روز تک وہ بے حد مصروف ہیں۔چنانچہ میں واپس یہاں آگیا۔آج تمہاری کال آنے سے ایک گھنٹہ پہلے پرائم منسٹر صاحب کا فون آیا ہے اور انہوں نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں مجھے بتایا ہے کہ سپیشل سٹور کو بجلی کے شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگ گئی ہے اور یہ آگ اس قدر تیز تھی کہ پورا اسٹور مکمل طور پر جل کر راکھ ہو گیا ہے اور وہ پاؤڈر بھی اس آگ میں ختم ہو گیا ہے۔اب ظاہر ہے میں کیا کر سکتا تھا اس لئے میں خاموش ہو گیا"۔۔۔۔۔۔ لارڈ برگس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹروجن کے چیف صاحب نے بھی تو آپ تک یہ خبر پہنچائی ہو گی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ان سے تو پھر بات نہیں ہو سکی"۔۔۔۔۔۔ لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ان کا فون نمبر آپ کے پاس ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں نہ انہوں نے بتایا اور نہ میں نے پوچھا اور نہ مجھے اس کی ضرورت تھی"۔۔۔۔۔۔ لارڈ برگس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے واقعی اب کیا ہو سکتا ہے۔گڈ بائی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈیکسن تک یہ اطلاع پہنچ چکی تھی کہ ہمیں اس کی پلاننگ کا علم ہو گیا ہے اس لئے اس نے وقت سے پہلے ہی کارروائی ڈال دی"...... عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے فون کا بٹن آن کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاجسٹن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لاجسٹن سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ سوری سر۔ باس کو دو روز پہلے اغوا کر لیا گیا تھا اور پھر ان کی لاش ایک سڑک پر پڑی ملی ہے۔ اب ان کا بیٹا ٹیری آفس میں موجود ہے اگر آپ کہیں تو میں ان سے بات کرا دیتی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ویری سیڈ۔ کرائیں بات"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو ٹیری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والے کے لہجے سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ ابھی نوجوان ہے۔

"ٹیری میں تمہارے والد کا دوست علی عمران ہوں۔ مجھے تمہارے والد کی اس طرح وفات پر گہرا دکھ ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ انکل ویسے ڈیڈی آپ کا اکثر ذکر کرتے رہتے تھے لیکن ہمیں اندازہ ہی نہ تھا کہ ڈیڈی کے ساتھ اس قسم کی واردات ہو سکتی ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ مقدر سے کون لڑ سکتا ہے بہرحال آپ کا شکریہ"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"اب ہمیں فوری طور پر اس ٹروجن کے چیف کو کور کرنا ہو گا اسی سے معلوم ہو سکے گا کہ پاؤڈر کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس جب تک یہ سب کچھ معلوم ہو گا وہ لوگ اسے استعمال کر کے ضائع بھی کر چکے ہوں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ اب واقعی مجبوری ہے۔ میرے ذہن میں یہ خیال ہی نہ تھا کہ پانی کی موجودگی کے دوران بھی یہ پاؤڈر حاصل کیا جا سکتا ہے ورنہ میں فوری کارروائی کرتا اور نہ ہی میرے خیال میں یہ بات تھی کہ ٹروجن کے چیف تک لاجسٹن سے میری ہونے والی بات چیت پہنچ جائے گی"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی واپس مڑے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب لانچ میں بیٹھے ہوئے تھے اور لانچ تیزی سے اسی طرف کو بڑھی چلی جا رہی تھی جدھر سے وہ آئے تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈیکسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈیکسن نے کہا۔

"ریڈ تھرٹین"...... دوسری طرف سے مشینی سی آواز سنائی دی۔

"یس سر ریڈ فورٹین بول رہا ہوں"...... ڈیکسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سٹور سے پاؤڈر کس نے نکالا تھا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وولف سیکشن کے چیف رالف نے سر۔ کیوں"...... ڈیکسن نے حیران ہو کر کہا۔

"پاؤڈر نقلی ثابت ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیکسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"نقلی۔ اوہ نہیں سر۔ میں خود رالف کے ساتھ آپریشن میں شامل تھا۔ میری نگرانی میں آپریشن ہوا ہے اور رالف نے پاؤڈر نکال کر مجھے دیا اور میں نے ہی اسے سنٹرل ہیڈ کوارٹر بھجوایا ہے۔ وہی برتن تھا جو میں نے جزیرے سے حاصل کیا تھا"...... ڈیکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر یہ پاؤڈر تم نے تبدیل کیا ہے یا پھر یہ حرکت لارڈ برگس کی ہے۔ ہیڈ کوارٹر کو ہر قیمت پر اصل پاؤڈر چاہئے اور یہ تمہاری ڈیوٹی ہے کہ تم آج رات سے پہلے پہلے اصل پاؤڈر جہاں بھی وہ موجود ہو برآمد کر کے ہیڈ کوارٹر بھجواؤ ورنہ آدھی رات کے بعد تمہاری ریڈ کال جاری کر دی جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈیکسن کے چہرے پر پسینہ بہنے لگا۔ وہ کچھ دیر تک تو حیرت سے بت بنا بیٹھا رہا پھر اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ یہ اس کا سپیشل فون تھا جس کا رابطہ سیکرٹری سے نہ تھا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریڈ فورٹین بول رہا ہوں رالف"...... ڈیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... رالف کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جو پاؤڈر سٹور سے نکالا گیا تھا وہ نقلی ثابت ہوا ہے اس کا مطلب

ہے کہ یہ کام لارڈ برگس کا ہے اس نے نقلی پاؤڈر بھر کر وہ برتن وہاں رکھ دیا تھا۔ ہم نے اسے ہر صورت میں اور فوری برآمد کرانا ہے۔ تم چار آدمیوں کو لے کر فوراً میرے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ ہم نے ابھی اور اسی وقت لارڈ برگس کی حویلی پہنچنا ہے"...... ڈیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈیکسن نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ عقبی دروازے کو کھول کر دوسری طرف بنے ہوئے چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے دائیں ہاتھ کی دیوار پر ایک مخصوص جگہ پر اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھ کر اسے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دوسرے کونے کے قریب دیوار درمیان سے ہٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی اور ڈیکسن اس طرف کو بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں موجود ایک ڈبہ اٹھایا اسے کھولا اور اندر موجود ایک سرنج جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی نکال کر اسے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور الماری بند کر کے اور پھر واپس آکر اسی پہلے والی جگہ پر اس نے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھ کر اسے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار برابر ہو گئی اور ڈیکسن تیزی سے کمرے سے نکل کر واپس اسی آفس میں آگیا۔ چونکہ وولف سیکشن کے چیف کو یہ معلوم تھا کہ ڈیکسن بیک وقت ٹروجن کا چیف بھی ہے اور ریڈ سنڈیکیٹ کا ریڈ فورٹین بھی اس لئے میک اپ کرنے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔ وہ واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد عام فون

کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیکسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈیکسن نے کہا۔

"رالف چار آدمیوں کے ساتھ آیا ہے"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے میں آرہا ہوں"...... ڈیکسن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار کی عقبی نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر رالف تھا جو اپنے لباس اور انداز سے ہی ایک بدمعاش لگ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زیر زمین دنیا کے لوگوں جیسی مخصوص سختی اور سفاکی موجود تھی۔ ان کی کار کے پیچھے ایک اور سیاہ رنگ کی کار تھی جس میں وولف سیکشن کے چار آدمی تھے۔

"سر لارڈ برگس نے یہ جرأت کیسے کی کہ وہ اس طرح دھوکہ دے سکے"...... رالف نے کہا۔

"اس نے یہ سمجھا ہو گا کہ چونکہ یہ پاؤڈر حکومت کے پاس جا رہا ہے اس لئے حکومت یہی سمجھے گی کہ اس کے کسی آدمی نے ہیرا پھیری کر لی ہے"...... ڈیکسن نے کہا تو رالف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی طویل ڈرائیونگ کے بعد دونوں کاریں لارڈ برگس ہاؤس میں داخل ہو گئیں۔ پورچ میں کاریں رکتے ہی ڈیکسن دروازہ کھول کر تیزی سے نیچے اترا۔ اسی لمحے ایک نوجوان ایک دروازے سے نکل کر ان کی طرف بڑھا۔

"یس سر"...... نوجوان نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" لارڈ صاحب سے کہو کہ ڈیکسن آیا ہے۔ چیف آف ٹروجن"۔ ڈیکسن نے خشک لہجے میں کہا۔

" اوہ یس سر۔ آیئے سر ادھر ڈرائنگ روم میں تشریف رکھیئے"۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر ڈیکسن رالف اور اس کے ساتھیوں کو لے کر ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

" تم لوگ باہر رکو گے"...... رالف نے مڑ کر چاروں آدمیوں سے کہا اور وہ وہیں رک گئے جبکہ رالف ڈیکسن کے ساتھ ڈرائنگ روم میں جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور لارڈ برگس اندر داخل ہوئے تو ڈیکسن اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی رالف بھی کھڑا ہو گیا۔

" آپ سے دوبارہ ملاقات ہو رہی لارڈ"...... ڈیکسن نے خشک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" ہاں لیکن آپ بغیر اطلاع دیئے کیسے تشریف لائے ہیں"۔ لارڈ برگس نے بھی خشک لہجے میں کہا اور مصافحے کا انداز بھی رسمی تھا۔

" آپ نے حکومت کے ساتھ دھوکہ کیا ہے لارڈ برگس آپ نے اس برتن میں نقلی پاؤڈر بھر کر دیا ہے اس لئے ہم اصلی پاؤڈر آپ سے لینے آئے ہیں"...... ڈیکسن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو لارڈ برگس بے اختیار اچھل پڑے۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ نقلی پاؤڈر۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں

نے تو تمہارے ساتھ جا کر پاؤڈر نکالا اور پھر تمہارے ساتھ جا کر وہاں پرائم منسٹر کے حوالے کیا۔ وہ نقلی کیسے ہو سکتا ہے پھر پرائم منسٹر صاحب نے تو مجھے خود فون کر کے کہا ہے کہ سٹور کو آگ لگنے کی وجہ سے وہ پاؤڈر بھی ضائع ہو گیا ہے اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ نقلی تھا"...... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تباہی کا ڈرامہ تھا تاکہ ایکریمین ایجنٹوں سے پیچھا چھڑایا جا سکے اور آپ کو بھی اطلاع اس لئے دی گئی تھی کہ اگر ایکریمین ایجنٹ آپ سے رابطہ کریں تو آپ بھی انہیں یہی بتائیں لیکن پاؤڈر دوسرے سٹور میں تھا جس میں آگ نہیں لگی۔ لیکن جب اس پاؤڈر کا تجزیہ کیا گیا تب معلوم ہوا کہ پاؤڈر تو نقلی تھا اور چونکہ سوائے آپ کے اور کوئی اسے تبدیل نہیں کر سکتا اس لئے یہ کام آپ نے کیا ہے"۔ ڈیکسن نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" نہیں میں ایسا کیوں کرتا جبکہ آدھا پاؤڈر مجھے ملنا تھا"...... لارڈ نے کہا۔

" آپ نے آدھے کی بجائے سارا ہی بچا لیا لارڈ۔ لیکن یہ بات کان کھول کر سن لیں کہ آپ کو پاؤڈر دینا ہو گا"...... ڈیکسن نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" جب پاؤڈر میرے پاس ہے ہی نہیں تو میں کہاں سے دوں گا۔ آپ جائیں میں خود پرائم منسٹر صاحب سے بات کر لوں گا"...... لارڈ برگس نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں لارڈ یہ پاؤڈر میں ابھی اور اسی وقت لے کر جاؤں گا"۔ ڈیکسن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ مجھے اور وہ بھی میرے گھر میں۔ اٹھو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے"...... لارڈ برگس نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے غصے کی شدت سے چیخ کر کہا لیکن دوسرے لمحے ڈیکسن کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور لارڈ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اس کے ساتھ ہی ڈیکسن نے لات گھمائی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا لارڈ چیخ مار کر دوبارہ گرا اور ساکت ہو گیا۔

"رالف جاؤ اور حویلی میں موجود لارڈ کے تمام ملازموں کو ہلاک کر دو اور اس کی بیٹی کو بے ہوش کر کے یہاں لے آؤ"...... ڈیکسن نے کہا تو رالف سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد ڈیکسن نے جھک کر قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے لارڈ کو اٹھایا اور اسے صوفے پر بٹھا دیا۔ پھر اس نے کوٹ کی جیب سے وہی سرنج نکالی جو اس نے اپنے آفس کے عقبی کمرے کی دیوار میں بنی ہوئی الماری میں رکھے ہوئے ڈبے سے نکالی تھی۔ اس نے سوئی پر چڑھی ہوئی کیپ اتار دی اور سوئی لارڈ کی کلائی میں موجود رگ میں اتار دی۔ سرنج کا ہینڈل ذرا سا واپس کھینچ کر جب اس نے دیکھ لیا کہ سوئی درست طور پر رگ میں ہے تو اس نے سرنج میں موجود محلول آہستہ آہستہ انجیکٹ کرنا شروع کر دیا۔ جب تمام محلول انجیکٹ ہو گیا تو اس نے سوئی واپس کھینچی اور پھر خالی

سرنج ایک طرف اچھال دی اور اس کے بعد وہ سامنے رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد رالف اندر داخل ہوا تو اس کے کاندھے پر لارڈ برگس کی اکلوتی لڑکی لدی ہوئی تھی۔

"اسے سامنے صوفے کی کرسی پر بٹھا دو اور رسی لے آؤ اور اسے جکڑ دو"...... ڈیکسن نے کہا تو رالف نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ملازموں کا کیا ہوا"...... ڈیکسن نے پوچھا۔

"سب ختم کر دیئے گئے ہیں۔ دس آدمی اور دو عورتیں تھیں"۔ رالف نے جواب دیا اور ڈیکسن کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک گچھا موجود تھا۔ اس نے رسی کی مدد سے صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی لارڈ برگس کی اکلوتی بیٹی انابل کو اچھی طرح باندھ دیا۔

"اب اس لارڈ کو ہوش میں لے آؤ میں نے اسے خصوصی انجکشن لگا دیا ہے۔ اس سے گردن سے نیچے کا اس کا پورا جسم بے حس و حرکت ہو گیا ہے۔ اب یہ صرف سر ہلا سکے گا سوچ سکے گا اور بول سکے گا"...... ڈیکسن نے کہا تو رالف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے لارڈ کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے زور دار تھپڑ پر لارڈ برگس چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس نے سر اوپر اٹھایا اور پھر جھٹکے سے

واپس ڈال دیا۔ اس کا باقی جسم اسی طرح بے حس و حرکت تھا۔

"اب اسے بھی اٹھا کر اس کی بیٹی کے سامنے والے صوفے پر بٹھا دو"...... ڈیکسن نے کہا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ میرے جسم کو کیا ہو گیا ہے"...... لارڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن رالف نے اسے بازو سے پکڑا اور اٹھا کر صوفے کی کرسی پر اس طرح بٹھا دیا کہ لارڈ نیچے نہ گر سکے۔

"تمہارا گردن کے نیچے کا سارا جسم مفلوج کر دیا گیا ہے لارڈ برگس کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ تم نے یہاں کوئی سائنسی انتظامات نہ کر رکھے ہوں اور ان کی مدد سے تم ہمارے لئے کوئی خطرہ پیدا کر سکو۔ اب تم سوچ سکتے ہو، بول سکتے ہو، سن سکتے ہو اور صرف اپنا سر ہلا سکتے ہو۔ تمہارے سامنے تمہاری اکلوتی بیٹی بے ہوشی کے عالم میں بندھی ہوئی موجود ہے۔ اگر تم نے اصل پاؤڈر ہمارے حوالے کرنے سے انکار کیا تو تمہارے سامنے تمہاری بیٹی کے جسم کا ایک ایک ریشہ ادھیڑ دیا جائے گا اور یہ بھی سن لو کہ تمہاری حویلی میں موجود تمام ملازم مرد اور عورتیں سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... ڈیکسن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی سرکاری آدمی ہو۔ سرکاری آدمی تو کبھی اس قسم کا کام نہیں کرتے"...... لارڈ برگس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں ٹروجن کا چیف بھی ہوں اور ریڈ سنڈیکیٹ کا چیف بھی ہوں"...... ڈیکسن نے کہا تو لارڈ برگس کے چہرے پر انتہائی حیرت

کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ یہ بات ہے اس لئے جب ٹروجن سامنے آئی تو ریڈ سنڈیکیٹ پیچھے ہٹ گیا۔ کاش مجھے پہلے معلوم ہو جاتا تو میں وہ پاؤڈر کبھی تمہارے حوالے نہ کرتا"...... لارڈ نے کہا۔

"اصل پاؤڈر کہاں ہے۔ جلدی بولو"...... ڈیکسن نے کہا۔

"مجھے واقعی نہیں معلوم"...... لارڈ نے کہا۔

"رالف اس کی بیٹی کو ہوش میں لے آؤ"...... ڈیکسن نے رالف سے کہا تو رالف نے آگے بڑھ کر انابل کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔

"مت مارو اسے۔ مت مارو یہ تو پہلے ہی بیمار ہے"...... لارڈ برگس نے چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی سے۔ ابھی تو تم نے دیکھنا ہے کہ ہم اس کا حشر کیا کرتے ہیں"...... ڈیکسن نے چیختے ہوئے کہا اسی لمحے انابل چیختی ہوئی ہوش میں آ گئی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکی۔

"یہ۔ یہ کون ہیں۔ یہ لوگ۔ یہ کیا ہے۔ یہ ڈیڈی۔ یہ۔ یہ" انابل نے انتہائی بوکھلائے ہوئے اور وحشت زدہ سے لہجے میں کہا۔

"لارڈ برگس نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ اس نے اصل ڈائمنڈ پاؤڈر چھپا لیا ہے اور نقلی ہمیں دے دیا ہے۔ اب میں نے اس سے وصول کرنا ہے اگر تمہیں معلوم ہے تو بتا دو ورنہ میرا آدمی

تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ ادھیڑ دے گا۔ بولو کہاں ہے پاؤڈر"۔ ڈیکسن نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی یہ کیا کہہ رہا ہے۔ ڈیڈی"...... انابل نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔ شاید وہ خوف کی شدت سے ہی بے ہوش ہو گئی تھی۔

"رالف خنجر نکالو اور اس لڑکی کا چہرہ بگاڑ دو"...... ڈیکسن نے کہا تو رالف نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا۔

"رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں رک جاؤ۔ میں یہ برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ تم انابل کو انگلی لگاؤ لیکن سنو کیا تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... لارڈ نے کہا۔

"ہاں میرا وعدہ"...... ڈیکسن نے کہا۔

"تو پھر مجھے ٹھیک کر دو میں لے آتا ہوں پاؤڈر"...... لارڈ نے کہا۔

"نہیں تم بتاؤ وہ کہاں ہے میرا آدمی خود ہی لے آئے گا"۔ ڈیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ایک خفیہ سیف میں ہے اور اسے میرے علاوہ اور کوئی نہیں کھول سکتا۔ مجھے پہلے اپنا دایاں ہاتھ اس پر رکھنا پڑے گا اور پھر بایاں پھر اپنی آواز میں ایک مخصوص کوڈ دوہرانا پڑے گا پھر وہ کھلے گا۔ میں اس سیف میں اپنے انتہائی قیمتی نوادرات رکھتا ہوں"۔ لارڈ برگس نے کہا۔

"رالف لارڈ کو اٹھاؤ اور کاندھے پر لاد کر لے چلو"...... ڈیکسن نے کہا تو رالف نے آگے بڑھ کر بے حس و حرکت لارڈ کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔

"اب تم خود راستہ بتاتے جاؤ"...... ڈیکسن نے کہا تو لارڈ نے راستہ بتانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ پھر لارڈ کے کہنے پر رالف نے پہلے اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر سامنے دیوار کے ایک خاص حصے پر رکھ کر اسے دبایا پھر یہی کارروائی اس کے بائیں ہاتھ سے کی۔ اس کے بعد لارڈ نے اس جگہ اپنا منہ قریب لے جا کر ڈی ڈی ون کے الفاظ کہے تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹی اور سائیڈوں میں کھلتی چلی گئی۔ اب جہاں پہلے دیوار تھی اب وہاں ایک کافی بڑا سیف نظر آ رہا تھا۔ سیف پر نمبروں والا مخصوص تالا موجود تھا۔

"نمبر بتاؤ"...... ڈیکسن نے کہا۔

"ٹرپل تھری ٹرپل ون"...... لارڈ نے جو رالف کے کاندھے پر لدا ہوا تھا جواب دیا تو ڈیکسن نے آگے بڑھ کر نمبر ایڈجسٹ کئے تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف کھل گیا۔ سیف میں واقعی قدیم نوادرات موجود تھے۔

"کہاں ہے، وہ پاؤڈر۔ یہاں تو وہ برتن ہی نظر نہیں آ رہا"۔ ڈیکسن نے کہا۔

"سب سے نچلے خانے میں سنہرے رنگ کا جو ڈبہ ہے اس میں

پاؤڈر موجود ہے۔ میں نے اسے برتن سے نکال کر اس میں ڈال لیا تھا کیونکہ اس جیسا برتن میں فوری طور پر تیار نہ کرا سکتا تھا"...... لارڈ نے جواب دیا تو ڈیکسن نے آگے بڑھ کر سب سے نچلے خانے میں پڑا ہوا سنہرے رنگ کا مستطیل شکل کا ڈبہ اٹھایا۔ ڈبہ چاروں طرف سے اس طرح بند تھا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی سوراخ تک نہ تھا۔ ڈیکسن ڈبے کو دیکھتا رہا۔

"یہ کس طرح کھلے گا"...... ڈیکسن نے مڑ کر لارڈ سے پوچھا۔

"یہ سیلڈ ہے۔ اس کی سیل کاٹنی پڑے گی اور یہ سیل صرف لیزر شعاع سے ہی کٹ سکے گی"...... لارڈ نے جواب دیا۔

"لیزر شعاع سے کیا مطلب۔ یہ کس قسم کی سیل ہے"۔ ڈیکسن نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے لیبارٹری میں مزید تحقیق کے لئے بھیجوں گا اور اس سے ڈائمنڈ نہیں بناؤں گا اس لئے میں نے اسے ایسے ڈبے میں رکھ دیا کہ صرف لیبارٹری والے ہی اسے کھول سکیں"...... لارڈ نے جواب دیا تو ڈیکسن نے ڈبے کو ہلایا۔ اس نے محسوس کیا کہ واقعی اندر پاؤڈر موجود ہے۔

"اوکے اسے لے آؤ رالف"...... ڈیکسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اسی ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے جہاں لارڈ کی بیٹی انابل ابھی تک کرسی سے بندھی ہوئی بے ہوش موجود تھی۔ رالف نے لارڈ کو واپس اسی

صوفے والی کرسی پر ڈال دیا جہاں سے اس نے اسے اٹھایا تھا۔

"دیکھو لارڈ اب بھی وقت ہے اگر تم مجھے کوئی دھوکہ دے رہے ہو تو بتا دو ورنہ بعد میں پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے گا"...... ڈیکسن نے کہا۔

"میں کوئی دھوکہ نہیں کر رہا۔ مجھے اپنی اور اپنی بیٹی کی زندگی عزیز ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اب جبکہ یہ پاؤڈر بہرحال ریڈ سنڈیکیٹ کے ہاتھوں میں جا رہا ہے تو اب دھوکہ دینا اپنے اور اپنے خاندان کو ختم کرانا ہے"...... لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"گڈ تم واقعی سمجھ دار ہو"...... ڈیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈبہ کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"باس ان دونوں کا خاتمہ بھی ہو جانا چاہئے ورنہ یہ پرائم منسٹر صاحب تک بات پہنچا دیں گے"...... رالف نے کہا۔

"نہیں پرائم منسٹر صاحب سے بات کر کے میں نے اپنی اور اپنی بیٹی کی جان تو نہیں گنوانی۔ تم فکر نہ کرو تم یہاں آئے ہی نہیں اور نہ میں کچھ جانتا ہوں"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"اوکے تم نے واقعی یہ باتیں کر کے اپنی اور اپنی بیٹی کی جان بچا لی ہے ورنہ میرا پروگرام وہی تھا جو رالف نے بتایا ہے۔ آؤ رالف چلیں"...... ڈیکسن نے کہا۔

یس باس"...... رالف نے کہا۔

ارے مجھے ٹھیک تو کر جاؤ"...... لارڈ برگس نے چیختے ہوئے کہا۔

ایک گھنٹے بعد تم خود بخود ٹھیک ہو جاؤ گے اور سنو تمہارے ملازموں کی ہلاکت اور ہماری آمد کے بارے میں اگر کسی کو علم ہوا تو پھر تم ریڈ سنڈیکیٹ کے ہاتھوں نہ بچ سکو گے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا"...... ڈیکسن نے کہا اور رالف کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے وہ ڈرائنگ روم سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد کاریں لارڈ برگس کی حویلی سے نکل کر واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

باس آپ کو اسے زندہ نہیں چھوڑنا چاہئے تھا"...... رالف نے کہا۔

نہیں جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ لارڈ برگس کی موت سے حکومت چونک پڑتی اور پھر اعلیٰ سطح پر تحقیقات شروع ہو جاتی جبکہ اب لارڈ اپنی اور اپنی بیٹی کی جان بچانے کے لئے ہمیشہ کے لئے خاموش رہے گا"...... ڈیکسن نے جواب دیا اور رالف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈیکسن کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ تھی کیونکہ اس نے دراصل یہ پاؤڈر حاصل کر کے اپنی زندگی بچالی تھی۔

سیاہ رنگ کی کار تیزی سے لارڈ برگس کی حویلی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر موجود تھا۔ عقبی سیٹ پر ٹائیگر اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے جزیرے سے واپس آنے پر لارڈ برگس سے ملنے کا پروگرام بنایا تھا تاکہ اس کی مدد سے ٹروجن کے چیف ڈیکسن کا پتہ چلا سکے۔ آئرلینڈ پہنچ کر عمران نے سب سے پہلے ایک رہائش کا انتظام کیا تھا اور اس کے بعد وہ لانچ لے کر یوسی جزیرے پر گیا تھا اس لئے واپسی پر اسی رہائش گاہ پہنچا تھا۔ اس نے وہاں سے حویلی فون کر کے لارڈ برگس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن رسیور کسی نے نہ اٹھایا تھا جس پر عمران ٹھٹک گیا تھا کیونکہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ لارڈ کی حویلی میں سے فون اٹنڈ نہ کیا جائے۔ چاہے لارڈ وہاں موجود ہو یا نہ ہو فون تو بہرحال اٹنڈ ہونا ہی چاہئے تھا اس لئے عمران کے ذہن میں فوراً

کسی شدید گڑبڑ کا خیال ابھرا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ اس وقت لارڈ کی حویلی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد کار حویلی میں داخل ہوئی۔ جوزف نے کار پورچ میں لے جا کر روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ حویلی پر گہرا سکوت طاری تھا۔

"کیا بات ہے یہاں کچھ غیر فطری سا سکوت طاری ہے"۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کون ہے۔ کون ہے باہر"...... اچانک لارڈ کی چیختی ہوئی آواز ایک کونے سے سنائی دی تو عمران تیزی سے اس طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ادھر لارڈ کا ڈرائنگ روم ہے اور آواز اس ڈرائنگ روم کی طرف سے آ رہی تھی۔ ڈرائنگ روم کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہوا تو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی اندر داخل ہوئے تھے اور وہ بھی حیرت سے ڈرائنگ روم کے ماحول کو دیکھ رہے تھے۔

"عمران۔ عمران بیٹے تم۔ تم کیسے آ گئے"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کیا ہے انکل۔ یہ انابل کیوں بے ہوش ہے اور بندھی ہوئی ہے اور آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ حرکت نہیں کر رہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈیکسن اور رالف کی آمد سے لے کر ان کی واپسی تک کی

ساری روئیداد سنا دی۔

"ٹائیگر انابل کی رسیاں کھولو اور اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا اور خود وہ اس طرف کو بڑھ گیا جہاں خالی سرنج پڑی ہوئی تھی۔ اس نے سرنج اٹھائی اور اس پر موجود لیبل کو غور سے دیکھا اور پھر اسے پھینک دیا۔

"جوانا پانی لے آؤ لارڈ صاحب کو پلانے کے لئے"...... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے وہ پاؤڈر اپنے پاس رکھا ہوا تھا"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرا خیال تھا کہ جب پرائم منسٹر صاحب مجھ سے پوچھیں گے کہ اس پاؤڈر سے ڈائمنڈ تیار نہیں ہو رہے تو میں انہیں کہہ دوں گا کہ ہو سکتا ہے کہ جزیرے پر پانی آ جانے سے یہ خراب ہو گیا ہو اس طرح میں تمام پاؤڈر بچا لوں گا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے تمہیں بھی کچھ نہیں بتایا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ پرائم منسٹر کو بھی احمق بنایا جا رہا ہے۔ نروجن جیسی سرکاری ایجنسی کا چیف خود ریڈ سنڈیکیٹ سے متعلق ہو گا اور وہ یہ سازش کریں گے۔ بہرحال اتنا مجھے اب بھی معلوم ہے کہ وہ اس ڈبے کو کسی صورت نہ کھول سکیں گے جس میں پاؤڈر بند ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"آپ شکر کریں کہ آپ کی اور انابل کی جان بچ گئی ہے ورنہ ان

حالات میں وہ کسی طرح بھی آپ کو زندہ نہ چھوڑ جاتے۔ شاید وہ اسی لئے آپ کو زندہ چھوڑ کر گئے ہیں کہ آپ کی موت سے حکومت اعلیٰ سطح پر تحقیقات شروع کرا دیتی"...... عمران نے کہا اور لارڈ برگس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے انابل کراہتی ہوئی ہوش میں آ گئی۔ ٹائیگر نے اس کی رسیاں کھولنے کے بعد اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا تھا اور پھر اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوتے ہی وہ ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔

"ڈیڈی۔ ڈیڈی۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے ڈیڈی"...... انابل نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"مشکل وقت گزر گیا ہے بیٹی اب ہم محفوظ ہاتھوں میں ہیں"۔ لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں پانی سے بھری ہوئی ایک بوتل تھی۔

"ماسٹر اندر تو قتل عام ہوا پڑا ہے۔ دو عورتیں اور آٹھ مردوں کو گولی مار دی گئی ہے"...... جوانا نے پانی کی بوتل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بیچارے ملازمین لارڈ صاحب کی ہوس زر پر قربان ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا تو لارڈ کے چہرے پر شدید پشیمانی کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہے۔ عمران نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اٹھ کر بوتل لارڈ صاحب کے منہ سے لگا دی۔ لارڈ نے غٹاغٹ پانی پینا شروع کر دیا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بے حد

پیاسے ہوں۔ چند لمحوں بعد عمران نے بوتل ہٹائی اور اسے ایک طرف رکھ دیا۔ انابل اب خاموش بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

"جوزف، جوانا تم دونوں اندر جاؤ اور لاشیں اٹھا کر کسی علیحدہ کمرے میں رکھو اور پھر انابل کو ان کے کمرے میں چھوڑ آؤ انہیں آرام کی فوری ضرورت ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں سر ہلاتے ہوئے واپس چلے گئے۔ چند لمحوں بعد لارڈ برگس کے مفلوج جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر آہستہ آہستہ وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"تمہارا شکریہ عمران بیٹے۔ میں واقعی اس بات پر شرمندہ ہوں کہ میں نے پاؤڈر کا لالچ کیوں کیا لیکن میرے ذہن میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ اس طرح یہ لوگ یہاں آ کر قتل عام کر دیں گے۔ میں اپنے ملازمین کی زندگیاں تو واپس نہیں لا سکتا لیکن میں ان کے لواحقین کو اس طرح کور کروں گا کہ انہیں کبھی کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو گی"...... لارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آؤ انابل"...... لارڈ نے انابل سے کہا جو گم سم بیٹھی ہوئی تھی۔ لارڈ کی بات سنتے ہی وہ تیزی سے اٹھی اور پھر ڈیڈی کہہ کر وہ لارڈ سے چمٹ گئی۔ وہ رو رہی تھی۔ لارڈ برگس نے شفقت بھرے انداز میں اس کے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا اور پھر وہ اسے لئے ہوئے ڈرائنگ روم سے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا بھی

واپس آ گئے۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کافی دیر بعد لارڈ برگس کی واپسی ہوئی اور وہ آکر صوفے پر بیٹھ گئے۔ ان کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"آپ اب مجھے پوری تفصیل بتائیں کہ آپ نے پاؤڈر کس میں رکھا تھا۔ آپ نے کہا ہے کہ وہ اسے کھول نہ سکیں گے۔ اس بات کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے لارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے چونکہ یہ خطرہ لاحق تھا کہ ریڈ سنڈیکیٹ والے کسی بھی لمحے مجھ پر تشدد کر کے مجھ سے یہ پاؤڈر حاصل کر سکتے ہیں اس لئے میں نے اس سلسلے میں خصوصی انتظام کیا تھا۔ میں نے اس پاؤڈر کو طویل عرصے کے لئے محفوظ کرنے کے لئے ٹرمائن دھات کا ڈبہ بنوایا اور اس میں پاؤڈر بھر کر میں نے اس ڈبے کو پلاٹینیم سے سیل کر دیا۔ اب یہ ڈبہ عام لیزر ریز سے بھی نہیں کاٹا جا سکتا بلکہ اس کے لئے ٹی ایم نو ہنڈرڈ لیزر ریز کی ضرورت ہو گی اور ظاہر ہے ایسی ریز کسی بہت ہی اعلیٰ سطح کی لیبارٹری سے ہی مل سکتی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ریڈ سنڈیکیٹ اس ڈبے کو کسی صورت بھی نہ کھول سکے گا"۔ لارڈ نے کہا۔

"اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ وہ لوگ دوبارہ آپ کی گردن پر سوار ہو جائیں گے اور آپ کو خود ہی بتانا پڑے گا اور پھر وہ اپنا کام بہرحال کرا لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"بس میرے ذہن میں جو آیا میں نے کر دیا۔ اب غلط کیا ہے یا صحیح کیا ہے میں اب کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن تم نے تو آج صبح مجھے

پاکیشیا سے فون کیا تھا پھر تم اتنی جلدی کیسے یہاں پہنچ گئے"۔ لارڈ نے کہا۔

"میں نے آپ کو لیوی جزیرے سے فون کیا تھا۔ مجھے اس ساری سازش کا علم ہو گیا تھا کہ ڈیکسن کس طرح ریڈ سنڈیکیٹ کا آدمی ہے اور کس طرح انہوں نے سٹور تباہ کرنے سے پہلے پاؤڈر نکال لینا ہے لیکن میرا خیال تھا کہ انہیں اس بات کا علم نہ ہو سکے گا کہ میں نے ان کی سازش معلوم کر لی ہے لیکن انہیں معلوم ہو گیا اس لئے انہوں نے پروگرام سے پہلے ہی سارا کام کر لیا"...... عمران نے کہا تو لارڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ میں واقعی اب اپنے آپ سے شرمندہ ہو رہا ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں ان سٹار ڈائمنڈ سے اپنے ٹرسٹ کو دولت دینے کا خواہش مند تھا۔ میرا مقصد ان سے ہرگز ذاتی فائدہ اٹھانا نہ تھا"...... لارڈ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اب یہ پاؤڈر میں نے ہر قیمت پر اس ریڈ سنڈیکیٹ سے واپس حاصل کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو لارڈ برگس بے اختیار چونک پڑا۔

"واپس۔ وہ کس طرح یہ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں"۔ لارڈ نے کہا۔

"آپ نے تو کسی اور مقصد کے لئے یہ ڈبہ بنوایا تھا لیکن آپ کا یہ کام ہمارے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ اب یہ لوگ فوری طور پر اسے

استعمال نہ کر سکیں گے۔ آپ مجھے اس ڈیکسن کے بارے میں بتایئے
اس کا فون نمبر، کوئی رابطہ، کوئی ٹپ"...... عمران نے کہا۔
"ہاں اس نے مجھے پہلی بار ایک فون نمبر دیا تھا کہ اگر کوئی
اچانک مسئلہ ہو تو میں اسے اس فون نمبر پر کال کر سکتا ہوں"۔ لارڈ
نے کہا اور ایک فون نمبر دے دیا۔ عمران نے سامنے پڑے ہوئے
فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔
"چیف سکیورٹی آفیسر پرائم منسٹر ہاؤس۔ ایک نمبر نوٹ کریں۔
سیکرٹ مقاصد کے لئے اس کی لوکیشن آپ بتائیں گی لیکن اٹ از
ٹاپ سیکرٹ"...... عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے
کہا۔
"اوہ یس سر میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے وہی فون نمبر بتا دیا جو لارڈ برگس
نے بتایا تھا۔
"اوہ سر یہ تو سپیشل آف نمبر ہے۔ مجھے خصوصی طور پر معلوم
کرنا پڑے گا۔ آپ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔
"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد وہی نسوانی آواز
سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔
"سر یہ سرکاری طور پر سپیشل آف نمبر ہے۔ برج اسکوائر پر آسٹن
ہاؤس میں نصب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اسے سختی سے سیکرٹ رکھنا ہے"...... عمران نے سخت لہجے میں
کہا۔
"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور
عمران نے او کے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی
نمبر تیزی سے پریس کرنا شروع کر دیا۔
"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"چیف سکیورٹی آفیسر گریٹ لینڈ پرائم منسٹر ہاؤس جیکسن بول
رہا ہوں۔ چیف آف ٹروجن سے بات کرائیں"...... عمران نے
رعب دار لہجے میں کہا۔
"آپ اپنا نمبر دے دیں چیف آپ سے خود ہی بات کر لیں
گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"میں آئرلینڈ آیا ہوا ہوں اور میں نے چیف صاحب سے ملنا
ہے"...... عمران نے کہا۔
"پھر آپ اپنے ہوٹل کا پتہ دے دیں چیف صاحب وہاں آپ سے
رابطہ کر لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"میں ایئرپورٹ سے بول رہا ہوں۔ او کے میں ہوٹل ارینج کر
لوں پھر دوبارہ کال کر کے بتا دوں گا۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور

رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہتر ہے کہ آپ انابل کو ساتھ لے کر فوری طور پر ایکریمیا چلے جائیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ڈبہ نہ کھلنے پر دوبارہ آپ کو پریشان کریں میں ان کے خلاف کارروائی شروع کر رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں جلد از جلد وہ ڈبہ ان سے برآمد کر لوں گا اور پھر میں آدھا پاؤڈر آپ کو دے دوں گا کہ آپ اس کے ڈائمنڈ بنوا کر اور انہیں مارکیٹ میں فروخت کر کے اپنے ٹرسٹ میں جمع کرا دیں جبکہ باقی آدھا پاؤڈر سائنس دانوں کو دیا جائے گا تاکہ اس پر مزید ریسرچ کریں اور یہ سارا کام آپ کے ذریعے ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں میری طرف سے اجازت ہے کہ تم اس پاؤڈر کا جو چاہو کرو"...... لارڈ برگس نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"آپ کے اس اعتماد کا بے حد شکریہ اب ہمیں اجازت دیں"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے کہ ان حالات میں نہ ہی تمہیں میں کچھ پلا سکا ہوں اور نہ کھانا دے سکا ہوں"...... لارڈ برگس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں ویسے آپ اپنے ملازمین کی ہلاکت کے سلسلے میں پولیس سے ریڈ سنڈیکیٹ یا نروجن کی بات نہ کریں صرف اتنا کہیں کہ ڈاکو آئے تھے اور آپ کا خزانہ لوٹ کر لے گئے"...... عمران نے کہا اور لارڈ برگس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈیکسن اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ میز پر موجود سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا اور اس کا نمبر سوائے خاص لوگوں کے اور کسی کے پاس نہ تھا اس لئے سپیشل فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈیکسن نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈیکسن نے کہا۔

"ریڈ تھرٹین"...... دوسری طرف سے مشینی سی آواز سنائی دی۔

"یس سر ریڈ فورٹین بول رہا ہوں"...... ڈیکسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈائمنڈ پاؤڈر کا ڈبہ موصول ہو گیا ہے لیکن وہ تو لیزر ریز سے بھی نہیں کھل رہا۔ تم نے لارڈ برگس سے اس بارے میں تفصیل حاصل کرنی تھی"...... ریڈ تھرٹین نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے معلوم کیا تھا سر اس نے کہا تھا کہ لیزر ریز سے کھل جائے گا"...... ڈیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسا نہیں ہوا۔اس کا مطلب ہے کہ اس نے ایک بار پھر تمہیں ڈاج دیا ہے"...... ریڈ فورنین نے کہا۔

"میں دوبارہ جاتا ہوں سر اور اس سے سب کچھ معلوم کر لیتا ہوں اسی لئے تو میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا تھا کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں پھر کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے"...... ڈیکسن نے کہا۔

"اب تم خود مت جاؤ وولف سیکشن کو بھیج کر اسے اپنے ہیڈ کوارٹر میں منگواؤ اور پھر اس سے سب کچھ اگلواؤ"...... ریڈ فورنین نے کہا۔

"یس سر آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... ڈیکسن نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر ڈیکسن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی رالف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ڈیکسن بول رہا ہوں رالف۔لارڈ برگس نے کہا تھا کہ پاؤڈر والا ڈبہ لیزر شعاعوں سے کٹ جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔اس کا مطلب ہے کہ یہ بوڑھا ایک بار پھر ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کر رہا ہے اس سے اس سے اصل بات اگلوانا ضروری ہے۔ تم اسے اس کی حویلی سے اغوا کرا کر یہاں میرے ہیڈ کوارٹر لے آؤ تاکہ میں اس سے

سب کچھ اگلوا سکو"...... ڈیکسن نے کہا۔

"اتنے تردد کی کیا ضرورت ہے باس۔میں اس سے وہیں سب کچھ معلوم کر لوں گا"...... رالف نے جواب دیا۔

"نہیں جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ سمجھے۔آرڈر از آرڈر"۔ ڈیکسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے رالف نے کہا۔

"جلدی جا کر اسے یہاں لے آؤ اور سنو اسے ہوش و حواس میں اور صحیح سلامت مجھ تک پہنچنا چاہئے"...... ڈیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈیکسن نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ احمق بوڑھا خود بھی مرے گا اور اپنے خاندان کو بھی مروائے گا۔ نانسنس"...... ڈیکسن نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیکسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈیکسن نے کہا۔

"رالف بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے رالف کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... ڈیکسن نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" لارڈ برگس اپنی بیٹی سمیت ایکریمیا جا چکا ہے باس"۔ دوسری طرف سے رالف نے کہا۔

" اوہ کب"...... ڈیکسن نے پوچھا۔

" حویلی میں صرف دو آدمی موجود ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ لارڈ صاحب اپنی بیٹی سمیت چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا گئے ہیں اور ان کے بارے میں ان لوگوں کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں اور کب ان کی واپسی ہو گی۔ میں حویلی سے ہی بول رہا ہوں۔ میں نے یہیں سے ایئرپورٹ کال کر کے معلوم کیا ہے تو وہاں سے بھی یہی بتایا گیا ہے کہ لارڈ صاحب اپنی بیٹی سمیت نصف گھنٹہ پہلے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا پرواز کر گئے ہیں"...... رالف نے جواب دیا۔

" آدھا گھنٹہ پہلے۔ ٹھیک ہے تم واپس آ جاؤ میں خود ہی انہیں ایکریمیا میں کور کرا لوں گا"...... ڈیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر دیا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" رابرٹ سے بات کراؤ فوراً"...... ڈیکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈیکسن نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... ڈیکسن نے کہا۔

" رابرٹ سے بات کریں باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ایئرپورٹ سے لارڈ برگس اپنی بیٹی انابل کے ساتھ کسی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے آدھا گھنٹہ پہلے ایکریمیا گئے ہیں اس طیارے کی مکمل تفصیلات معلوم کر کے مجھے بتاؤ تاکہ میں ایکریمیا میں اپنے ایجنٹوں تک یہ تفصیل پہنچا سکوں"...... ڈیکسن نے کہا۔

" یس باس میں ابھی معلوم کر کے آپ کو کال کرتا ہوں"۔ رابرٹ نے جواب دیا اور ڈیکسن نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... ڈیکسن نے کہا۔

" رابرٹ لائن پر ہے سر"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" بات کراؤ"...... ڈیکسن نے کہا۔

" ہیلو سر۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رابرٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس کیا رپورٹ ہے"...... ڈیکسن نے کہا۔

" تفصیل نوٹ کریں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور

ڈیکسن نے سامنے رکھے ہوئے پیڈ کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر قلم دان سے بال پوائنٹ نکال دیا۔

"ہاں لکھواؤ"...... ڈیکسن نے کہا تو دوسری طرف سے رابرٹ نے تفصیل لکھوانی شروع کر دی۔ ڈیکسن تفصیل لکھتا گیا۔

"ویسے باس یہ طیارہ ایکریمیا بارہ گھنٹوں کے بعد پہنچے گا اور درمیان میں صرف دو جگہوں پر فیول لینے کے لئے لینڈ کرے گا"۔ رابرٹ نے تفصیل لکھوانے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے اوکے"...... ڈیکسن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اپنے سپیشل نمبر والے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کیریمین گریٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آرتھر سے بات کراؤ میں آئرلینڈ سے ڈیکسن بول رہا ہوں"۔ ڈیکسن نے کہا۔

"یس سر، ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو آرتھر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف ٹروجن کیا یہ فون محفوظ ہے"...... ڈیکسن نے کہا۔

"اوہ سر ایک منٹ ہولڈ آن کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"یس سر۔ اب فون محفوظ ہے سر"...... چند لمحوں بعد آرتھر نے دوبارہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آئرلینڈ کا لارڈ برگس اپنی بیٹی انابل کے ہمراہ ایک چارٹر طیارے کے ذریعے ایکریمیا روانہ ہوا ہے۔ اسے ولنگٹن پہنچنے میں بارہ گھنٹے لگیں گے۔ تم نے ان دونوں کو ایئرپورٹ سے اغوا کر کے اپنے کسی خفیہ اڈے پر لے جانا ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے۔ طیارے کے بارے میں تفصیل نوٹ کر لو"...... ڈیکسن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے آرتھر نے کہا تو ڈیکسن نے اسے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"یس سر میں نے تفصیل نوٹ کر لی ہے سر"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"سنو لارڈ برگس اور اس کی بیٹی کو کوئی جسمانی نقصان نہیں پہنچنا چاہئے کیونکہ ان سے چند اہم ترین باتیں معلوم کرنی ہیں"۔ ڈیکسن نے کہا۔

"کیا آپ خود تشریف لائیں گے یا مجھے حکم فرمائیں گے"۔ دوسری طرف سے آرتھر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کا فیصلہ تمہاری کال آنے پر ہو گا"...... ڈیکسن نے جواب دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈیکسن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا ہی تھا کہ دوبارہ گھنٹی بج اٹھی اور ڈیکسن نے رسیور اٹھا

لیا۔

"یس ...... ڈیکسن نے کہا۔

"سر گریٹ لینڈ سے پرائم منسٹر ہاؤس کے چیف سیکورٹی آفیسر جناب جیکسن آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں"۔ سیکرٹری نے کہا تو ڈیکسن بے اختیار چونک پڑا۔

"چیف سیکورٹی آفیسر اور یہاں ہیڈ کوارٹر میں کیا مطلب"۔ ڈیکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر ان کا کہنا ہے کہ ایسا پرائم منسٹر صاحب کے خصوصی حکم پر کیا جا رہا ہے۔ کوئی اہم گفتگو کرنی ہے انہوں نے"۔ سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے انہیں میٹنگ روم میں بٹھاؤ میں آ رہا ہوں"...... ڈیکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"گریٹ لینڈ پرائم منسٹر ہاؤس سے چیف سیکورٹی آفیسر کی آمد اور ملاقات۔ بہر حال ہو گا کوئی مسئلہ"...... ڈیکسن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کار برج اسکوائر پر آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار پر باقاعدہ گریٹ لینڈ پرائم منسٹر ہاؤس کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر موجود تھا جبکہ عقبی سیٹ پر عمران اکیلا تھا۔ وہ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے۔ جوزف اور جوانا کو عمران نے اس لئے ساتھ نہ لیا تھا کہ ان کا مخصوص قد و قامت فوراً شناخت کر لیا جاتا تھا۔ ٹائیگر کی نظریں برج اسکوائر پر موجود دائیں بائیں عمارتوں پر جمی ہوئی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے آسٹن ہاؤس کی پلیٹ ایک عمارت پر نظر آ گئی۔ عمارت ایک منزلہ تھی لیکن اس کا رقبہ خاصا وسیع تھا۔ گیٹ کھلا ہوا تھا لیکن گیٹ کے دونوں اطراف میں چار مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔ گیٹ کے ساتھ ہی باقاعدہ سیکورٹی بوتھ بنا ہوا تھا۔ کار گیٹ کے قریب جا کر رکی تو ٹائیگر کار سے اترا اور سیکورٹی بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران

اسے پوری طرح تیار کر کے آیا تھا اور اس نے اس کے سلسلے میں خصوصی کاغذات بھی ایک پارٹی کی مدد سے تیار کرا لئے تھے۔ کاغذات کی تیاری اور میک اپ وغیرہ اور خصوصی پلیٹ کی تیاری میں انہیں صرف دو گھنٹے لگے تھے۔ عمران نے لارڈ برگس کی حویلی سے واپس آنے کے بعد اس سلسلے میں تیاری شروع کر دی تھی اور اب وہ اس کار میں بیٹھ کر ٹروجن کے آفس میں ڈیکسن سے ملنے جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا۔ کار کا دروازہ کھول کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے کار عمارت کی اندرونی طرف بڑھا دی۔ ایک طرف سائیڈ پر بنے ہوئے وسیع و عریض پورچ میں لے جا کر اس نے کار روک دی۔

"چیف نے ملاقات کی اجازت دے دی ہے جناب"...... ٹائیگر نے کار روک کر مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر بھی کار سے نیچے اترا اور اس نے کار لاک کر دی۔ اسی لمحے ایک مسلح نوجوان ان کی طرف بڑھا۔

"آپ گریٹ لینڈ پرائم منسٹر ہاؤس سے تشریف لائے ہیں"۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"...... عمران نے باوقار بلکہ کسی حد تک تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آئیے ادھر میٹنگ روم میں تشریف لے آئیے۔ چیف صاحب آپ

سے ملاقات کے لئے آ رہے ہیں"...... نوجوان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نوجوان کی رہنمائی میں وہ ایک عمارت کے اندر داخل ہوئے اور چند لمحوں بعد وہ ایک ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچ گئے۔

"تشریف رکھیئے"...... نوجوان نے کہا اور عمران خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کے عقبی صوفے پر ٹائیگر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ عمران چونکہ لارڈ برگس سے ڈیکسن کا حلیہ معلوم کر چکا تھا اس لئے اسے دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہی ٹروجن کا چیف ڈیکسن ہے چنانچہ وہ اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"جیکسن چیف سیکورٹی آفیسر گریٹ لینڈ پرائم منسٹر ہاؤس"۔ عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"چیف آف ٹروجن تشریف رکھیئے"...... ڈیکسن نے بڑے سرد سے انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جی فرمائیے کیسے آپ نے خود آنے کی زحمت گوارا کی"۔ ڈیکسن کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

"ڈائمنڈ پاؤڈر کا جو ڈبہ آپ لارڈ برگس سے لے آئے ہیں وہ لینے آیا ہوں"...... عمران نے بھی سپاٹ لہجے میں کہا تو ڈیکسن بے اختیار

چونک پڑا۔

"کیا مطلب وہ تو میں نے لارڈ برگس کے ساتھ ہی آئرلینڈ پرائم منسٹر صاحب سے ملاقات کر کے ان کے حوالے کر دیا تھا اور انہوں نے اسے سپیشل سٹور میں رکھنے کا کہا تھا۔ پھر اطلاع ملی ہے کہ اس سپیشل سٹور میں بجلی کے شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگ گئی اور وہ پاؤڈر بھی ساتھ ہی تباہ ہو گیا اور پھر اس معاملے کا گریٹ لینڈ پرائم منسٹر ہاؤس کے چیف سیکورٹی آفیسر سے کیا تعلق۔ سیکورٹی آفیسر تو بہت چھوٹی سطح کا افسر ہوتا ہے"...... ڈیکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے چیف آف ٹروجن لیکن اب اس کا کیا علاج کہ آئرلینڈ کے پرائم منسٹر صاحب نے مجھے خصوصی طور پر اس کیس کی انکوائری کے لئے گریٹ لینڈ سے طلب کر کے خصوصی اختیارات دیئے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس سلسلے میں کاغذات بھی چیک کر سکتے ہیں"...... عمران نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر ڈیکسن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کس کیس کے سلسلے میں"...... ڈیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے ہاتھ سے لفافہ لے لیا اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ اس میں خصوصی نوٹیفکیشن کی کاپی موجود تھی جس کے تحت آئرلینڈ کے پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے ڈائمنڈ پاؤڈر کیس کے سلسلے میں خصوصی اختیارات مسٹر جیکسن کو سونپے گئے تھے۔

"ہونہہ۔ نوٹیفکیشن کی رو سے تو آپ واقعی خصوصی اختیارات کے حامل ہیں لیکن آپ کس کیس کی بات کر رہے ہیں"...... ڈیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور لفافہ واپس عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ واپس جیب میں ڈال لیا۔

"مسٹر ڈیکسن میں نے اس تمام سلسلے میں اب تک جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق آپ کا کردار خاصا پراسرار ثابت ہو رہا ہے۔ میں چاہتا تو براہ راست پرائم منسٹر صاحب کو رپورٹ دے دیتا لیکن میں نے انہیں رپورٹ دینے سے پہلے آپ سے بالمشافہ ملاقات ضروری سمجھی ہے۔ اب اگر آپ مجھ سے تعاون نہیں کریں گے تو میں اپنی رپورٹ پرائم منسٹر صاحب کو پیش کر دوں گا اس کے بعد وہ کیا اقدام کرتے ہیں اور کیا نہیں۔ اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا کردار پراسرار ہے۔ کیا مطلب۔ آپ کھل کر بات کریں"۔ ڈیکسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"مسٹر ڈیکسن آپ کا نام ڈیکسن ہی ہے ناں"...... عمران نے کہا تو ڈیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو مسٹر ڈیکسن میری تحقیقات کے مطابق لارڈ برگس نے آپ کے ساتھ دھوکہ کیا۔ انہوں نے برتن میں سے اصل ڈائمنڈ پاؤڈر نکال کر اس میں نقلی پاؤڈر بھر دیا جبکہ اصلی پاؤڈر انہوں نے اپنے پاس چھپا لیا اور آپ جہاں سرکاری ایجنسی ٹروجن کے چیف ہیں وہاں

آپ ریڈ سنڈیکیٹ کے ریڈ فورتھین بھی ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈیکسن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میری تو ساری عمر ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرتے گزری ہے اور آپ مجھے ہی ریڈ سنڈیکیٹ کا آدمی کہہ رہے ہیں"...... ڈیکسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ کر میری بات سن لیں۔ ماننا نہ ماننا آپ کا اپنا معاملہ ہے میں یہاں آپ سے کوئی بات زبردستی منوانے نہیں آیا بلکہ آپ کو صرف بتانے آیا ہوں کہ میری رپورٹ میں کیا کیا کچھ موجود ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بتائیں"...... ڈیکسن نے واپس بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ بے حد بگڑا ہوا تھا۔

"میری تحقیقات کے مطابق آپ نے پرائم منسٹر صاحب کی اس کال کے بعد کہ ٹروجن لارڈ برگس سے پاؤڈر وصول کرے اور ریڈ سنڈیکیٹ کو اس معاملے میں کارروائی نہ کرنے دے۔ آپ نے ریڈ سنڈیکیٹ کو بیک کر دیا اور خود بطور چیف آف ٹروجن وہ پاؤڈر لے لیا جبکہ آپ کی پلاننگ یہ تھی کہ جس سٹور میں یہ پاؤڈر رکھا جائے گا ریڈ سنڈیکیٹ وہاں سے پاؤڈر حاصل کرے گا اور پھر سٹور تباہ کر دیا جائے گا اس طرح حکومت کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا جائے گا اور ایسا ہی ہوا۔ آپ کو شاید معلوم نہیں لیکن میں نے معلوم کر لیا ہے

کہ اصل پاؤڈر پر آگ کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور سٹور میں پاؤڈر بہرحال موجود نہیں رہا لیکن پھر آپ کو اطلاع ملی کہ پاؤڈر نقلی ہے۔ چنانچہ آپ لارڈ برگس کی حویلی گئے۔ آپ نے وہاں لارڈ برگس کو مفلوج کر دیا اور اس کی بیٹی انابل کو رسیوں سے باندھ کر وہاں موجود تمام ملازمین کو ہلاک کر دیا۔ پھر لارڈ برگس کو دھمکی دے کر ان سے اصل پاؤڈر حاصل کر لیا۔ لارڈ برگس نے یہ پاؤڈر ایک خاص ڈبے میں بند کرا دیا تھا جسے بقول ان کے صرف لیزر ریز سے ہی کاٹا جا سکتا تھا حالانکہ یہ بات بھی غلط ہے۔ وہ ڈبہ لیزر ریز سے بھی نہیں کٹ سکتا بہرحال جو کچھ بھی ہے وہ ڈبہ جس میں ڈائمنڈ پاؤڈر ہے آپ لارڈ برگس سے لے آئے ہیں۔ وہ ڈبہ میرے حوالے کر دیں تو میں اپنی رپورٹ میں سے آپ کا کردار ختم کر کے سارا معاملہ لارڈ برگس پر ڈال دوں گا ورنہ دوسری صورت میں آپ خود اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب حکومت کے کارندے حرکت میں آ گئے تو پھر ریڈ سنڈیکیٹ آپ کی حفاظت نہ کر سکے گی"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے پاس ان سب باتوں کا کیا ثبوت ہے"...... ڈیکسن نے کہا۔

"لارڈ برگس سے ہونے والی گفتگو کا ٹیپ بھی موجود ہے اور آپ کی وہاں خفیہ کیمروں سے فلم بھی تیار ہوئی تھی وہ فلم بھی میرے پاس موجود ہے۔ اس کے علاوہ ریڈ سنڈیکیٹ کے بڑوں سے آپ سے ہونے والی گفتگو کے ٹیپ بھی موجود ہیں"...... عمران نے بڑے

مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے آپ جا کر اپنے ثبوتوں سمیت اپنی رپورٹ پرائم منسٹر صاحب کو دے دیں میں خود ان سے بات کر لوں گا۔ آپ جا سکتے ہیں"...... ڈیکسن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں مسٹر ڈیکسن اب بھی وقت ہے"۔ عمران نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"جو میں نے کہا ہے وہی میرا حتمی فیصلہ ہے مجھے۔ جائیں یہاں سے ورنہ میں آپ کو گرفتار کر سکتا ہوں"...... ڈیکسن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کی طرف ہاتھ کا اشارہ کر دیا۔

"او کے ٹھیک ہے"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے چہرے پر ابھر آنے والے مایوسانہ تاثرات اور اس کے مایوسانہ لہجے پر ڈیکسن کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سی بکھر گئی۔ عمران خاموشی سے چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر بھی خاموشی سے چل رہا تھا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئے۔ باہر چار مشین گنوں سے مسلح محافظ موجود تھے۔ ان کے باہر آتے ہی ان کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیف صاحب کا آفس کہاں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم ان

کے آفس میں آ جائیں آپ پلیز ہماری راہنمائی کریں"...... عمران نے ایک مسلح آدمی سے کہا۔

"آیئے جناب"...... ایک مسلح آدمی نے کہا اور پھر وہ عمران اور ٹائیگر کو ساتھ لئے مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد ایک کمرے کے دروازے پر لے آیا۔ دروازہ بند تھا۔

"یہ چیف کا آفس ہے"...... اس مسلح نوجوان نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی او کے کہہ کر واپس مڑ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے پر دباؤ ڈالا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اس لئے وہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر بھی اندر داخل ہو گیا۔ ڈیکسن میز کے پیچھے بیٹھا ہوا فون کا رسیور کانوں سے لگائے نمبر پریس کرنے میں مصروف تھا۔ عمران اور اس کے پیچھے ٹائیگر کو اندر آتے دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ یہاں کیسے آئے"...... ڈیکسن نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ایک بات آپ سے کرنی رہ گئی تھی جناب۔ میں نے سوچا کہ وہ بھی کر لی جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔

"کون سی بات"...... ڈیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن

دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا سامنے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر جا گرا۔ نیچے گر کر اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور ڈیکسن چیختا ہوا واپس گرا۔ عمران نے دوسری بار لات گھمائی اور اس بار ڈیکسن کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک بار ذرا سا تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"ٹائیگر دروازہ اندر سے لاک کر دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے ڈیکسن کے لہجے میں کہا۔

"سر ایکریمیا سے رابرٹ کی کال ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"یس بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو باس میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ سر آپ نے جس چارٹرڈ طیارے کی تفصیلات مجھے دی تھیں اور جس میں لارڈ برگس اور اس کی بیٹی ایکریمیا آ رہے تھے یہ طیارہ فنی خرابی کی وجہ سے ٹرانس ایئرپورٹ پر اتر گیا ہے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق لارڈ برگس اور اس کی بیٹی ٹرانس کے کسی ہوٹل میں شفٹ ہو گئے ہیں اور شاید وہاں سے طیارے کی بجائے کسی اور ذریعے سے ونگٹن پہنچیں۔ اس صورت میں میرے لئے کیا حکم ہے۔ کیا انہیں ہر

صورت میں اغوا کرنا ہے یا اس نئی صورت حال میں ان کی صرف نگرانی کرانی ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ جو کام لارڈ برگس سے لینا تھا وہ ہو گیا ہے اس لئے اب نہ ہی انہیں اغوا کرانا ہے اور نہ ان کی نگرانی کرانی ہے"...... عمران نے ڈیکسن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ جو حکم سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل کو دو تین بار دبایا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں چیف سیکورٹی آفیسر سے انتہائی اہم گفتگو میں مصروف ہوں اس لئے جب تک میں دوسری ہدایات نہ دوں کسی صورت مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... عمران نے ڈیکسن کے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو اور اس کا کوٹ اس کے کاندھوں سے اتار کر پشت کی طرف نیچے کر دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور خود اس نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر میز کی درازیں کھولیں اور ان میں موجود سامان کی چیکنگ شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے سب سے نچلی دراز میں سے ایک خفیہ خانہ ٹریس کر لیا جس کے اندر ایک چھوٹی سی ڈائری موجود

تھی۔ ڈائری کی جلد سرخ رنگ کی تھی۔ عمران نے ڈائری کھولی تو اس
کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس میں ویسے تو مختلف رقومات درج
تھیں لیکن ایک صفحے پر ریڈ تھرٹین کے سامنے ایک نام بلیک ڈیک
درج تھا اور اس سے آگے آر ایس ایچ کیو ایم کے بعد پورٹ ماؤتھ
روڈ ایڈوائر کلب کا نام درج تھا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی لکھا ہوا تھا۔
عمران نے ڈائری بند کر کے اپنی جیب میں ڈالی اور پھر دراز کو بند کر
دیا۔ اسی لمحے ڈیکسن کی کراہ سنائی دی تو عمران کرسی سے اٹھا اور تیزی
سے میز کے پیچھے سے نکل کر صوفے پر بیٹھے ہوئے ڈیکسن کے سامنے
موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈیکسن ہوش میں آ رہا تھا۔ عمران نے کرسی
آگے کھسکائی اور ڈیکسن کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے کوٹ
کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر باہر نکال لیا تھا۔ اسی لمحے
ڈیکسن پوری طرح ہوش میں آگیا تھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی
کوشش کی لیکن کوٹ پشت کی طرف ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا
اور دوبارہ دھم سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ اور خیال رکھنا یہ دائیں بائیں
نہ گر سکے اور نہ اٹھ سکے"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر تیزی
سے گھوم کر صوفے کے عقب میں ڈیکسن کی پشت پر آکر کھڑا ہو گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم چیف سیکورٹی آفیسر نہیں ہو سکتے۔ کون
ہو تم"...... ڈیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ تم عقل مندی کا مظاہرہ کرو گے لیکن تم نے

نے ایسا نہیں کیا۔ اب بھی وقت ہے بتا دو کہ پاؤڈر کا وہ ڈبہ جو تم
نے لارڈ برگس سے حاصل کیا تھا وہ کہاں ہے"...... عمران نے سرد
لہجے میں کہا۔

"یہ سب غلط ہے۔ میں نے ایسا نہیں کیا۔ اگر لارڈ برگس کہتا
ہے تو غلط کہتا ہے"...... ڈیکسن نے کہا۔

"میں پوچھ رہا ہوں پاؤڈر کہاں ہے۔ تم نے اسے ریڈ تھرٹین کو
بھجوا دیا ہے تب بھی بتا دو اور اگر ابھی تمہارے پاس ہے تب بھی بتا
دو"...... عمران کا لہجہ اور سرد ہو گیا۔

"میں کسی ریڈ تھرٹین کو نہیں جانتا اور نہ میرے پاس کوئی ڈبہ
ہے"...... ڈیکسن نے کہا۔

"دیکھو ڈیکسن مجھے معلوم ہے کہ تم ریڈ فورٹین ہو اور ریڈ
تھرٹین کا نام بلیک ڈیک ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر پورٹ ماؤتھ روڈ پر
ایڈوائر کلب میں ہے اس لئے مجھ سے کوئی بات چھپانے کی کوشش
فضول ثابت ہو گی صرف اتنا بتا دو کہ پاؤڈر تم نے وہاں بھجوا دیا ہے
یا ابھی تمہارے پاس ہے"...... عمران نے کہا تو ڈیکسن کے چہرے پر
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تمہیں یہ سب معلومات کہاں سے مل گئی
ہیں"۔ ڈیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے سوال کا جواب دو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں"...... عمران
نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں کسی ایڈوائر کلب کو نہیں جانتا اور نہ ہی کسی بلیک ڈیک کو جانتا ہوں"...... ڈیکسن نے جواب دیا۔ وہ واقعی منجھا ہوا اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا عمران کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ ڈیکسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی ڈیکسن کی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ عمران نے دوسری بار ہاتھ گھمایا اور ڈیکسن کے حلق سے ایک بار پھر کربناک چیخ نکلی اور اس نے دائیں بائیں سر مارنا شروع کر دیا۔ عمران نے خنجر کی مدد سے اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کاٹ ڈالے تھے۔

"میں نے سوچا کہ تم بہرحال ایک سرکاری ایجنسی کے چیف ہو اس لئے تم پر تشدد نہ کیا جائے لیکن تم نے مجھے مجبور کر ہی دیا۔ اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خون آلود خنجر ایک طرف تپائی پر رکھ دیا۔ ڈیکسن مسلسل اپنا سر دائیں بائیں مار رہا تھا جبکہ ٹائیگر نے اس کے کاندھوں کو دونوں ہاتھوں سے دبا رکھا تھا۔ ڈیکسن کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران نے ایک ہاتھ بڑھا کر اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے اس کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی رگ پر آہستہ سے مارا تو ڈیکسن کے حلق سے ایسی چیخ نکلی جیسے اسے ذبح کیا جا رہا ہو۔ اس کا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

"بولو کہاں ہے پاؤڈر کا ڈبہ۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ نہیں معلوم"...... ڈیکسن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے دوسری ضرب لگائی اور اس بار ڈیکسن کی حالت واقعی بے حد خراب ہو گئی۔ اس کا پورا جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا۔ جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے رعشہ کی بیماری ہو گئی ہو۔ آنکھیں ابل کر باہر کو آ گئی تھیں اور چہرہ شدید تکلیف کی وجہ سے مسخ سا ہو گیا تھا۔

"بولو ورنہ اس بار تمہارے جسم کی ساری رگیں ٹوٹ جائیں گی"۔ عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ پپ۔ پانی۔ پانی۔ مجھے پانی دو"...... ڈیکسن نے رک رک کر کہا۔

"بولو ڈبہ کہاں ہے"...... عمران نے ایک بار پھر غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیسری ضرب پیشانی پر لگا دی۔ ڈیکسن اس طرح پھڑکا جیسے مچھلی پانی سے باہر آنے پر پھڑکتی ہے۔ اس کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ ریڈ تھرٹین۔ ریڈ تھرٹین کے پاس ہے۔ پاس ہے۔ پاس ہے"...... ڈیکسن کے حلق سے لاشعوری طور پر الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے پناہ تکلیف کی شدت سے

بے ہوش ہو گیا تھا۔

"خاصے مضبوط اعصاب کا مالک ہے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک طرف پڑا ہوا خنجر اٹھایا اور اسے ڈیکسن کے لباس سے صاف کر دیا۔

"اب ہاتھ اٹھا لو"...... عمران نے خنجر صاف کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے ڈیکسن کے دونوں کاندھوں پر موجود ہاتھ اٹھائے تو بے ہوش ڈیکسن پہلو کے بل پہلے صوفے پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے فرش پر جا گرا۔

"آؤ"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اسے گولی نہ مار دیں باس ورنہ یہ ہوش میں آتے ہی وہاں اطلاع کر دے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے گولی مار دو"...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور پھر ابھی وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ ٹھک کی آواز اسے عقب سے سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ ٹائیگر نے سائیلنسر لگے ریوالور سے ڈیکسن کے جسم میں گولی اتار دی ہے۔ عمران دروازہ کھول کر راہداری میں آیا تو اس کے پیچھے ٹائیگر بھی باہر آ گیا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اندر راہداریوں سے گزرتے ہوئے بیرونی حصے میں آ گئے جہاں ان کی کار موجود تھی۔ چند لمحوں بعد ان کی کار اس عمارت سے باہر نکلی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ عمران عقبی سیٹ پر موجود تھا۔

"کار کسی آف روڈ پر لے چلو جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کار ایک آف سائیڈ پر مڑنے والی سڑک پر ڈال دیا۔ کافی آگے جا کر عمران کے کہنے پر وہ کار سڑک سے ہٹ کر درختوں کے جھنڈ میں لے گیا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس والی پلیٹ بھی اتار دو اور نمبر پلیٹ بھی تبدیل کر دو"...... عمران نے کار سے اتر کر اس کی ڈگی کھولتے ہوئے کہا۔ ڈگی میں ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا بیگ موجود تھا۔ عمران نے بیگ کے اندر موجود ایک سوٹ نکالا اور پھر اپنے جسم پر موجود سوٹ اتار کر اس نے دوسرا سوٹ پہن لیا۔ پھر اس نے اس بیگ میں سے میک اپ باکس نکالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔

"تم بھی لباس تبدیل کر لو پھر میں تمہارا بھی میک اپ کر دوں گا جلدی کرو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا جو اس کی ہدایات پر عمل مکمل کر کے فارغ ہوا تھا اور ٹائیگر نے بھی بیگ میں موجود سادہ سا سوٹ نکالا اور اپنے جسم پر موجود سوٹ اتار کر اس نے دوسرا سوٹ پہننا شروع کر دیا۔ عمران نے میک اپ سے اپنے چہرے اور بالوں کو خاصی حد تک تبدیل کر دیا تھا پھر جب ٹائیگر نے سوٹ تبدیل کر لیا تو عمران نے اس کے چہرے پر میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

"پہلے والے کاغذات نکال کر انہیں آگ لگا دو اور بیگ سے نئے کاغذات نکال لو"...... عمران نے میک اپ سے فارغ ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مکمل طور پر پہلے سے مختلف رنگوں کے ڈیزائن اور سوٹس میں ملبوس نئے میک اپ اور نئے کاغذات کے ساتھ کار میں سوار واپس مین روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اب پورٹ ماؤتھ روڈ پر چلو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد کار پورٹ ماؤتھ روڈ پر پہنچ گئی۔ اس سڑک پر کلبوں کی اکثریت تھی۔ پھر ایک خوبصورت عمارت کے گیٹ پر انہیں ایڈوائر کلب کا جہازی سائز کا بورڈ نظر آ گیا لیکن اس کے نیچے داخلہ کے حقوق محفوظ کے الفاظ بھی نمایاں طور پر لکھے ہوئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ کلب عام آدمی کے لئے نہیں بلکہ صرف ممبرز کے لئے بنایا گیا ہے۔

"کار قریب کسی پارکنگ میں روک دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے کلب کے گیٹ سے کچھ فاصلے پر بنی ہوئی پارکنگ میں کار روکی اور عمران نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر کار سے نیچے اترا اور اس نے کار لاک کی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کلب پر عمران کو کہیں ریڈ سنڈیکیٹ کا مخصوص نشان نظر نہ آ رہا تھا اور عمران اس کی وجہ سمجھ گیا کہ ان لوگوں نے اس کا تعلق ریڈ سنڈیکیٹ سے چھپانے کے لے ایسا کیا ہے تاکہ ریڈ سنڈیکیٹ والوں کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہی آئرلینڈ میں ریڈ سنڈیکیٹ کا مین ہیڈ کوارٹر ہے۔ ویسے کلب کی

عمارت اور اس کا انداز بھی بتا رہا تھا کہ یہ کلب انتہائی اعلیٰ سوسائٹی کے لئے بنایا گیا ہے۔ عمران اور ٹائیگر پیدل چلتے ہوئے کلب کے مین گیٹ پر پہنچے تو وہاں دو باوردی مسلح دربان موجود تھے۔

"مسٹر بلیک ڈیک موجود ہیں کلب میں"...... عمران نے ایک دربان سے بڑے بارعب سے لہجے میں کہا۔

"مینجر صاحب۔ جی ہاں۔ مگر"...... دربان نے چونک کر کہا تو عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور دربان کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

"سپیشل سیکورٹی آفیسر"...... عمران نے بارعب لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یس سر۔ آپ تشریف لے جائیں سر"...... دربان نے کارڈ دیکھے بغیر ہی واپس کرتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک کمرے کے دروازے کے سامنے موجود تھے جس پر بلیک ڈیک کی نیم پلیٹ کے ساتھ مینجر بھی لکھا ہوا تھا۔ دروازے پر کوئی دربان موجود نہ تھا۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے اور میزیں موجود تھیں۔ صوفوں پر چار عورتیں اور تین مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک سائیڈ پر اندھے شیشے کا دروازہ تھا جس کے باہر مینجر کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ دروازے کے باہر ایک کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ کاؤنٹر پر ایک رجسٹر اور ایک فون موجود تھا۔ عمران قدم بڑھاتا اس لڑکی کی طرف بڑھتا چلا

گیا۔

"یس سر"...... لڑکی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سپیشل سیکورٹی آفیسر مائیکل"...... عمران نے بڑے بارعب لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ سر۔ میں بات کرتی ہوں سر"...... لڑکی نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور جلدی سے رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔ عمران کو معلوم تھا کہ سپیشل سیکورٹی آفیسر آئرلینڈ میں سپیشل ایجنسی کے چیف کا کوڈ نام ہوتا ہے اور سپیشل ایجنسی اس قدر طاقتور ہوتی ہے کہ پولیس، انٹیلی جنس تو کیا فوج بھی اس کے ماتحت کام کرتی ہے۔یہی وجہ تھی کہ سپیشل سیکورٹی آفیسر کا نام سنتے ہی دربان نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے انہیں کلب میں جانے کا کہہ دیا تھا اور اب اس لڑکی نے بھی فوراً ہی بات کرنا شروع کر دی تھی۔

"سر سپیشل سیکورٹی آفیسر صاحب اپنے ایک ساتھی کے ساتھ موجود ہیں۔ وہ آپ سے فوری ملنا چاہتے ہیں"...... لڑکی نے اپنے طور پر بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کچھ سن کر لڑکی نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آیئے سر"...... لڑکی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور

خود اس نے عمران کے لئے دروازہ کھولا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر بھی اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے نہ صرف انتہائی قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا بلکہ اس کی ڈیکوریشن بھی کسی ماہر فن سے کرائی گئی تھی۔ ایک انتہائی خوبصورت اور جدید میز کے پیچھے اونچی پشت کی ایک ریوالنگ لیکن منقش اور خوبصورت انداز کی کرسی پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے بھی بڑا تھا۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ سر پر گھنگریالے بال تھے لیکن عمران ایک نظر دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اس کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے کیونکہ اس کے دائیں گال پر زخم کا مندمل شدہ ایک نشان موجود تھا۔ عمران اور ٹائیگر کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سپیشل سیکورٹی آفیسر مائیکل"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن سپیشل سیکورٹی آفیسر تو مسٹر رونالڈ ہیں اور وہ میرے واقف ہیں۔ آپ کون ہیں"...... بلیک ذیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ سپیشل سیکورٹی فیلڈ آفیسر ہیں جبکہ میں سپیشل سیکورٹی آف سپیشل فیلڈ ہوں"...... عمران نے اسی طرح مطمئن اور سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے تشریف رکھیئے"...... بلیک ڈیک نے اس انداز میں سرہلاتے ہوئے کہا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آئی ہو۔

"مسٹر بلیک ڈیک وہ ڈبہ جس میں ڈائمنڈ پاؤڈر تھا اور جو آپ کو ریڈ فورٹین نے بھجوایا تھا وہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک ڈیک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیسا ڈبہ۔ کون ریڈ فورٹین"۔ بلیک ڈیک نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مسٹر بلیک ڈیک جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ میں سپیشل آفیسر کا سپیشل سیکورٹی آفیسر ہوں اس لئے میرے سیکشن سے کوئی راز چھپا نہیں رہ سکتا۔ آپ ریڈ سنڈیکیٹ کے ریڈ تھرٹین ہیں جبکہ ٹروجن کا چیف ڈیکسن ریڈ سنڈیکیٹ کا ریڈ فورٹین ہے اور یہ کلب ریڈ سنڈیکیٹ کا آئرلینڈ میں مین ہیڈ کوارٹر ہے۔ ڈیکسن نے لارڈ برگس سے ڈائمنڈ پاؤڈر کا سیلڈ ڈبہ وصول کیا اور اس نے یہ ڈبہ آپ کو بھجوا دیا اور مجھے وہ ڈبہ چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کو یقیناً غلط رپورٹ دی گئی ہے۔ نہ ہی میرا کسی قسم کا کوئی تعلق ریڈ سنڈیکیٹ سے ہے اور نہ کسی ڈیکسن سے اور نہ ہی اس کلب کا ریڈ سنڈیکیٹ سے کسی قسم کا کوئی تعلق ہے۔ ریڈ سنڈیکیٹ مجرموں کی تنظیم ہے جبکہ یہ کلب شرفاء کا ہے اور دوسری بات یہ کہ اب آپ پہلے اپنی مکمل شناخت کرائیں"...... بلیک ڈیک نے سرد

لہجے میں کہا۔

"آپ کی شناخت والی بات درست ہے۔ یہ دیکھئے کاغذ" عمران نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر بلیک ڈیک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ بلیک ڈیک نے جیسے ہی لفافہ لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا عمران کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے بلیک ڈیک چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے میز کی دوسری طرف فرش پر جا گرا۔ عمران نے اس کی گردن پکڑ کر ایک ہی زوردار جھٹکے سے اسے اچھال کر قالین پر پھینک دیا تھا۔ بلیک ڈیک نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی دونوں لاتیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آگئیں اور چند لمحوں بعد بلیک ڈیک بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔

"شیشے والے دروازے کے اندر دوسرا دروازہ ہے اسے بند کر دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔ اب یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہو چکا تھا۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے باہر کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"انتہائی ضروری گفتگو ہو رہی ہے اس لئے جب تک میں نہ کہوں ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... عمران نے بلیک ڈیک کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اسے یہیں ہوش میں لے آؤ۔ اس کی شہہ رگ کچلنی پڑے گی پھر یہ بولے گا"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا جھکا اور اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے بلیک ڈیک کی ناک اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر انہیں دبا دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی بلیک ڈیک کو ہوش آیا عمران نے دائیں پاؤں کا پنجہ مخصوص انداز میں بلیک ڈیک کی گردن پر رکھا اور اسے گھما دیا۔ اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بلیک ڈیک کا جسم ایک بار پھر واپس گرا۔ اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر عمران کی ٹانگ پکڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھ بے جان ہو کر نیچے گر گئے۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا اور آنکھیں باہر کو ابھر آئیں۔

"بتاؤ کہاں ہے وہ پاؤڈر کا ڈبہ۔ بتاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا واپس موڑ دیا۔

"رک رک جاؤ۔ ہٹ ہٹ ہٹاؤ یہ پیر۔ بب بب بتاتا ہوں"۔ بلیک ڈیک کے منہ سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی۔

"بتاؤ ورنہ"...... عمران نے پیر کو اور آگے کی طرف موڑ کر پھر پیچھے کر دیا۔

"وہ۔ وہ چچ چیف۔ چیف باس کے پاس ہے"...... وہ۔ وہ۔ چچ چچ چیف باس کے پاس ہے"...... بلیک ڈیک کے منہ سے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر نکلنے لگے۔

"کون ہے چیف باس۔ پوری تفصیل بتاؤ پوری"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پیر کو آگے کر دیا۔

"وہ۔ وہ۔ رک جاؤ۔ مم۔ مم"...... بلیک ڈیک کی حالت تیزی سے غیر ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا تو اس کا بری طرح مسخ ہوتا چہرہ نارمل ہونے لگ گیا۔

"تفصیل بتاؤ ورنہ ایسا عذاب بھگتو گے کہ نہ مر سکو گے نہ جی سکو گے۔ بولو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ کا چیف باس ریڈ ون ڈریک ہے۔ ڈریک۔ ڈر۔ ڈر۔ ڈریک"...... بلیک ڈیک نے رک رک کر جواب دیا۔ الفاظ اس کے منہ سے جیسے خود بخود پھسل کر باہر آ رہے تھے۔

"کون ہے یہ ڈریک۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ کسی کے سامنے نہیں آتا۔ بب۔ بائرن ہوٹل کا مینجر براؤن کے ذریعے رابطہ ہوتا ہے وہ۔ وہ براؤن ریڈ ٹو ہے"۔ بلیک ڈیک نے کہا تو عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا اور بلیک ڈیک کے جسم نے دو تین بار زور دار جھٹکے کھائے اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی باہر کو ابلی ہوئی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"اسے گھسیٹ کر صوفے کے پیچھے ڈال دو"...... عمران نے کہا تو

ٹائیگر نے جھک کر مردہ بلیک ڈیک کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا صوفے کے عقب میں لے گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر آگئے۔

"مس آپ کے باس نے کہا ہے کہ آدھے گھنٹے تک انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... عمران نے کہا تو اس لڑکی نے اثبات میں سرہلا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔

"باس اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ وہاں بائرن ہوٹل نہ چلیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں اب تک اس ڈیکسن کی موت کا انہیں پتہ چل گیا ہوگا اور تھوڑی دیر بعد اس بلیک ڈیک کی موت بھی سامنے آجائے گی اور نتیجہ یہ کہ ریڈ سنڈیکیٹ میں بھونچال آجائے گا اور وہ پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش میں نکل پڑیں گے۔ اس لئے پہلے رہائش گاہ پہنچ کر وہاں سے نئے میک اپ میں ہمیں نکلنا ہوگا اور اس کار سے بھی چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ ہنگامہ خیز اور قہقہوں سے بھرپور ناول

تفریحی مشن

مصنف ---- مظہر کلیم ایم اے

تفریحی مشن ایک ایسا مشن جس کا مقصد ہی تفریح تھا۔ کیا ایسا مشن بھی ہو سکتا ہے ---- ؟

تفریحی مشن جس کے تحت پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گریٹ لینڈ میں تفریح کرنے اور چھٹیاں منانے کی کھلی چھٹی دے دی گئی۔

تفریحی مشن ایک ایسا مشن کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے شب و روز بھرپور تفریح میں گزرنے لگے۔

پوائزن گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی جس کے چیف کا خیال تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تفریحی مشن ان کے خلاف ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی تھا ---- ؟

کلاڈیا پوائزن کی سپیشل ایجنٹ جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تفریح میں خود بھی شامل ہو گئی ---- کیوں ---- ؟

کلاڈیا جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تفریح کے دوران اس انداز میں ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کی کہ ان کی موت قدرتی ظاہر ہو ---- کیا ایسا ممکن ہو گیا ---- ؟

- وہ لمحہ ---- جب عمران نے اپنا خصوصی مشن مکمل بھی کر لیا لیکن اس کے اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔ عمران کا مشن کیا تھا اور وہ اس نے کس انداز میں مکمل کیا ---- ؟
- وہ لمحہ ---- جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پوائزن کے ہاتھوں گرفتار ہو گئی اور چیف ایکسٹو نے پوائزن کے چیف کو ان سب کو ہلاک کرنے کی اجازت دے دی۔ کیوں۔ انتہائی دلچسپ اور تحیر خیز سچوئیشن۔
- تفریحی مشن کیا تھا اور کس انداز میں مکمل ہوا۔ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ مشن۔

قہقہوں کا طوفان لئے انتہائی دلچسپ ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک منفرد کہانی۔ جاسوسی ادب میں ایک یادگار اضافہ

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار ناول

مُصنف ۔۔۔۔۔۔ مظہر کلیم ایم۔اے

- سلور گرل ۔۔۔ ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم جس نے پوری دنیا کی حکومتوں کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا۔
- سلور گرل ۔۔۔ جس کے خاتمہ کے لئے بین الاقوامی ادارہ امن نے پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹوں کو مقابلے کی دعوت دے ڈالی۔
- سلور گرل ۔۔۔ جس کے خاتمہ کے لئے بین الاقوامی طور پر ایسے انعامات کا اعلان کر دیا گیا کہ دنیا کے ہر ملک کی سیکرٹ سروس ان انعامات کے حصول کے لئے سلور گرل کے مقابلے میں کود پڑی۔
- ناقابل تسخیر علی عمران اور عظیم کرنل فریدی کے درمیان سلور گرل کے خاتمہ کے لئے زبردست مقابلہ۔
- عمران کرنل فریدی سے پہلے سلور گرل کا خاتمہ کر کے بین الاقوامی انعام اپنے ملک کے لئے حاصل کرنا چاہتا تھا ۔۔۔ جب کہ یہی ارادہ کرنل فریدی کا بھی تھا۔
- عمران اور کرنل فریدی نے اس انعام کے حصول کے لئے ایک دوسرے کو کھلا چیلنج کر دیا۔
- سلور گرل کے لئے عمران اور کرنل فریدی آپس میں ٹکرا گئے ۔۔۔ دو عظیم جاسوسوں کا زبردست اور خوفناک ٹکراؤ ۔۔۔ جیت کس کی ہوئی ۔؟
- سلور گرل ۔۔۔ ایک ایسی تنظیم ۔۔۔ جس نے عمران اور کرنل فریدی دونوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے ۔۔۔ خوفناک مقابلہ۔
- عمران اور کرنل فریدی دونوں نے بیک وقت موت کے دہانے میں چھلانگیں لگا دیں ۔۔۔ مگر کیوں ۔۔۔ ؟

انتہائی دلچسپ — منفرد — حیرت انگیز

اور

جان توڑ مقابلوں کی داستان

ایکشن اپنی انتہا پر — سسپنس اپنی انتہا پر

آج ہی پڑھیئے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شائع ہو چکا ہے

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
ڈائمنڈ پاؤڈر
مظہر کلیم
ایم۔اے
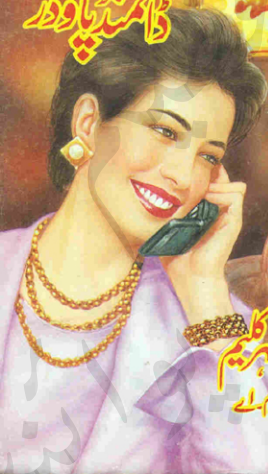
" روزی راسکل " بیحد پسند آیا لیکن اس میں جوزف اور جوانا عورت کے حملہ کرنے اور مارشل آرٹ میں فائٹ کرنے پر حیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کیا انہیں نہیں معلوم کہ جولیا بھی عورت ہے اور وہ بھی مارشل آرٹ میں ماہر ہے۔ اس طرح بے شمار ایسی عورتیں سیکرٹ سروس سے ٹکراتی رہی ہیں جو مارشل آرٹ میں ماہر تھیں۔ مثلاً لیڈی سندرتا، مادام ریکھا، لاسٹ راؤنڈ کی ٹموتھی، پرنسز رشنی وغیرہ وغیرہ۔ پھر انہیں روزی راسکل پر اس قدر حیرت کیوں ہوئی۔ کیا آپ اس کی وضاحت کریں گے "۔

محترم لیاقت علی گوہر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے روزی راسکل کے ساتھ ساتھ جولیا اور دیگر عورتوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ سب عام عورتیں نہیں ہیں۔ باقاعدہ تربیت یافتہ ہیں جبکہ روزی راسکل ہر لحاظ سے ایک عام عورت تھی اس لئے جوزف اور جوانا نے حیرت کا اظہار اسے عام عورت سمجھتے ہوئے کیا تھا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

بڑے سے ہال نما کمرے کے درمیان ایک بیضوی میز کے گرد دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کرسی خالی تھی۔ ان دونوں افراد کے چہروں اور سروں پر سرخ رنگ کے نقاب چڑھے ہوئے تھے اور ہر نقاب پر پیشانی والی جگہ کے کونے میں ایک دائرے کے اندر نمبر لکھا ہوا تھا۔ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اورر ایک لمبے اور دبلے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی سرخ رنگ کا نقاب تھا لیکن اس نقاب پر سنہرے رنگ کی دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔ اس کی پیشانی پر کوئی نمبر نہ تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی پہلے سے موجود دونوں نقاب پوش اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" بیٹھو "....... آنے والے نے کرخت سے لہجے میں کہا اور پھر خود بھی وہ اس خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی دونوں آدمی بھی

خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئے۔

"تمہیں رپورٹ مل گئی ہے کہ ریڈ تھرٹین اور ریڈ فورٹین کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... آنے والے نے کہا۔

"یس چیف"...... اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک نقاب پوش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کے نقاب پر دو کا ہندسہ موجود تھا۔

"پہلے ریڈ فورٹین کے آفس میں دو افراد پہنچے۔ انہوں نے اپنے آپ کو گریٹ لینڈ پرائم منسٹر ہاؤس کا چیف سیکورٹی آفیسر ظاہر کیا۔ ان کی کار پر بھی گریٹ لینڈ پرائم منسٹر ہاؤس کی خصوصی پلیٹ موجود تھی اور ان کے پاس کاغذات بھی اصل تھے جنہیں باقاعدہ چیک کیا گیا۔ اس کے بعد انہیں اندر بھجوایا گیا۔ پہلے ریڈ فورٹین نے ان سے میٹنگ روم میں ملاقات کی اس کے بعد وہ دونوں باہر آ گئے اور پھر وہ اس کے آفس گئے۔ اس کے بعد وہ دونوں واپس چلے گئے۔ کافی دیر بعد پتہ چلا کہ ریڈ فورٹین کو اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پر انتہائی سفاکانہ انداز میں تشدد کیا گیا۔ اس کے بعد ریڈ تھرٹین کے آفس میں بھی دو افراد پہنچے۔ ان کے حلیے اور لباس مختلف تھے لیکن قدوقامت وہی تھے۔ انہوں نے وہاں اپنے آپ کو سپیشل سیکورٹی آفیسر بتایا اور پھر وہ ریڈ تھرٹین کے آفس میں چلے گئے۔ پھر وہ باہر نکلے اور انہوں نے سیکرٹری سے کہا کہ آدھے گھنٹے تک ریڈ تھرٹین کو ڈسٹرب نہ کیا جائے اور یہ

لوگ واپس چلے گئے۔ آدھے گھنٹے بعد جب سیکرٹری نے کال کیا تو اندر سے کوئی جواب نہ ملنے پر وہ اندر گئی اور پھر ریڈ تھرٹین کی لاش صوفے کے پیچھے پڑی ہوئی ملی۔ اس کی لاش کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس پر انتہائی بھیانک تشدد کیا گیا ہے۔ اس اطلاع کے ملنے پر ریڈ سنڈیکیٹ کو احکامات دیئے گئے کہ اس کار کو تلاش کیا جائے اور ان آدمیوں کو بھی۔ پھر اطلاع ملی کہ کار ایک کوٹھی میں موجود تھی۔ یہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ یہ کوٹھی ایک اسٹیٹ ڈیلر کے ذریعے ایک ایکریمین نے کرائے پر حاصل کی تھی اور پھر وہ اسے چھوڑ گئے اور اب تک ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چیف آخر یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں اور ان کا مقصد کیا ہو سکتا ہے"...... ریڈ ٹو نے کہا۔

"اس تشدد سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ڈیکسن کو ٹریس کیا، ڈیکسن پر تشدد کر کے انہوں نے بلیک ڈیک کا پتہ چلایا اور پھر وہ بلیک ڈیک کے پاس پہنچے اور اس پر تشدد کر کے انہوں نے کسی اور کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور یہ دونوں ایکریمین تھے اور انتہائی تربیت یافتہ افراد لگتے تھے لیکن وہ کون ہیں اور ان کا مقصد کیا ہے۔ یہی تو ہم نے معلوم کرنا ہے"...... چیف نے کہا۔

"چیف آپ نے ریڈ فورٹین پر تشدد کی جو بات کی ہے اس کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے۔ ریڈ تھرٹین پر بھی کیا اسی ٹائپ کا تشدد

کیا گیا ہے"...... تیسرے نقاب پوش نے کہا۔ اس کے نقاب پر تین کا نمبر موجود تھا۔

"نہیں اس کا چہرہ انتہائی مسخ تھا اور اس کی گردن پر ایسے نشانات تھے جیسے کسی نے اس کی گردن کو کچلا ہو"...... چیف نے کہا۔

"چیف اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں اور ان کا مقصد کیا ہے"...... ریڈ تھری نے کہا تو چیف اور ریڈ ٹو دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔ کیسے پتہ چل گیا ہے تمہیں"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف ڈائمنڈ پاؤڈر کے سلسلے میں پہلے اطلاع ملی تھی کہ لارڈ برگس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے دنیا کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کو اپنی مدد کے لئے کال کیا ہے اور پھر اطلاع ملی کہ وہ علی عمران ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کام کرنے کی بجائے واپس پاکیشیا چلا گیا اور یہ اطلاعات ریڈ فورٹین کی طرف سے ملی تھیں۔ تشدد کے یہ دونوں طریقے اور خاص طور پر ریڈ تھرٹین پر استعمال ہونے والا طریقہ اس علی عمران سے مخصوص ہے اس کا مطلب ہے کہ عمران واپس آگیا ہے اور وہ لامحالہ اس ڈائمنڈ پاؤڈر کی تلاش میں ہے"...... ریڈ تھری نے کہا۔

"لیکن ڈائمنڈ پاؤڈر تو سرکاری تحویل میں چلا گیا تھا اور پھر سٹور کی تباہی میں وہ بھی ختم ہو گیا"...... چیف نے کہا۔

"چیف وہ ڈائمنڈ پاؤڈر نقلی ثابت ہوا تھا جس پر ریڈ تھرٹین کو آرڈر کیا گیا کہ وہ ریڈ فورٹین سے کہہ کر اصل پاؤڈر حاصل کرے اور اس کے بعد جو اطلاعات میرے پاس ہیں ان کے مطابق ریڈ فورٹین نے لارڈ برگس کو جا پکڑا اور پر تشدد کر کے اس سے وہ ڈبہ حاصل کیا جس میں اصل پاؤڈر تھا۔ یہ ڈبہ ریڈ فورٹین نے ریڈ تھرٹین کے حوالے کیا جس نے اسے براہ راست ہیڈ کوارٹر آپ کے پاس بھجوا دیا اور لارڈ برگس ایکریمیا چلا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ لارڈ برگس نے اس عمران کو کال کر کے اصل صورت حال بتا دی جس پر عمران حرکت میں آگیا"...... ریڈ تھری نے کہا۔

"کیا تم نے اس عمران کو دیکھا ہوا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس باس ایک بار نہیں کئی بار"...... ریڈ تھری نے جواب دیا۔

"اس کا قدوقامت بتاؤ"...... چیف نے کہا تو ریڈ تھری نے قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"ہاں یہی آدمی ہے۔ دونوں جگہوں پر یہی آدمی پہنچا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا اندازہ درست ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اور یہ دنیا کا انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے اس لئے اس کے خاتمے کے لئے ہمیں پوری طاقت سے کام لینا پڑے گا"...... ریڈ تھری نے کہا۔

"کیا تم یہ کام سرانجام دے سکتے ہو"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اگر آپ اپنے سنڈیکیٹ کے وولف سیکشن کو میرے ماتحت کر دیں تو میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دوں گا"...... ریڈ تھری نے کہا۔

"آپ لوگوں نے یہ محسوس کیا ہو گا کہ اس ہنگامی میٹنگ میں ریڈ فور سے ریڈ ٹو یلو تک شامل نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ریڈ تھرٹین اور ریڈ فورٹین کی اس طرح ہلاکت کے بعد میں نے ریڈ سنڈیکیٹ کا سارا سیٹ اپ ہنگامی طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ اب ریڈ سنڈیکیٹ کا میں چیئرمین ہوں اور آپ دونوں اس کے ڈائریکٹر ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اب ریڈ سنڈیکیٹ کا بورڈ صرف تین ممبرز پر مشتمل ہو گا۔ ریڈ تھرٹین اور ریڈ فورٹین دونوں ہلاک ہو چکے ہیں اس کی جگہ نئے لوگ تعینات نہیں کئے گئے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ریڈ فور سے ریڈ ٹو یلو تک کے تمام عہدے ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے چیفس کو اوپن کر دیا گیا ہے۔ اب وہ صرف اپنے اپنے حلقوں میں کام کریں گے اور صرف اپنے حلقوں کے انچارج ہوں گے اور بورڈ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ میں ریڈ سنڈیکیٹ کا انچارج ریڈ تھری ہو گا اور بین الاقوامی سطح پر ریڈ سنڈیکیٹ کے تمام کاروبار کا انچارج ریڈ ٹو ہو گا اور آپ دونوں مجھے براہ راست جواب دہ ہوں گے اس لئے اب نہ صرف وولف سیکشن بلکہ پورا ریڈ سنڈیکیٹ تمہارا ماتحت ہے۔ تمام متعلقہ افراد کو احکامات بھجوا دیئے گئے ہیں۔ نچلی سطح پر تمام سیٹ اپ تم نے از خود

قائم کرنا ہے اور اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ تمہارا پہلا ٹیسٹ کیس ہو گا۔ اگر تم اس میں ناکام رہے تو پھر تمہارے متعلق بھی مزید فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اگر تم اس میں کامیاب رہے تو پھر تم اس عہدے پر فائز رہ سکو گے۔ بولو تمہیں اس کے خاتمے کے لئے کتنا وقت چاہئے"...... چیف نے کہا۔

"چیف صرف ایک ہفتہ"...... ریڈ تھری نے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہیں ایک ہفتے کی مہلت دی جاتی ہے لیکن ایک ہفتے بعد ناکامی کی صورت میں نہ صرف تم سے یہ عہدہ واپس لے لیا جائے گا بلکہ سنڈیکیٹ کے قانون کے مطابق تمہیں ریڈ کال بھی دے دی جائے گی"...... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میری تو ساری عمر یہی کھیل کھیلتے ہوئے گزر گئی ہے۔ ایک ہفتہ تو میں نے زیادہ سے زیادہ کہا ہے صرف ان کے ٹریس ہونے کی دیر ہے پھر تو میں ان کو دوسرا سانس بھی نہ لینے دوں گا"...... ریڈ تھری نے کہا۔

"گڈ اور سنو میں ایک ہفتے کے لئے ایکریمیا جا رہا ہوں کیونکہ گریٹ لینڈ میں کوئی ایسی لیبارٹری موجود نہیں ہے جو لیزر سے بھی زیادہ طاقتور شعاع رکھتی ہو۔ اس لیزر سے ڈائمنڈ پاؤڈر والا ڈبہ نہیں کٹ رہا جبکہ ایکریمیا میں ایک ایسی لیبارٹری ہے جس میں دنیا کی سب سے طاقتور شعاعیں موجود ہیں اور گریٹ لینڈ کے سائنس دانوں کے مطابق یہ ڈبہ جن دھاتوں کو ملا کر بنایا گیا ہے اور جس

میٹریل سے اسے سیل کیا گیا ہے صرف ایکریمین لیبارٹری کی انتہائی طاقتور ریز ہی اسے کاٹ سکتی ہیں اور میں یہ کام اپنے سامنے کرانا چاہتا ہوں کیونکہ اس کا ایک ذرہ بھی بے حد قیمتی ہے جبکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ سائنس دان ڈبہ کاٹ کر اس میں سے پاؤڈر ہی نکال لیں اور اس طرح ریڈ سنڈیکیٹ کو اربوں کھربوں پاؤنڈز کا نقصان ہو سکتا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... ریڈ تھری اور ریڈ ٹو دونوں نے کہا تو چیف اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی ریڈ ٹو اور ریڈ تھری بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر چیف واپس مڑا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ اس ہال نما کمرے میں داخل ہوا تھا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آئرلینڈ کی ایک جدید رہائشی کالونی ماٹور پارک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوزف بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر عمران موجود تھا۔ جوزف اور جوانا دونوں اپنی اصل شکلوں میں تھے جبکہ عمران مقامی میک اپ میں تھا۔ ریڈ تھرٹین کی ہلاکت کے بعد عمران ٹائیگر سمیت واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچا اور وہاں اس نے فوری طور پر اپنا لباس تبدیل کیا اور ایکریمین میک اپ صاف کر کے اس نے مقامی میک اپ کر لیا۔ اسی طرح ٹائیگر نے بھی عمران کی ہدایت پر ایک بار پھر لباس تبدیل کیا اور عمران نے اس کے چہرے پر بھی ایکریمین میک صاف کر کے مقامی میک اپ کر دیا۔ اس کے بعد عمران نے فون پر ہی ایک خاص ٹپ کی مدد سے ایک اور کالونی میں رہائش گاہ حاصل کی اور وہ فوری طور پر اس

رہائش گاہ کو چھوڑ کر نئی رہائش گاہ میں منتقل ہو گئے۔ عمران نے کار بھی وہیں چھوڑ دی تھی اور وہ سب ٹیکسیوں میں بیٹھ کر نئی رہائش گاہ میں پہنچے تھے۔ لیکن انہوں نے ٹیکسیاں کافی فاصلے پر چھوڑ دی تھیں۔ موجودہ کار جس میں وہ موجود تھے یہ کار بھی اس رہائش گاہ کے ساتھ ہی انہوں نے حاصل کی تھی اور پھر اس رہائش گاہ پر پہنچ کر عمران نے فون پر بائرن ہوٹل کے مینجر براؤن کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں اور اسے معلوم ہوا کہ براؤن آج ہوٹل آیا ہی نہیں اور وہ اپنی رہائش گاہ پر موجود ہے۔ براؤن کی رہائش گاہ جدید آبادی مانور پارک میں تھی۔ اس رہائش گاہ کا پتہ چلا کر عمران نے ٹائیگر کو وہیں رہائش گاہ پر چھوڑا اور اس بار جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر وہ مانور پارک کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد کار مانور پارک کی حدود میں داخل ہو گئی۔

"کوٹھی نمبر تھری ایٹ تھری اے بلاک تلاش کرو لیکن کار اس کے سامنے نہیں روکنا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا اور کار کی رفتار کم کر دی۔

تھوڑی دیر بعد انہوں نے مطلوبہ کوٹھی تلاش کر لی۔ کوٹھی نو تعمیر شدہ اور خاصی وسیع و عریض رقبے پر بنی ہوئی تھی۔ کوٹھی کا بڑا پھاٹک بند تھا اور باہر مشین گنوں سے مسلح دو باوردی دربان موجود تھے۔

"آگے لے جا کر کار کو سائیڈ پر کر کے روک دو"...... عمران نے

کہا تو جوانا نے کار آگے لے جا کر سائیڈ میں کرتے ہوئے اسے روک دیا۔

"جوزف تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والا گیس پسٹل موجود ہے۔ عقبی طرف سے اندر جا کر چار کیپسول فائر کر دو"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اتر گیا۔

"میں بھی جاؤں ماسٹر"...... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں صرف جوزف جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اپنے دو اہم آدمیوں کی ہلاکت کے بعد انہوں نے یہاں کی نگرانی کا کوئی خصوصی انتظام کیا ہو اور نگرانی کرنے والے دو افراد کو اکٹھے دیکھ کر چونک پڑیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف کار سے اتر کر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر سڑک کراس کر کے وہ ایک سائیڈ گلی میں غائب ہو گیا۔

"ماسٹر باہر جو دو مسلح آدمی موجود ہیں ان کا خاتمہ تو کرنا ہی پڑے گا"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں دیکھو کیا کرنا پڑتا ہے اور کیا نہیں"...... عمران نے کہا اور جوانا خاموش ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد جوزف واپس آکر کار میں بیٹھ گیا۔

"میں نے چار کیپسول اندر فائر کر دیئے ہیں باس"...... جوزف نے کہا۔

"عقبی طرف کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"عقبی طرف پر سڑک ہے البتہ کوٹھی کا ایک دروازہ بھی عقبی طرف موجود ہے لیکن وہاں کوئی دربان نہیں ہے"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران نے گھڑی دیکھتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے انہیں نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور خود بھی دروازہ کھول کر کار سے نیچے اتر آیا۔

"جوزف تم یہیں کار میں ہی رہو گے۔ میں اور جوانا اندر جائیں گے"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"جوانا ایک دربان کو تم نے کور کرنا ہے اور ایک کو میں نے۔ لیکن ان کے حلق سے آواز نہیں نکلنی چاہئے اور ہم نے انہیں دھکیلتے ہوئے اندر اس طرح لے جانا ہے کہ سڑک پر سے گزرنے والوں کو کسی گڑبڑ کا احساس نہ ہو سکے"...... عمران نے سڑک کراس کرتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں دونوں کو ہی سنبھال لوں گا"...... جوانا نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے براؤن کی کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ دونوں دربان انہیں حیرت بھری نظروں سے اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے۔

"کیا بائرن ہوٹل کے مینجر جناب براؤن کی یہی رہائش گاہ ہے"...... عمران نے قریب جا کر ایک دربان سے کہا۔

"ہاں لیکن آپ کون ہیں"...... دربان نے جواب دیا لیکن

دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بڑھا اور اس نے دربان کی گردن پکڑی اور اسے دھکیلتا ہوا چھوٹے پھاٹک کو کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ دربان اس اچانک افتاد پر سنبھلتا عمران نے بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اسے ایک طرف اچھال دیا اور دربان چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران کے پیچھے ہی جوانا بھی اسی انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس نے البتہ دربان کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھایا ہوا تھا اور پھر اس نے بھی اسے گھما کر ایک طرف پھینک دیا اور پھر وہ چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ گردن میں آ جانے والے مخصوص بل کی وجہ سے ان کے سانس رک گئے تھے اور سانس رکنے کی وجہ سے وہ فوری طور پر ہلاک ہو گئے تھے۔

"چھوٹا پھاٹک اندر سے لاک کر دو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ وسیع و عریض کوٹھی کے برآمدے میں دو مسلح آدمی بھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے جیب سے ایک بوتل نکالی۔ اس کی ڈھکن کھولا اور پھر جھک کر اس نے بوتل کا دہانہ بے ہوش پڑے ہوئے ایک آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"اس کا اسلحہ اتار لو اور جب یہ ہوش میں آئے تو اسے گردن سے پکڑ کر ساتھ لے چلو تاکہ یہ براؤن کی نشاندہی کر سکے"...... عمران

نے جوانا سے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے جھک کر اس آدمی کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ایک طرف پھینک دی۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کو ہوش آیا تو جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ دور فرش پر جا گرا۔ جوانا کے زور دار تھپڑ سے اسے اچھال دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی وہ لاشعوری طور پر اٹھنے لگا تو جوانا نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ اس آدمی کا گال تھپڑ کھا کر پھٹ گیا تھا اور اس کے منہ اور ناک سے خون بہنے لگا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا اور جسم لرز رہا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی نال اس کے سینے پر رکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ج۔ جونی۔ جونی۔ مم۔ مم۔ مگر"...... جونی نے رک رک کر کہا۔ وہ ابھی تک ذہنی طور پر پوری طرح نہ سنبھل سکا تھا۔

"سنو جونی اگر تم مرنا نہیں چاہتے تو ہمیں ساتھ لے جا کر براؤن کی شناخت کرا دو ورنہ ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑ دی جائے گی اور اس کے بعد ہم تمہارے دوسرے ساتھی کو ہوش میں لے آ کر اس سے پوچھ لیں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ب۔ بب۔ باس اپنے بیڈ روم میں ہو گا۔ وہ۔ وہ اس کی گرل فرینڈ اس کے ساتھ ہے وہ ایکریمیا سے آئی ہے اس نئے باس آج

ہوٹل بھی نہیں گیا"...... جونی نے جواب دیا۔

"چلو ہمارے ساتھ اور دکھاؤ اس کا بیڈ روم اور اپنی جان بچا لو"...... عمران نے کہا تو جونی تیزی سے مڑا اور پھر اندرونی راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ جوانا اس کے ساتھ چل رہا تھا جبکہ عمران اس کے عقب میں تھا۔ اندر ایک راہداری مڑ کر وہ ایک اور راہداری میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک کمرے کا دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا۔

"یہ۔ یہ ہے باس کا بیڈ روم"...... جونی نے اس دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جوانا دروازہ کھولو"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا آگے بڑھا اور اس نے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔

"اندر دیکھو کون موجود ہے"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا کمرے میں داخل ہو گیا۔

"ماسٹر ایک ادھیڑ عمر آدمی اور ایک نوجوان لڑکی کرسیوں پر بے ہوشی کے عالم میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ شراب کے جام فرش پر گرے ہوئے ہیں"...... جوانا نے واپس آ کر کہا۔

"جونی اندر چل کر بتاؤ کہ کیا یہی براؤن ہے"...... عمران نے کہا تو جونی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"یہ۔ یہ ہے باس"...... جونی نے ادھیڑ عمر آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور ریوالور کا دستہ پوری قوت سے جونی کے سر پر پڑا اور جونی چیخ مار کر اچھل کر نیچے گرا

ہی تھا کہ جوانا کی لات حرکت میں آئی اور جونی ایک بار پھر چیختا ہوا
اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا اور ساکت ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر باہر لے جاؤ اور ختم کر دو۔ اس نے ہمیں دیکھ لیا
ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا آگے بڑھا اور اس نے فرش پر بے
ہوش پڑے ہوئے جونی کو اٹھایا اور کمرے سے باہر لے گیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔
عمران نے جوانا کے ساتھ مل کر براؤن کو اسی کرسی پر رسی سے جکڑ دیا
جس پر وہ بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ عمران نے ایک بار پھر
جیب سے بوتل نکالی اس کا ڈھکن ہٹایا اور اسے براؤن کی ناک سے لگا
دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے
جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد براؤن کے جسم میں حرکت کے
تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں
کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی
رہی پھر وہ پوری طرح ہوش میں آگیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے
بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ
سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو اور یہ میرے بیڈ روم میں۔ تم کیا مطلب"۔
براؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام براؤن ہے اور تم بائرن ہوٹل کے مینجر ہو"۔ عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں مگر تم۔ تم کون ہو۔ کیا ڈاکو ہو۔ مگر میرے محافظ
وہ۔ وہ کہاں ہیں"...... اس بار براؤن کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

"وہ سب ہلاک کر دیئے گئے ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں
جواب دیا تو براؤن کے چہرے پر پہلی بار قدرے خوف کے تاثرات
ابھر آئے۔ ویسے عمران نے دیکھ لیا تھا کہ براؤن اپنے چہرے کے لحاظ
سے فیلڈ کا آدمی نہ تھا۔

"دیکھو براؤن تمہارے ریڈ تھرٹین نے ہمیں بتایا ہے کہ ریڈ
سنڈیکیٹ کے چیف سے تمہارے ذریعے رابطے ہوتے ہیں۔ اگر تم بتا
دو کہ ریڈ سنڈیکیٹ کا چیف کون ہے اور کہاں رہتا ہے تو ہم تمہیں
زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں تمہارے جسم کا
ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے
میں کہا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ مگر میرا تو ریڈ سنڈیکیٹ سے کوئی تعلق نہیں
ہے۔ میں تو انتہائی اعلیٰ سوسائٹی کے ہوٹل کا مینجر ہوں اور ہوٹل کے
مالکان بھی لارڈز اور معاشرے کے معزز ترین لوگ ہیں"...... براؤن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں
جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بجلی کی سی
تیزی سے براؤن کی ایک آنکھ میں انگلی مار دی۔ کمرہ براؤن کے حلق

سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوانا نے بڑے اطمینان سے اپنی انگلی براؤن کے جسم پر موجود لباس سے صاف کی اور پھر مؤدبانہ انداز میں پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا جیسے اس نے کسی انسان کی آنکھ ضائع نہ کی ہو بلکہ کسی دیوار کے سوراخ میں انگلی مار دی ہو۔ چند لمحوں بعد براؤن کی چیخیں خود بخود رک گئیں اور اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ لیکن خیال رکھنا اس نے ابھی بہت کچھ بتانا ہے"...... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھا اور اس نے براؤن کا سر ایک ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے تھپڑ پر براؤن کو ہوش آ گیا اور وہ ایک بار پھر چیخنے لگا۔

"خاموش ہو جاؤ ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دی جائے گی"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو براؤن کے حلق سے نکلنے والی چیخیں اس طرح رک گئیں جیسے اس کے منہ میں سائیلنسر فٹ کر دیا گیا ہو البتہ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"اب بولو بتاتے ہو یا دوسری آنکھ بھی نکال دی جائے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم یقین کرو مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم"۔ براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔

"جوانا خنجر نکالو اور اس کے پہلے دونوں کان کاٹ دو پھر اس کی

ناک کاٹو اس کے بعد اس کے دونوں بازوؤں کی ہڈیاں توڑ دو اور پھر دونوں ٹانگوں کی۔ پھر میں دیکھوں گا کہ جب یہ سڑک پر بے حس و حرکت پڑا ہوا ہو گا تو ریڈ سنڈیکیٹ کا چیف اس کو کیا صلہ دیتا ہے۔ چلو شروع ہو جاؤ"...... عمران نے سرد اور سفاکانہ لہجے میں کہا تو جوانا نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر نکالا اور براؤن کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ یہ سب کچھ مت کرو۔ رک جاؤ"...... یکلخت براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کے قریب رک جاؤ جیسے ہی یہ بتانا بند کرے تم نے میرے حکم کی تعمیل شروع کر دینی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی پلا دو۔ پانی"...... براؤن نے کہا۔

"اس کا کان کاٹ دو"...... عمران نے کہا تو جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور براؤن کا ایک کان کٹ کر نیچے جا گرا اور براؤن کے حلق سے ایک بار پھر چیخیں نکلنے لگیں۔

"بولو ورنہ دوسرا کان بھی اڑا دوں گا۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ ریڈ سنڈیکیٹ کا چیف کسی کے سامنے نہیں آتا۔ میرا اس سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہوتا ہے۔ ٹرانسمیٹر پر۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ براؤن نے کہا۔

"ریڈ تھرٹین نے ڈائمنڈ پاؤڈر کا ڈبہ تمہیں بھجوایا تھا اور تم نے اسے ریڈ سنڈیکیٹ کے چیف کو بھجوایا۔ بولو کیا وہ ڈبہ بھی ٹرانسمیٹر پر بھجوایا تھا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ ڈبہ تو میں نے لارسٹن بینک کے خصوصی لاکر میں رکھوا دیا تھا اور پھر ٹرانسمیٹر پر اطلاع کر دی تھی اس کو ویسے ہی خبر ہو جاتی ہے"...... براؤن نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا فریکونسی ہے تمہارے چیف کی"...... عمران نے پوچھا تو براؤن نے فریکونسی بتا دی۔

"یہاں ٹرانسمیٹر ہو گا۔ کہاں ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے آفس میں۔ اس راہداری کے آخر میں دروازہ ہے"۔ براؤن نے جواب دیا۔

"جوانا جا کر ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"بات چیت میں کیا کوڈ دوہراتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نمبر ریڈ فور ہے۔ میں اپنا نمبر بتاتا ہوں"...... براؤن نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے آگے بڑھ کر فون اٹھا لیا۔

"اگر تم نے کوئی اشارہ کیا تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"۔ عمران نے فون سیٹ اس کے قریب رکھ کر اس میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور رسیور اٹھا کر اس نے براؤن کے اس کان سے لگا دیا جو

ابھی سلامت تھا۔

"ہیلو ہیلو ٹموتھی کالنگ باس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات ہے کیوں کال کی ہے جب کہ میں نے منع کیا تھا کہ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... براؤن نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس چیف ہیڈ کوارٹر سے سپیشل لیٹر آیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور ہٹا کر اس پر ہاتھ رکھ دیا۔

"اسے کہو کہ پڑھ کر بتائے"...... عمران نے کہا اور رسیور دوبارہ براؤن کے کان سے لگا دیا۔

"لیٹر پڑھ کر سناؤ ٹموتھی"...... براؤن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی اور پھر ٹموتھی نے لیٹر پڑھنا شروع کر دیا۔ جو کچھ وہ پڑھ رہا تھا اس کا مطلب تھا کہ چیف نے نیا سیٹ اپ کر دیا ہے۔ اب ریڈ فور سے ریڈ فورٹین تک تمام کو اوپن کر دیا گیا ہے اور اب وہ اپنے حلقے میں کام کریں گے اور ریڈ تھری کے ماتحت ہوں گے اور براہ راست ریڈ تھری سے سپیشل زیرو فریکونسی پر رابطہ کریں گے۔

"ٹھیک ہے رکھ دو اسے میں کل آؤں گا"...... عمران نے اس بار رسیور ہٹا کر خود ہی براؤن کے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ براؤن کے چہرے پر عمران کو اپنے لہجے میں بات کرتے دیکھ کر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ۔ یہ تم نے"...... براؤن نے بوکھلائے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سپیشل زیرو فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سوال کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔

"کیا تم مجھے واقعی زندہ چھوڑ دو گے"...... براؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اگر تم پوری طرح تعاون کرو تو واقعی زندہ چھوڑ دوں گا کیونکہ مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ مجھے ڈائمنڈ پاؤڈر والا ڈبہ چاہیے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو اب تمہیں کسی صورت نہیں مل سکتا کیونکہ واقعی کوئی نہیں جانتا کہ چیف کون ہے اور کہاں رہتا ہے اور وہ چیف کے پاس پہنچ چکا ہے"...... براؤن نے کہا۔

"تم جو کچھ میں پوچھتا ہوں وہ بتا دو باقی کام میں خود کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں جو کچھ جانتا ہوں تمہیں بتا دیتا ہوں"...... براؤن نے کہا تو عمران نے وعدہ کر لیا۔

"اب پوچھو کیا پوچھتے ہو"...... براؤن نے کہا۔

"سپیشل زیرو فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے کہا تو براؤن نے

فریکونسی بتا دی۔

"یہ ریڈ تھری کون ہے۔ اسے تو تم بہرحال جانتے ہی ہو گے"۔ عمران نے کہا۔

"ویسے تو میں نہیں جانتا کیونکہ ریڈ سنڈیکیٹ کے سیٹ اپ میں جو ریڈ کسی دوسرے کو جان لے اسے فوراً ہلاک کر دیا جاتا ہے لیکن ایک بار ایک اتفاق کی وجہ سے مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ریڈ تھری رابن اڈلر ہے۔ رابن اڈلر جو رائل ہوٹل کا مالک ہے۔ رابن اڈلر پہلے گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی کا چیف بھی رہا ہے۔ اس ایجنسی کا نام وائٹ کالر تھا۔ پھر اس نے وہ ایجنسی چھوڑ دی اور ہوٹل بزنس میں آگیا۔ ویسے وہ شراب کی سمگلنگ کا بھی بہت بڑا نام ہے اور پھر مجھے اتفاق سے معلوم ہو گیا کہ وہی ریڈ سنڈیکیٹ کا ریڈ تھری ہے"...... براؤن نے جواب دیا۔

"تم نے اسے دیکھا ہوا تو ہو گا۔ اس کا قدوقامت اور حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو براؤن نے حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ کون ہے لیکن اس لیبز کا کیا مطلب ہے جو تمہارے آدمی نے پڑھ کر سنایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ریڈ فور سے لے کر ریڈ فورٹین تک ریڈ سنڈیکیٹ کے ممبرز کو اوپن کر دیا گیا ہے۔ اب میں ریڈ فور نہیں رہا

بلکہ صرف براؤن ہوں۔ ریڈ فور کے تحت میرے پاس آئرلینڈ کا ایک
مخصوص علاقہ تھا جس میں موجود ریڈ سنڈیکیٹ کے تمام کلبوں،
ہوٹلوں اور جوئے خانوں کا انچارج میں تھا۔ گو میں اب بھی انچارج
ہوں لیکن ریڈ فور کی حیثیت سے نہیں بلکہ براؤن کے لحاظ سے اور
اب ہم بورڈ کی میٹنگ بھی اٹنڈ نہیں کر سکیں گے۔ اب ہم ریڈ تھری
کو رپورٹ دینے کے پابند ہیں جبکہ پہلے ہم براہ راست چیف کو بھی
رپورٹ دے دیا کرتے تھے"...... براؤن نے کہا۔

"اس نئے سیٹ اپ کی وجہ"...... عمران نے کہا۔

"کافی عرصے سے سنا جا رہا تھا کہ چیف بورڈ کے ممبرز کی تعداد کم
کرنے والے ہیں اس طرح ہمیں بورڈ کے ممبر کے طور پر جو سہولیات
حاصل تھیں وہ ختم ہو جائیں گی۔ میرا مطلب ہے سپیشل الاؤنس اور
سپیشل حصہ۔ لیکن اس کی جگہ ہمیں یہ سہولت ہو گی کہ ہم اپنے طور
پر ریڈ سنڈیکیٹ کے جو اخراجات چاہیں کر سکتے ہیں ورنہ پہلے ہمیں ان
اخراجات کا باقاعدہ حساب دینا پڑتا تھا"...... براؤن نے کہا اور عمران
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے جوانا کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لیا
اور اس پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی جو پہلے براؤن نے
بتائی تھی۔

"چیف کو کال کر کے اس لیٹر کے حوالے سے جو چاہے بات
کرو۔ میں صرف اتنا کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ
درست ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو براؤن نے اثبات میں سر

ہلا دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اسے براؤن کے منہ کے قریب
کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ریڈ فور کالنگ۔ اوور"...... براؤن نے کہا۔

"یس چیف ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کراؤ میں ریڈ فور بول رہا ہوں۔ اوور"۔ براؤن
نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس لیٹر نہیں پہنچا کہ اب تم ریڈ فور نہیں رہے
اور نہ ہی اب تم چیف ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کر سکتے ہو۔ اب تمہارا
رابطہ ریڈ تھری سے رہے گا۔ آئندہ کال مت کرنا۔ اوور اینڈ
آل"...... دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور
ایک بار پھر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"میں نے سپیشل زیرو فریکونسی ایڈجسٹ کر دی ہے اب تم ریڈ
تھری سے اس لیٹر کے حوالے سے بات کرو"...... عمران نے کہا اور
ٹرانسمیٹر براؤن کے منہ کے قریب کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ براؤن کالنگ۔ اوور"...... اس بار براؤن نے اپنا
اصل نام لیتے ہوئے کہا۔

"یس ریڈ تھری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک
بھاری سی آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر آواز سن کر بے اختیار

مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ وہ اڈلر کو اچھی طرح پہچان گیا تھا۔

"ابھی ابھی چیف ہیڈ کوارٹر سے لیٹر ملا ہے جس کے تحت ریڈ فور سے ریڈ فورتین تک کو اوپن کر دیا گیا ہے اور آپ سے رابطہ قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے چیف کو کال کیا لیکن وہاں سے کہا گیا ہے کہ آئندہ چیف ہیڈ کوارٹر سے رابطہ نہ کیا جائے اور آپ سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ اوور"...... براؤن نے کہا۔

"ہاں۔ یہ نیا سیٹ اپ ہے اور اب اسی سیٹ اپ کے تحت کام ہو گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے بس یہی کنفرم کرنا تھا۔ اوور"...... براؤن نے کہا۔

"سنو اب پورا سنڈیکیٹ براہ راست میری ماتحتی میں دے دیا گیا ہے اور میرے ذمے ایک سپیشل ٹارگٹ بھی لگایا گیا ہے۔ پاکیشیا کا ایک انتہائی خطرناک ایجنٹ جس کا نام علی عمران ہے اپنے ساتھیوں سمیت یہاں کام کر رہا ہے اس نے ریڈ تھرٹین اور ریڈ فورتین کو ہلاک کر دیا ہے اور مجھے فوری طور پر اسے ٹریس کر کے ہلاک کرنا ہے۔ میں نے سپیشل سیکشن کو اسے ٹریس کرنے کے آرڈر دے دیئے ہیں۔ ریڈ تھرٹین تمہارے بارے میں جانتا تھا اور ریڈ تھرٹین پر جس طرح تشدد کیا گیا ہے ہو سکتا ہے کہ اس نے تمہاری ٹپ دے دی ہو۔ میں نے تمہارے ہوٹل فون کیا تھا تو مجھے بتایا گیا تھا کہ تم آج اپنی رہائش گاہ پر ہو۔ میں وہاں فون کرنے والا تھا کہ تمہاری کال آ گئی۔ یہ آدمی میک اپ کا ماہر ہے البتہ میں تمہیں اس کا

قدوقامت بتا دیتا ہوں تم نے اسے اپنے حلقے میں تلاش کرنا ہے۔ اوور"...... ریڈ تھری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"میں آج بیمار ہوں سر اس لئے ہوٹل نہیں جا سکا۔ لیٹر بھی مجھے رہائش گاہ پر فون پر سنا دیا گیا ہے۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل ہو گی سر۔ اوور"...... براؤن نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"او کے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو تم ہو وہ علی عمران جسے ریڈ تھری تلاش کر رہا ہے"۔ براؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں تو مقامی ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ریڈ تھری نے قدوقامت کی جو تفصیل بتائی ہے اس لحاظ سے تم ہی ہو"...... براؤن نے کہا۔

"او کے میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم بچ جاؤ لیکن تم نے میری شناخت پر اصرار کر اپنی زندگی خود ہی ختم کر لی ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں تم نے وعدہ کیا ہے پلیز میں نے غلط کہا ہے تم وہ نہیں ہو"...... براؤن نے یکلخت بوکھلائے ہوئے انداز میں کہنا شروع کر دیا۔

"اسے گولی مار دو جوانا"...... عمران نے کہا تو جوانا نے بجلی کی

سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے دھماکے کے ساتھ ہی گولی براؤن کے سینے میں گھستی چلی گئی۔ براؤن کے حلق سے چیخ نکلی۔ اس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود بری طرح پھڑکنے لگا لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ ٹھیک دل میں اتر جانے والی گولی نے اسے زیادہ دیر تڑپنے کا بھی موقع نہ دیا تھا۔

"اس کی رسیاں کھول دو اور اس کی لاش کو اٹھا کر بیڈ پر ڈال دو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے ریوالور واپس جیب میں ڈالا اور دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر کی مدد سے اس نے رسیاں کاٹیں اور پھر خنجر کو واپس جیب میں رکھ کر اس نے براؤن کا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر اسے ساتھ ہی پڑے ہوئے بیڈ پر اچھال دیا۔

"اس عورت اور دوسرے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"انہیں ایسے ہی رہنے دو۔ تین چار گھنٹوں بعد انہیں خود بخود ہوش آ جائے گا"...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"واپس رہائش گاہ پر چلو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جو اب ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... باس نے کہا۔

"ابھی ابھی سپیشل سیکشن کے مارک نے اطلاع دی ہے کہ اس نے ٹارگٹ کا پتہ چلا لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"کس طرح۔ تفصیل بتاؤ"...... باس نے بے چین اور اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس مارک کے ذمے میں نے یہ ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ یہ معلوم

ہوے کہ آج دارالحکومت میں کون سی رہائش گاہیں کرائے پر حاصل
کی گئی ہیں اور ان کو مطلوبہ آدمی کا قدوقامت بتا کر معلوم کرے کہ
اس قدوقامت کے آدمی نے کون سی رہائش گاہ حاصل کی ہے۔ ابھی
مارک نے فون کیا ہے کہ ہارڈی سٹیٹ ڈیلرز نے اسے بتایا ہے کہ
بینک کالونی میں ایک کوٹھی برائٹ وائٹ کلب کی مالکہ سوسن کی
فوری ڈیمانڈ پر دی گئی ہے۔ سوسن کی ڈیمانڈ میں کار اور اسلحہ بھی
شامل تھا۔ اسلحہ کے بارے میں سن کر مارک کو شک پڑا تو اس نے
جا کر سوسن سے معلومات حاصل کیں۔ سوسن نے پہلے تو سرے سے
ہی انکار کر دیا لیکن جب مارک نے اس پر تشدد کیا تو اس نے بتایا کہ
اس نے یہ کوٹھی کسی پرنس آف ڈھمپ کے لئے حاصل کی ہے۔
پرنس آف ڈھمپ نے ایکریمیا کے کسی لارڈ کی ٹپ اسے دی تھی جس
پر مارک نے اس کوٹھی کی نگرانی شروع کر دی۔ سپیشل زیرو ٹیلی ویو
ڈکٹافون کی مدد سے اندر کی چیکنگ کی گئی تو معلوم ہوا کہ کوٹھی میں
چار افراد موجود ہیں جن میں سے ایک کا قدوقامت ٹارگٹ سے ملتا
ہے"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مارک نے درست آدمی کو چیک کیا ہے۔ علی عمران اپنے لئے
پرنس آف ڈھمپ کا کوڈ استعمال کرتا ہے۔ فوراً اس کوٹھی کو
میزائلوں سے اڑا دو۔ فوراً اور مجھے رپورٹ دو"...... باس نے تیز لہجے
میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور باس نے رسیور

رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر تقریباً
ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز
سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... باس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس"...... راجر نے جواب دیا۔

"اس کی لاشیں چیک کی ہیں"...... باس نے کہا۔

"باس میزائلوں کی وجہ سے لاشوں کے ٹکڑے اڑ گئے ہیں ویسے
جب کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کیا گیا تو وہ اندر ہی موجود تھے"۔ راجر
نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ پھر یہ لوگ یقیناً ہلاک ہو گئے ہیں"۔ باس
نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اب مزید کیا حکم ہے باس"...... راجر نے کہا۔

"اب جب ٹارگٹ ہٹ ہو چکا ہے تو پھر مزید کیا کرنا ہے۔ اٹ
از او کے"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا
اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے اس میں سے ایک جدید ساخت کا
ٹرانسمیٹر نکال کر اسے میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی
شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر

دیا۔

"ہیلو ہیلو ریڈ تھری کالنگ۔ اوور"...... باس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"چیف ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف ایکریمیا چلے گئے ہیں یا ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ اوور"۔ باس نے کہا۔

"موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میری ان سے بات کراؤ۔ اوور"...... باس نے کہا۔

"یس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد چیف کی کرخت اور سرد آواز سنائی دی۔

"میں نے اپنا ٹاسک مکمل کر لیا ہے چیف۔ پاکیشیائی ایجنٹ اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ٹکڑوں کی صورت میں پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہیں۔ اوور"...... باس نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے اپنے آدمی راجر سے ملنے والی تمام تفصیل دوہرا دی۔

"گڈ۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تمہیں اس کا صلہ دیا جائے گا۔ اوور"...... چیف نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"شکریہ چیف۔ آپ کی یہ حوصلہ افزائی میرے لئے بہت بڑا صلہ

ہے۔ ویسے چیف آپ نے تو ایکریمیا جانے کا پروگرام بنایا تھا کیا کوئی مسئلہ درپیش ہے۔ اوور"...... باس نے کہا۔

"ہاں اس لیبارٹری کے انچارج سے میری فون پر بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ان کے پاس ایسی جدید ترین اور انتہائی طاقتور ریز ہیں جن سے یہ ڈبہ کٹ سکتا ہے لیکن اس مشین کا آپریٹر ہسپتال میں ہے وہ بیمار ہے اور ڈاکٹرز کے بقول ایک ہفتے بعد وہ ڈیوٹی پر آ سکے گا اس لئے اب میں آئندہ ہفتے ایکریمیا جاؤں گا۔ اوور"۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... باس نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو باس بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بے شمار بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... باس نے بارعب لہجے میں کہا۔

"جینی"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس"...... باس نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے ساتھ ہی موجود دوسرے بٹن کو پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ میکانکی انداز میں خودبخود کھلتا چلا گیا اور ایک خوبصورت اور نوجوان مقامی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے شوخ رنگ کا سکرٹ پہنا ہوا تھا۔ ہاتھ میں چیتے کی کھال کا پرس تھا۔ اس کے بال بڑے

جدید اور خوبصورت انداز میں تراشے ہوئے تھے۔

" آؤ جینی بڑے دنوں بعد آئی ہو۔ میں نے سنا تھا کہ ایکریمیا گئی ہوئی ہو" ...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ کام تو بے حد طویل تھا لیکن تمہاری کشش نے زیادہ دیر نہیں رکنے دیا اور میں جلد از جلد کام چھوڑ کر واپس آ گئی ہوں اور یہاں آتے ہی میں نے عظیم خوشخبری سنی ہے" ...... جینی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پرس میز پر رکھ کر وہ بڑھی اور ایک طرف موجود الماری کھول کر اس نے اس میں موجود شراب کی دو مختلف برانڈ کی بوتلیں اٹھائیں اور انہیں میز پر رکھ کر اس نے الماری کے نچلے خانے میں موجود گلاس اٹھائے اور انہیں بھی میز پر رکھ دیا۔

" کیسی خوشخبری" ...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا اب ہر بات بھی جینی ہی بتائے گی۔ کیوں۔ سنو آج رات ہوٹل مالیرو میں تم میرے اعزاز میں ڈنر دو گے مجھے" ...... جینی نے دونوں بوتلوں کے ڈھکن ہٹاتے ہوئے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

" صرف ڈنر" ...... باس نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو جینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" ہاں صرف ڈنر" ...... جینی نے بھی شرارت بھرے لہجے میں کہا اور اس بار باس بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ جینی نے دونوں بوتلوں میں سے تھوڑی تھوڑی شراب علیحدہ علیحدہ دونوں گلاسوں میں ڈالی اور پھر ایک گلاس اٹھا کر اس نے باس کے سامنے رکھا اور دوسرا

اپنے سامنے رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف بیٹھ گئی۔

" ہاں اب مجھے تفصیل سے بتاؤ اڈلر کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا"۔ جینی نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

" کیا کچھ" ...... باس نے شراب کا گھونٹ لے کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

" یہی کہ تم آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ میں ریڈ سنڈیکیٹ کے براہ راست چیف بن گئے ہو اور اب پورا سنڈیکیٹ تمہاری ماتحتی میں آگیا ہے" ...... جینی نے کہا تو اڈلر نے چیف سے ہونے والی گفتگو کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" ویری گڈ۔ اب تو تم واقعی اس خطے کے سب سے بااثر اور سب سے دولت مند آدمی بن گئے ہو۔ کنگ آف آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ۔ ویری گڈ" ...... جینی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" اور تم ہرہائی نس کوئین" ...... اڈلر نے کہا تو جینی کا چہرے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

" ہاں مجھے واقعی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے۔ یہ میری زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری ہے اڈلر۔ اتنی بڑی خوشخبری کہ شاید اس سے بڑی خوشخبری ممکن ہی نہیں ہو سکتی" ...... جینی نے کہا۔

" اس سے بھی بڑی خوشخبری تو تم نے ابھی سنی ہی نہیں"۔ اڈلر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جینی بے اختیار اچھل پڑی۔

" اچھا۔ کیا اس سے بڑی خوش خبری بھی ممکن ہو سکتی ہے"۔

جینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرے ذمے ایک ٹاسک لگا دیا گیا تھا اور مجھے وارننگ دے دی گئی تھی کہ اگر میں نے یہ ٹاسک ایک ہفتے کے اندر مکمل نہ کیا تو مجھے ریڈ کال دے دی جائے گی"...... اڈلر نے کہا تو جینی کے چہرے پر حیرت اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب ریڈ کال۔ اوہ اوہ۔ وہ کون سا ٹاسک تھا اور کیا ہوا اس کا"...... جینی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ٹاسک میں نے چند گھنٹوں میں ہی مکمل کر لیا ہے اور ابھی تمہارے آنے سے پہلے میں ریڈ چیف سے بات کر رہا تھا۔ اس نے مجھے شاباش دی اور مزید صلہ دینے کے لئے کہا"...... اڈلر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ گڈ گاڈ۔ کیا ٹاسک ہے مجھے تو بتاؤ۔ تم نے ریڈ کال کی بات کر کے مجھے دہشت زدہ کر دیا تھا"...... جینی نے کہا۔

"پاکیشیا کا ایک انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ علی عمران تھا۔ وہ ریڈ سنڈیکیٹ کے پیچھے لگ گیا اور اس نے ریڈ تھرنین اور ریڈ فورنین دونوں کو یکے بعد دیگرے ہلاک کر دیا۔ یہ شخص اس قدر خطرناک تھا کہ بڑی بڑی تنظیمیں اس کا نام سن کر ہی دہشت زدہ ہو جاتی تھیں۔ ریڈ چیف نے اس کے خاتمے کا ٹاسک مجھے دیا۔ میں نے چند گھنٹوں میں اسے ٹریس کر کے اس کوٹھی کو ہی فوراً میزائلوں سے اڑا دیا جس میں وہ اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ اس طرح یہ

خطرناک ترین شخص اپنے انجام کو پہنچ گیا"...... اڈلر نے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ وہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے پھر وہ اتنی جلدی اور اتنی آسانی سے کیسے مارا گیا۔ کیا تم نے چیک کر لیا ہے"...... جینی نے کہا۔

"ایسے لوگ آسانی سے تو مارے جا سکتے ہیں پلاننگ سے نہیں مارے جا سکتے۔ ویسے میں نے تسلی کر لی ہے وہ واقعی مارا گیا ہے"...... اڈلر نے جواب دیا تو جینی نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"لیکن یہ سب کیسے ہوا مجھے تفصیل تو بتاؤ"...... جینی نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو اڈلر نے راجر کی بتائی ہوئی تفصیل ایک بار پھر دوہرا دی۔

"اوہ تھینک گاڈ۔ یہ تو واقعی پہلے سے بھی بڑی خوش خبری ہے"...... جینی نے کہا اور اڈلر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان اور کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنی نئی رہائش گاہ کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر آئرلینڈ کا نقشہ پھیلا ہوا تھا اور وہ ساتھ رکھے ہوئے کاغذ پر اس نقشے کو دیکھ دیکھ کر ہندسے سے لکھ رہا تھا۔ وہ اپنے کام میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"باس ہماری نگرانی ہو رہی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ دیکھیے ٹیلی ویو ڈکٹا فون بٹن"...... ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بٹن کو عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ باہر کتنے آدمی ہیں"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ابھی تو ایک ہی آدمی مارک ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اسے بے ہوش کر کے اندر لے آؤ۔ جلدی کرو اور جوزف اور

جوانا کو کہہ دو کہ وہ باہر جا کر مزید چیکنگ کریں اور وہیں رہیں"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے بٹن اٹھا کر اسے غور سے دیکھا۔ وہ واقعی انتہائی جدید ٹیلی ویو ڈکٹا فون تھا لیکن اب آف ہو چکا تھا۔ شاید ٹائیگر نے اسے آف کر دیا تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ نگرانی کرنے والے کون ہوں گے اور انہوں نے انہیں کیسے ٹریس کر لیا ہے کہ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اندر داخل ہوا تو اس کے کاندھے پر ایک بے ہوش مقامی آدمی لدا ہوا تھا۔

"اسے فرش پر لٹاؤ اور ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اس آدمی کو فرش پر لٹایا اور پھر جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر اس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر پنجے کو موڑ دیا اور اس آدمی کا جسم بے اختیار جھٹکے کھانے لگا اور اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ عمران نے پیر واپس موڑ دیا اور اس آدمی کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ اسی رفتار سے نارمل ہونے لگ گیا جس رفتار سے وہ مسخ ہوا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے پیر کو ذرا سا دوبارہ موڑتے ہوئے کہا۔

"مارک۔ میرا نام مارک ہے"...... اس آدمی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی پیر کو تھوڑا سا اور آگے کی طرف موڑ کر اس نے واپس کر لیا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ کے سپیشل سیکشن سے"...... مارک نے جواب دیا۔

"ہماری نگرانی کیوں کر رہے ہو اور کس کے حکم پر"۔ عمران نے پوچھا۔

"سپیشل سیکشن کے باس راجر کے حکم پر"...... مارک نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ کہ کس کی چیکنگ کر رہے تھے اور کیا رپورٹ دی ہے تم نے۔ تفصیل بتاؤ ورنہ یہ عذاب بڑھتا ہی چلا جائے گا"۔ عمران نے پیر کو اور زیادہ آگے کی طرف موڑتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ یہ پیر ہٹا لو۔ یہ المناک عذاب ہے۔ میری تو روح نکلی جا رہی ہے"...... مارک نے رک رک کر کہا تو عمران نے پیر پیچھے کر دیا۔

"سنو مارک اگر تم سچ سچ بتا دو گے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے ورنہ میرے پیر کا معمولی سا دباؤ تمہاری شہ رگ کچل دے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں۔ سب کچھ بتاتا ہوں مجھے یہ عذاب مت دو میری برداشت سے باہر ہے"...... مارک نے کہا۔

"بتاؤ"...... عمران نے پیر کو اور پیچھے کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"راجر نے سپیشل سیکشن کو حکم دیا ہے کہ ایک آدمی کو ٹریس کرنا ہے۔ اس نے اس آدمی کا قدوقامت بتایا اور ساتھ ہی بتایا کہ اس آدمی اور اس کے ساتھیوں نے آج ہی ایک کوٹھی چھوڑ کر کوئی نئی کوٹھی حاصل کی ہے اس لئے اس نے میری ڈیوٹی لگا دی کہ میں یہ معلوم کروں کہ آج دارالحکومت میں کون کون سی رہائش گاہیں کرائے پر حاصل کی گئیں ہیں اور ان سٹیٹ ڈیلرز کو اس آدمی کے قدوقامت کی تفصیل بتا کر معلوم کروں کہ کیا اس آدمی نے وہ جگہ کرائے پر لی ہے۔ میں نے چیکنگ شروع کر دی تو ہارڈی سٹیٹ ڈیلرز نے بتایا کہ بینک کالونی کی ایک کوٹھی برائٹ وائٹ کلب کی مالکہ سوسن نے حاصل کی ہے جس میں اس نے کار اور اسلحہ کی موجودگی کی ڈیمانڈ بھی کی ہے۔ اس بات پر میں چونکا اور پھر میں نے سوسن کو جا گھیرا۔ سوسن پر تشدد کر کے میں نے معلوم کر لیا کہ اس نے ایکریمیا کے کسی لارڈ کی ٹپ پر پرنس آف ڈھمپ نامی آدمی کے فون پر اسے کوٹھی کرائے پر لے کر دی ہے۔ چنانچہ میں اس کوٹھی پر پہنچا اور میں نے سپیشل ٹیلی ویو اندر فائر کر کے چیکنگ کی تو اس قدوقامت کا آدمی اندر موجود تھا۔ میں نے راجر کو ٹرانسمیٹر پر کال کر

کے تفصیل بتا دی اور ابھی میں نے ٹرانسمیٹر آف ہی کیا تھا کہ میرے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے"...... مارک نے رک رک کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"راجر کی طرف سے کال نہیں آئی ابھی"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ریڈ تھری سے بات کرے گا اور پھر اسے جو حکم دیا جائے گا وہ ویسے ہی کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ خود یہاں آئے یا مجھے کال کر کے حکم دے۔ یہ اس کی مرضی ہے"...... مارک نے جواب دیا۔

"ٹرانسمیٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کی جیب میں ہے باس"...... ساتھ کھڑے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"کیا فریکونسی ہے راجر کی"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے"...... مارک نے جواب دیا۔

"راجر کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے پوچھا تو مارک نے تفصیل بتا دی اور عمران نے پیر کو ایک زور دار جھٹکے سے آگے کی طرف موڑ دیا۔ مارک کے جسم کو زوردار جھٹکے لگے اور چند لمحوں بعد ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

"اس کا لباس اتارو ٹائیگر جلدی کرو۔ اس کا قد و قامت مجھ سے ملتا ہے اور میں اس کا میک اپ کر لوں۔ جلدی کرو"...... عمران نے پیر ہٹاتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے جھک کر مارک کی لاش اٹھا

کر ایک صوفے پر ڈالی اور پھر تیزی سے اس کا لباس اتارنا شروع کر دیا جبکہ عمران تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں میک اپ کا سامان موجود تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آیا تو وہ مارک کا میک اپ کر چکا تھا اور ٹائیگر نے اس کا لباس اتار لیا تھا۔

"اس کی جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر باہر رکھو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جلدی سے مارک کے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر باہر رکھا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو راجر کالنگ۔ اوور"...... بٹن دبتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"یس باس مارک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے مارک کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مارک وہ لوگ اندر ہی موجود ہیں یا نہیں۔ اوور"...... راجر نے پوچھا۔

"اندر ہی ہیں باس۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم خیال رکھنا میں وہیں آ رہا ہوں۔ ریڈ تھری نے اس کوٹھی کو فوری طور پر میزائلوں سے اڑانے کا آرڈر دیا ہے۔ اوور"...... راجر نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر لباس تبدیل کرنا شروع کر دیا۔

"جوزف اور جوانا کو بلاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے لباس تبدیل کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر تیزی سے باہر کی طرف دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا ٹائیگر کے ساتھ کمرے میں آگئے۔

"تم تینوں جلدی سے ضروری سامان سمیٹو اور کوٹھی سے باہر فرنٹ کی طرف سامنے زیر تعمیر کوٹھی کی دیوار کے پیچھے پہنچ جاؤ۔ جب تک میں اشارہ نہ کروں تب تک تم نے سامنے نہیں آنا"۔ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے سامنے ایک طرف بنے ہوئے چھوٹے سے پارک کی بنچ پر جا کر بیٹھ گیا۔ وہاں اور افراد بھی موجود تھے جبکہ اس نے جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو کوٹھی سے نکل کر زیر تعمیر عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا اور پھر تینوں اس کوٹھی کی دیوار کے عقب میں جا کر اس کی نظروں سے غائب ہوگئے۔ عمران نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے تو ایک جیب میں مشین پسٹل موجود تھا۔ عمران نے اسے باہر نکالنے کی بجائے اندر ہی رہنے دیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد اچانک ایک سرخ رنگ کی کار اس کے قریب آکر رکی اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کار پر ریڈ سنڈیکیٹ کا مخصوص نشان موجود تھا۔ کار رکتے ہی عمران نے دیکھا کہ پارک میں موجود

افراد انتہائی تیزی سے ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ اسی لمحے کار کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی باہر آ گیا اور عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی راجر ہے کیونکہ وہ مارک سے راجر کا حلیہ وغیرہ پہلے ہی پوچھ چکا تھا۔ عمران تیزی سے اس کے قریب گیا۔

"کیا پوزیشن ہے مارک"...... راجر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"وہ اندر ہی ہیں باس"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... راجر نے کہا اور پھر مڑ کر اس نے کار میں موجود افراد کو باہر آنے کے لئے کہا۔ کار میں سے تین افراد باہر نکلے۔ ان کے کاندھوں پر میزائل گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

"سائیڈ اور عقبی طرف سے میزائل فائر کرو اور پوری کوٹھی کی اینٹ سے اینٹ بجا دو"...... راجر نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو تینوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے سڑک کراس کر کے کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے جبکہ راجر وہیں کھڑا رہا۔ اب پارک میں اور ارد گرد ایک آدمی بھی نظر نہ آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی میزائلوں کے خوفناک دھماکوں سے پوری فضا گونج اٹھی۔ عمران کھڑا دیکھتا رہا۔ کوٹھی پر واقعی تینوں اطراف سے میزائلوں کی بارش کی جا رہی تھی اور چند لمحوں بعد ہی کوٹھی کی واقعی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور اس میں آگ بھڑک اٹھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ تینوں افراد دوڑتے ہوئے واپس آگئے۔ اسی لمحے عمران نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ راجر کی نظریں کوٹھی پر لگی ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے

عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی سڑک کراس کرتے ہوئے تینوں افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... راجر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور راجر چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور راجر کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر راجر کو اٹھایا اور کار کا عقبی دروازہ کھول کر اس میں ڈال دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر، جوزف اور جوانا دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

"ان تینوں کو اٹھا کر اس تباہ شدہ کوٹھی میں پھینک دو اور اس کے ساتھ ہی ان کی لاشوں پر میزائل فائر کر دینا"...... عمران نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ گو یہاں میزائل فائر ہوئے تھے اور شدید تباہی ہوئی تھی۔ لیکن نہ ہی پولیس آئی تھی اور نہ کوئی ٹریفک آ جا رہی تھی اور نہ ہی کوئی آدمی کسی کوٹھی سے باہر آیا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ سب دہشت ریڈ سنڈیکیٹ کی کار پر بنے ہوئے مخصوص نشان کی وجہ سے ہے۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے عمران کی ہدایت پر عمل کیا اور ایک بار پھر میزائل کے خوفناک دھماکوں سے فضا گونج اٹھی اور چند لمحوں بعد وہ تینوں دوڑتے ہوئے واپس آ گئے۔

"میں کار لے کر آ رہا ہوں تم سامان اٹھا کر باہر لے آؤ۔ ہم نے اب یہاں سے فوری نکلنا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ تینوں واپس اس زیر تعمیر کوٹھی کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کار کی چابی اگنیشن میں موجود تھی۔ عمران نے کار سٹارٹ کی اور پھر اسے لے کر وہ اس زیر تعمیر کوٹھی کے پاس پہنچ گیا۔ اسی لمحے جوزف، جوانا اور ٹائیگر سامان اٹھائے باہر آ گئے۔

"جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو سامان رکھ کر ٹائیگر عمران کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ بے ہوش راجر دونوں سیٹوں کی درمیانی جگہ پر پڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کالونی سے نکل کر مین روڈ پر آ گئے۔ عمران نے دیکھا کہ کالونی کی حدود کے پاس کئی کاریں رکی ہوئی تھیں جو عمران کی کار کے نکل جانے پر سٹارٹ ہو کر آگے بڑھیں۔ عمران تیزی سے کار بڑھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد اسے سڑک کے کنارے لاسٹن ولا کا بورڈ نظر آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی سائیڈ روڈ اندر جا رہی تھی۔ عمران نے کار اسی سائیڈ روڈ پر موڑ دی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے اور انتہائی شاندار انداز کے مکان کے سامنے پہنچ گئے۔ ولا کے سامنے ایک کار موجود تھی۔ جیسے ہی عمران نے کار وہاں جا کر روکی اچانک سامنے والا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان آدمی اور ایک نوجوان عورت دو بچوں سمیت باہر آ گئے۔ ان کے چہروں پر بے

پناہ خوف تھا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام لاسٹن ہے جناب۔ آپ حکم کریں جناب آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی جناب"...... اس آدمی نے جو ویسے خاصا خوش پوش اور امیر آدمی نظر آرہا تھا قریب آکر انتہائی کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم نے تمہارا اولا استعمال کرنا ہے"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سس۔ سر۔ سر۔ یہ آپ کا ہی ہے۔ ہماری جانیں بخش دیں۔ جج۔ جج۔ جناب"...... لاسٹن نے وحشت زدہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو ہم نے صرف دو تین روز کے لئے استعمال کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ۔ آپ بے شک جب تک چاہیں رہیں جناب۔ ہمیں بخش دیں ہم تو ویسے ہی دو ہفتوں کے لئے ایکریمیا جا رہے تھے۔ ہمارا سامان کار میں موجود ہے۔ ہم تو جا رہے تھے جناب"...... لاسٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم جا رہے ہو تو پھر تمہاری جانیں بچ گئیں۔ جاؤ دفع ہو جاؤ اور سنو تم جانتے ہو کہ اگر تم نے کوئی حماقت کرنے کی کوشش کی تو تمہارا کیا انجام ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"سس۔ سس۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے سر کہ آپ نے ہماری جانیں بخش دی ہیں سر۔ ہم تو کسی حماقت کا تصور ہی نہیں کر

سکتے سر"...... لاسٹن نے کہا۔

"ملازم کتنے ہیں اندر"...... عمران نے کہا۔

"ملازموں کو دو ہفتوں کی چھٹی دے دی ہے جناب۔ اندر کوئی نہیں ہے۔ ہم نے اسے لاک کر کے جانا تھا جناب"...... لاسٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔ ابھی اور اسی وقت"...... عمران نے چیخ کر کہا تو لاسٹن نے اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر وہ اپنی بیوی اور دو بچوں سمیت تیزی سے کار میں بیٹھے اور دوسرے لمحے کار انتہائی تیز رفتاری سے مڑی اور پھر آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کے لئے کہا تو ٹائیگر، جوزف اور جوانا باہر آگئے۔

"باس کس قدر دہشت پھیلا رکھی ہے اس ریڈ سنڈیکیٹ نے۔ مجھے تو حیرت ہو رہی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرے تو اپنے تصور میں بھی نہ تھا کہ ان لوگوں کا یہاں اس قدر ہولڈ ہے۔ بہرحال کار کو اندر گیراج میں پہنچا کر سامان لے آؤ اور جوانا تم اس راجر کو اٹھا کر اندر لے چلو"...... عمران نے کہا اور وہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ عمارت اندر سے بے حد شاندار تھی اور اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا راجر کو اٹھائے اندر داخل ہوا اور عمران کے اشارے پر اس نے اسے ایک

صوفے پر لٹا دیا۔

"رسی ڈھونڈھ کر لے آؤ اور اسے جکڑ دو۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی لگ رہا ہے۔ بس یہ اچانک افتاد پڑنے سے مار کھا گیا ہے"۔ عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔ اسی لمحے جوزف سامان اٹھائے اندر داخل ہوا۔ عمران نے جوانا کی مدد سے بے ہوش راجر کو ایک کرسی پر بٹھا کر رسی سے اچھی طرح جکڑ دیا۔

"اس کی تلاشی لو"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جوانا نے اس کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن اس کی جیب سے سوائے ایک مشین پسٹل کے اور کچھ نہ نکلا۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی اندر آ گیا۔

"جوانا تمہارے پاس خنجر موجود ہو گا وہ مجھے دے دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"تم دونوں باہر جا کر فرنٹ اور عقبی طرف سے خیال رکھو۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اچانک آ جائے"...... عمران نے ٹائیگر اور جوزف سے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے واپس مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ جوانا نے دونوں ہاتھوں سے راجر کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب راجر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند

لمحوں بعد راجر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ تھوڑی دیر تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے مارک۔ یہ تم نے کیا کیا ہے"...... راجر کے منہ سے انتہائی حیرت بھری آواز نکلی۔

"تمہارے مارک کی لاش تو اسی کوٹھی میں پڑی تھی جسے تم نے میزائلوں سے تباہ کرایا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو راجر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر تم کون ہو۔ تم تو مارک ہی ہو"...... راجر نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ راجر بس بدمعاش ہی ہے اس میں وہ سیکرٹ ایجنٹوں والی ذہانت کا فقدان ہے۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے جواب دیا تو راجر کا چہرہ تیزی سے بگڑتا چلا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر یہ سب کیسے ہو گیا۔ وہ۔ وہ"...... راجر کے منہ سے پورا فقرہ ہی نہ نکل رہا تھا۔

"ہم نے تمہارے مارک کو مارک کر لیا تھا پھر ہم نے اسے اغوا کر لیا اس کے بعد اس نے ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ میں نے مارک کا میک اپ کیا اور اس کا لباس پہن لیا۔ پھر تمہاری کال آ گئی جس پر تم نے بتایا کہ تم کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کرنے آ رہے ہو۔ چنانچہ مارک

کی لاش چھوڑ کر ہم باہر آگئے اس کے بعد کیا ہوا یہ تمہیں معلوم ہے اس لئے اب تمہاری حیرت ختم ہو جانی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... راجر نے اس بار ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ریڈ تھری کو تم فون پر رپورٹ دیتے ہو۔ کیا نمبر ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں کسی ریڈ تھری کو نہیں جانتا"...... اس بار راجر کا لہجہ سخت تھا۔

"او کے تمہاری مرضی۔ میرا تو خیال تھا کہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو گے اس لئے تم صورت حال کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو بچا لو گے لیکن تم تو صرف بدمعاش ہو۔ اب تمہارے ساتھ وہی سلوک ہو گا جو بدمعاشوں سے ہوتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ راجر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا دایاں نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا تھا۔ عمران نے دوسرا وار کیا اور اس بار بایاں نتھنا کٹ گیا۔ راجر مسلسل چیخ رہا تھا۔ عمران نے خنجر ایک طرف رکھا اور پھر مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا اور راجر کے حلق سے فلک شگاف چیخ نکلی اور اس کا جسم پسینے میں شرابور ہو گیا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

"اب دوسری ضرب تمہاری روح کو بھی کچل دے گی۔ بولو کس

نمبر پر کال کرتے ہو ریڈ تھری کو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ایک بار پھر مڑی ہوئی انگلی کا ہک رگ پر مار دیا اور اس بار راجر کی حالت واقعی انتہائی غیر ہو گئی۔ اس کا منہ کھلا لیکن تکلیف کی شدت سے اس کے منہ سے چیخ تک نہ نکل سکی تھی۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"رک۔ رک جاؤ۔ بب۔ بب بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ یہ۔ یہ ناقابل برداشت ہے رک جاؤ"...... یکلخت راجر نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اس کے منہ سے الفاظ اس طرح نکل رہے تھے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔

"نمبر بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو راجر نے نمبر بتا دیا۔

"جوانا فون لے آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ راجر لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ اس کا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا تھا۔ آنکھیں ابل کر خاصی حد تک باہر کو نکل آئی تھیں۔

"اگر جھوٹ بولا ہے تو تب بھی بتا دو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں نے سچ بولا ہے۔ سچ"...... راجر نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جوانا ایک کارڈلیس فون اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا کہتے ہو تم۔ ریڈ تھری کو باس یا چیف"...... عمران نے کہا۔

"باس"...... راجر نے کہا۔

"سوچ لو ابھی تم نے خود بات کرنی ہے۔ اگر تم نے کوئی اشارہ کیا تو تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے درست بتایا ہے"...... راجر نے کہا۔

"اس کے منہ میں رومال ڈال دو جوانا"...... عمران نے کہا تو جوانا نے جیب سے رومال نکالا اور پھر راجر کے جبڑے بھینچ کر اس نے اس کا منہ کھول دیا اور رومال اندر ڈال دیا۔ عمران نے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو راجر نے بتائے تھے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"راجر بول رہا ہوں باس"...... عمران نے راجر کی آواز اور لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے راجر کے چہرے پر تکلیف کے باوجود شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں پوچھا گیا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس"...... عمران نے گول مول سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ان کی لاشیں چیک کی ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"باس میزائلوں کی وجہ سے لاشوں کے ٹکڑے اڑ گئے ہیں ویسے جب کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کیا گیا تو وہ سب اندر ہی موجود تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ پھر یہ لوگ یقیناً ہلاک ہو گئے ہیں"۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں بے حد اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

"اب مزید کیا حکم ہے باس"...... عمران نے پوچھا۔

"اب جب ٹارگٹ ہٹ ہو چکا ہے تو پھر مزید کیا کرنا ہے۔ اٹ از او کے"...... دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر کے سائیڈ تپائی پر رکھ دیا۔

"اب اس کے منہ سے رومال نکالو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے راجر کے منہ سے رومال نکال لیا تو راجر نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"تم۔ تم کیا چیز ہو۔ تم نے تو بالکل میرے لہجے اور آواز میں بات کی ہے اس طرح کہ باس بھی نہیں پہچان سکا"...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو میں کہہ رہا تھا کہ تم خواہ مخواہ کا عذاب نہ جھیلو اور سب کچھ بتا دو لیکن تم نے دیکھ لیا کہ تمہارے انکار پر تمہارے ساتھ

کیا گیا ہے۔ اب بھی وقت ہے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ ریڈ چیف کہاں رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ مجھے۔ مجھے تو نہیں معلوم"...... راجر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم پھر عذاب جھیلنے کے لئے تیار ہو گئے ہو۔ او کے تمہاری مرضی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور انگلی موڑ کر ہاتھ اونچا کیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ رک جاؤ"...... یکلخت راجر نے چیختے ہوئے کہا۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ریڈ چیف کا ہیڈ کوارٹر پرم برج اسکوائر پر ہے۔ یہ ایک بہت بڑی بلڈنگ ہے جس پر ایک مشہور تجارتی کمپنی سواپ انٹرنیشنل کا بورڈ لگا ہوا ہے لیکن وہاں کمپنی کا صرف نام ہی ہے"...... راجر نے جواب دیا۔

"کیا تم اندر گئے ہو کبھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہاں سوائے بورڈ کے ڈائریکٹر کے اور کوئی نہیں جا سکتا"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہو گیا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے اتفاقاً اس کا علم ہوا تھا۔ میں نے وہاں سے اپنے ایک

دوست کو نکلتے ہوئے دیکھا تھا جس کے متعلق مجھے معلوم تھا کہ وہ ریڈ سنڈیکیٹ کے مین ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا ہے لیکن اس نے آج تک اس بارے میں نہ بتایا تھا کیونکہ اس معاملے میں باقاعدہ حلف لیا جاتا ہے اور اگر کوئی بتا دے تو اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ میں نے سپیشل سیکشن کے چیف کے لحاظ سے بے شمار افراد اس معاملے پر ہلاک کئے ہیں"...... راجر نے جواب دیا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ کی اتنی دہشت کیوں ہے کہ لوگ اس کا نشان دیکھتے ہی کانپنے لگ جاتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ کو حکم ہے کہ صرف گولی کی زبان استعمال کیا کرو اور ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہاں ہمارے خلاف کوئی انگلی تک کھڑی نہیں کر سکتا اور ہم جسے چاہیں بلادریغ ہلاک کر دیتے ہیں"۔ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا تم اس کا خیال رکھنا اگر یہ کوئی غلط حرکت کرے تو اس کی گردن توڑ دینا۔ میں کنفرم کر لوں کہ اس نے جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی درست بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسے کنفرم کرو گے۔ وہاں کام کرنے والا کوئی آدمی بھی اس بات کو کنفرم نہیں کرے گا"...... راجر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس کے باوجود میں کنفرم کر لوں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر وہ دوسرے کمرے میں آ گیا۔ اس

نے جوزف کو بلوا کر اپنا سامان منگوایا اور ایک بار پھر اس نے
تفصیلی نقشہ اور حساب کتاب والے کاغذات سامنے رکھ لئے۔ جب
کوٹھی پر حملہ ہوا تھا تو اس وقت بھی عمران فریکونسی کی مدد سے ریڈ
چیف کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلانے میں مصروف تھا۔ اب گو راجر نے
اسے ایک جگہ کی نشاندہی کر دی تھی لیکن وہ اسے فریکونسی کی
چیکنگ کی مدد سے کنفرم کر لینا چاہتا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے
مسلسل کام کے بعد اس نے جب نقشے پر سرخ پنسل سے گول دائرہ
لگایا تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ
دائرے والی جگہ پر واقعی نقشے میں پرم برج اسکوائر لکھا ہوا تھا۔ اس کا
مطلب ہے کہ راجر نے جو کچھ بتایا تھا وہ درست تھا۔ اس نے نقشہ
تہہ کر کے ایک طرف رکھا اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں
بند کر لیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پرم برج اسکوائر لامحالہ کافی بڑی
عمارت ہو گی اور راجر نے بھی یہی بتایا تھا کہ وہ بہت وسیع و عریض
عمارت ہے اور وہاں ریڈ چیف کے بارے میں کسی نے نہ کچھ بتانا
ہے اور نہ وہاں پہنچنے کے بعد اس کے پاس اتنا وقت رہ جانا ہے کہ وہ
لوگوں سے ریڈ چیف کے بارے میں پوچھتا رہے۔ اسے معلوم تھا کہ
اگر اس نے پہلے ہی ریڈ میں ریڈ چیف کو قابو میں کر لیا تو ڈائمنڈ پاؤڈر
بھی اسے مل جائے گا اور ریڈ سنڈیکیٹ بھی اس کے خلاف حرکت میں
نہ آئے گا کیونکہ راجر کی کال کے بعد لامحالہ ریڈ تھری مطمئن ہو گیا تھا
جبکہ اگر ریڈ چیف کے کانوں میں معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی تو پھر نہ

صرف وہ خود غائب ہو جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ پورا ریڈ سنڈیکیٹ
پاگل کتوں کی طرح ان کے خلاف حرکت میں آجائے۔ ایسی صورت
میں سوائے اس کے وہ ان تھرڈ کلاس بدمعاشوں سے لڑتا پھرے اس
کے پاس اور کوئی چارہ نہ رہے گا اور اسی چیز سے بچنے کے لئے وہ ریڈ
تھری کے افراد کے خلاف حرکت میں نہ آرہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ براہ
راست ریڈ چیف پر ہاتھ ڈال کر اپنا مشن مکمل کر لے اس لئے اب وہ
یہی سوچ رہا تھا کہ آخر وہ اسے وہاں کس طرح تلاش کرے لیکن
بظاہر کوئی تجویز اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ آخر سوچتے سوچتے اس
کے ذہن میں یہی آیا کہ وہ براہ راست ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنے کی
بجائے پہلے ریڈ تھری اڈلر کو پکڑے۔ ریڈ تھری لامحالہ ریڈ چیف کے
بارے میں اتنا جانتا ہو گا کہ اس سے اس کی شناخت میں مدد مل
سکے۔ چنانچہ وہ ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

ہوٹل مالیرو آئرلینڈ کا سب سے بڑا اور سب سے شاندار ہوٹل سمجھا جاتا تھا۔ ہوٹل مالیرو کے انتہائی وسیع و عریض اور انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ہال میں روشنیاں انتہائی مدھم رکھی جاتی تھیں اور پھر ایک طرف موجود آرکسٹرا مسلسل دھیمے دھیمے سروں میں موسیقی بجاتا رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہال میں انتہائی خوابناک اور رومانٹک ماحول طاری رہتا تھا۔ پھر چونکہ ہوٹل مالیرو میں بڑے بڑے روسا، لارڈ اور اعلیٰ آفیسران بھی آتے تھے اس لئے یہاں رکھ رکھاؤ کا بھی بہت خیال رکھا جاتا تھا۔ ہوٹل کے ہال کے ایک کونے میں اڈلر اور جینی بیٹھے ہوئے تھے۔ چونکہ ڈنر کا وقت ابھی کافی دیر بعد تھا اس لئے وہ ڈنر سے پہلے ہال میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ان دونوں کے سامنے اپنی اپنی پسندیدہ شراب کے جام موجود تھے۔ اڈلر اور جینی نے طویل عرصے سے شادی کر رکھی تھی لیکن شادی کے

باوجود وہ دونوں علیحدہ علیحدہ رہتے تھے۔ جینی بھی انتہائی قیمتی ہیروں کی سمگلنگ میں ملوث تھی اور اس نے اپنا ایک چھوٹا سا گروپ بنایا ہوا تھا جس کی وہ سربراہ تھی۔ اڈلر کی وجہ سے اسے اس سمگلنگ میں بے حد سہولیات ملی ہوئی تھیں۔ وہ اس سمگلنگ میں ریڈ سنڈیکیٹ کا ہی نام استعمال کرتی تھی یہی وجہ تھی کہ اسے کوئی نہ پوچھتا تھا جبکہ اس کی اس سمگلنگ سے ریڈ سنڈیکیٹ کا کوئی تعلق نہ تھا۔ جینی اب اڈلر کے پورے سنڈیکیٹ کے انچارج بن جانے پر اس لئے بھی بے حد خوش ہو رہی تھی کہ اب اسے مزید کھل کر کام کرنے کا موقع مل گیا تھا اور اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ اپنی سمگلنگ کے دائرہ کار کو پوری دنیا کے ممالک تک پھیلا دے گی۔ گو اڈلر اور جینی دونوں کے پاس بے پناہ دولت تھی لیکن اس کے باوجود مزید دولت حاصل کرنے کی ہوس ان کے اندر روز بروز بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اڈلر بظاہر رائل ہوٹل کا مالک تھا لیکن رائل ہوٹل ایک اوسط درجے کا ہی ہوٹل تھا۔ اڈلر نے کبھی اس پر اس انداز میں توجہ نہ دی تھی۔ وہ اپنا صرف نام ہی استعمال کرتا تھا۔

"تم اپنے رائل ہوٹل کو اس طرح بنا دو تو کتنا لطف آئے"۔ جینی نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو اڈلر بے اختیار مسکرا دیا۔

"پھر تو تمہارے قیمتی پتھر اس کی سجاوٹ میں خرچ ہو جائیں گے"۔ اڈلر نے کہا۔

"وہ کیوں۔ میرے پتھروں کے خرچ ہونے کا کیا تعلق۔ کیا

تمہارے پاس دولت کی کمی ہے"...... جینی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں تو یہ ساری دولت اس لئے اکٹھی کر رہا ہوں کہ جب تم کہو گی ہم ایک خوبصورت جزیرہ خرید کر وہاں شفٹ ہو جائیں گے اور دنیا کے تمام مسائل سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیں گے لیکن تم مانتی ہی نہیں"...... اڈلر نے کہا تو جینی بے اختیار ہنس پڑی۔

" بس یہیں آکر تمہاری اور میری سوچ میں فرق آجاتا ہے۔ میں دنیا کے ساتھ رہ کر لطف اٹھانا چاہتی ہوں جبکہ تم چاہتے ہو کہ دنیا سے ہٹ کر لطف اٹھایا جائے"...... جینی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اڈلر کوئی جواب دیتا ایک خوبصورت ویٹرس ان کے قریب آکر جھک گئی۔

" آپ کا فون ہے جناب۔ آپ یہیں سننا پسند فرمائیں گے یا فون روم میں"...... ویٹرس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میرا فون کون کال کر رہا ہے"...... اڈلر نے چونک کر پوچھا۔

" سپیشل سیکشن کے میکارتھی صاحب کا فون ہے"...... ویٹرس نے جواب دیا۔

"یہیں لا دو فون پیس"...... اڈلر نے کہا تو ویٹرس نے دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کارڈلیس فون پیس کے دو بٹن پریس کئے اور فون پیس اڈلر کے ہاتھ میں دے کر خاموشی سے واپس چلی گئی۔

" یس"...... اڈلر نے آہستہ سے کہا لیکن اس کا لہجہ بے حد تحکمانہ

تھا۔

" میکارتھی بول رہا ہوں باس۔ سیکنڈ چیف آف سپیشل سیکشن۔ چیف راجر اور اس کے ساتھ جانے والے تین افراد مع سپیشل کار سمیت مشن مکمل کرنے کے بعد غائب ہو گئے ہیں۔ ہم ان کا انتظار کرتے رہے لیکن جب وہ واپس نہ آئے تو ہم نے ان کی تلاش شروع کر دی تو انتہائی حیرت انگیز رپورٹ سامنے آئی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی سگنل کال کا جواب نہ دے رہا تھا۔ جدید سپیشل کار کو چیک کیا گیا تو جوابی سگنل کے مطابق کار ایک آف سائیڈ پر موجود عمارت لاسٹن ولا کے گیراج میں بند پائی گئی اور وہاں اس ولا میں باس راجر کی لاش بھی موجود ہے۔ ان کے دونوں نتھنے خنجر سے کاٹے گئے ہیں اور انہیں ماہرانہ انداز میں گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے جبکہ باقی تین آدمیوں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا البتہ ان کی میزائل گنیں کار میں موجود ہیں۔ میں نے آپ کو رپورٹ دینے کے لئے ہیڈ کوارٹر کال کیا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ یہاں موجود ہیں"...... میکارتھی نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ راجر نے مجھے جو رپورٹ دی تھی وہ غلط ہے۔ اب راجر کی لاش کہاں ہے"...... اڈلر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" وہیں لاسٹن ولا میں ہی موجود ہے۔ اب آپ جیسے حکم دیں"۔ میکارتھی نے کہا۔

"میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں تم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ جاؤ میں خود راجر کی لاش اور دیگر شواہد کو چیک کرنا چاہتا ہوں"۔ اڈلر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اڈلر نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا ہے"...... جینی نے پریشان ہو کر پوچھا کیونکہ بات چیت اس قدر آہستہ ہو رہی تھی کہ جینی اڈلر کی بات بھی مشکل سے سمجھ سکی تھی جبکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز تو اس تک پہنچ ہی نہ رہی تھی اور اڈلر نے اسے مختصر طور پر راجر کی موت کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ یہ تو بہت برا ہوا۔ لیکن یہاں آئرلینڈ میں ایسا کون ہو سکتا ہے کہ جو راجر پر اس طرح ہاتھ ڈالے"...... جینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی علی عمران۔ یہ نتھنے کاٹنے والی کارروائی وہی کرتا ہے۔ یہ اس کے تشدد کا مشہور انداز ہے"...... اڈلر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی"...... جینی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور اڈلر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے لاسٹن ولا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ لاسٹن ولا مشہور عمارت تھی اور نوجوان لارڈ لاسٹن کی رہائش گاہ تھی۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار لاسٹن ولا کے سامنے پہنچ گئی اور اڈلر اور جینی کار سے نیچے اترے تو ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے تھے جن کے سینوں پر ریڈ سنڈیکیٹ کے نشانات موجود تھے۔ ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ یہ میکارتھی تھا سپیشل سیکشن کا سیکنڈ چیف۔ چونکہ سپیشل سیکشن شروع سے ہی اڈلر کی ماتحتی میں تھا اس لئے اڈلر ان کے سامنے آتا تھا اور وہ بھی جانتے تھے کہ اڈلر ہی دراصل ریڈ تھری ہے۔ سپیشل سیکشن کے علاوہ اڈلر اور کسی کے سامنے نہ آتا تھا اس لئے سپیشل سیکشن سے ہٹ کر وہ ریڈ تھری تھا جبکہ سپیشل سیکشن کے لئے وہ اڈلر تھا۔

"کہاں ہے راجر کی لاش میکارتھی"...... اڈلر نے آنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ادھر باس"...... میکارتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر میکارتھی کی رہنمائی میں اڈلر اور جینی دونوں عمارت کے اندر داخل ہو گئے۔ ایک کمرے میں فرش پر راجر کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اسے بڑے ماہرانہ انداز میں گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا تھا جبکہ واقعی اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹے ہوئے تھے۔

"ہونہہ۔ یہ واقعی عمران کا کام ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ راجر انہیں ہلاک نہیں کر سکا بلکہ انہوں نے الٹا راجر کو پکڑ لیا تھا"۔ اڈلر نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

"لیکن باس باقی تین آدمی کہاں گئے"...... میکارتھی نے مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

" تباہ ہونے والی کوٹھی سے پولیس کو جلے ہوئے انسانی ٹکڑے ملے ہیں وہ عمران کے ساتھیوں کی بجائے راجر کے ساتھیوں کے ہوں گے۔ ویری بیڈ۔ انہوں نے لامحالہ راجر سے میرے متعلق معلوم کر لیا ہو گا اور راجر کی وجہ سے میں نے چیف کو بھی او کے رپورٹ دی تھی۔ اب تو ایک ہی صورت ہے کہ ہم انہیں خاموشی سے ٹریس کر کے ہلاک کر دیں ورنہ تو مجھے بھی اور پورے سپیشل سیکشن کو چیف کی طرف سے ریڈ کال دے دی جائے گی"...... اڈلر نے کہا تو جینی اور میکارتھی دونوں کے چہرے زرد پڑ گئے۔

" اب کیسے انہیں پکڑو گے۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... جینی نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" میکارتھی اب راجر کی بجائے تم سپیشل سیکشن کے چیف ہو۔ یہاں سے معلوم کرو کہ یہاں آنے والے لوگ کتنے تھے۔ ان کے حلیے لباسوں کی تفصیل معلوم کرو پھر یہ لوگ یہاں سے کسی کار وغیرہ میں ہی گئے ہوں گے اس بارے میں تفصیلات معلوم کرو"۔ اڈلر نے کہا۔

" میں نے راسکی کو جو سب سے پہلے یہاں پہنچا تھا یہ ہدایات یہاں پہنچنے سے پہلے دے دی تھیں باس۔ وہ اپنے تین ساتھیوں سمیت اس کام میں مصروف ہے"...... میکارتھی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے میں ایک نوجوان داخل ہوا اور

اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اڈلر اور جینی کو سلام کیا۔ یہ راسکی تھا۔

" کیا ہوا راسکی کچھ پتہ چلا ان لوگوں کے بارے میں"...... اڈلر نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس۔ سامنے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹا سا مکان ہے اس میں ایک بوڑھا رہتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ اپنے مکان کی چھت پر موجود تھا کہ اس نے ریڈ سیکشن کی کار کو ولا میں آتے دیکھا تو وہ بے حد حیران ہوا اور اس نے باقاعدہ دوربین سے چیکنگ شروع کر دی۔ میں اس بوڑھے کو ساتھ لے آیا ہوں۔ آپ چاہیں تو اس سے خود معلومات حاصل کر لیں اس نے ان لوگوں کو واپس جاتے تک دیکھ رکھا ہے"...... راسکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" بلاؤ اسے"...... اڈلر نے کہا تو راسکی تیزی سے مڑا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ دوبارہ اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک بوڑھا تھا جس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات نمایاں تھے اور اس کا جسم آہستہ آہستہ کانپ رہا تھا۔

" مم۔ مم۔ میں بوڑھا آدمی ہوں مجھے معاف کر دیں جناب"۔ بوڑھے نے انتہائی بے چارگی سے پر لہجے میں کہا۔

" ہم تمہیں معاف کر دیں گے لیکن تمہیں سب کچھ سچ بتانا ہو گا ورنہ تم جانتے ہو کہ ہم تمہیں تمہارے مکان سمیت جلا کر راکھ کر سکتے ہیں"...... اڈلر نے گونج دار لہجے میں کہا۔

"سچ۔ جناب جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ میں نے ان صاحب کو بتا دیا ہے۔ مزید آپ جو پوچھیں میں بتانے کے لئے تیار ہوں"۔ بوڑھے نے اور زیادہ کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شروع سے بتاؤ اور پوری تفصیل کے ساتھ کوئی بات رہ نہ جائے"...... اڈلر نے کہا۔

"جناب میں اپنے مکان کی چھت پر بیٹھا ادھر ادھر کے نظارے کرنے میں مصروف تھا چونکہ میں اکیلا آدمی ہوں اس لئے میں اکثر چھت پر بیٹھ کر دیکھتا رہتا ہوں۔ میں نے اچانک ریڈ سنڈیکیٹ کی کار لاسٹن ولا کی طرف آتے دیکھی تو میں چونک پڑا۔ میں نے دوربین آنکھوں سے لگائی تو کار آکر رکی اور کار میں سے ایک آدمی باہر آیا۔ اس کا تعلق بھی ریڈ سنڈیکیٹ سے ہی تھا کیونکہ اس کے لباس پر ریڈ سنڈیکیٹ کا مخصوص نشان موجود تھا۔ اس لمحے لارڈ لاسٹن اپنی بیوی اور بچوں سمیت باہر آیا۔ پھر وہ اس آدمی سے بات کرتا رہا۔ پھر وہ اپنی کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔ ان کے جانے کا انداز ایسے تھا جیسے وہ موت سے بچ کر جا رہے ہوں۔ جب تک یہ آدمی لارڈ لاسٹن سے بات کرتا رہا اس کے ساتھی جن میں سے ایک مقامی اور عام سے قدوقامت کا نوجوان تھا اور دو قوی ہیکل نیگرو تھے۔ کار میں بیٹھے رہے۔ پھر لارڈ لاسٹن کے جانے کے بعد یہ تینوں کار سے باہر آگئے۔ پھر ایک نیگرو مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ دوسرے نیگرو نے کار میں سے کسی بے ہوش شخص کو کاندھے پر لادا۔ اس کے بعد کار بھی اندر

گیراج میں لے جائی گئی اور باقی افراد بھی عمارت کے اندر چلے گئے۔ پھر تقریباً تین گھنٹوں بعد چاروں افراد جن میں سے دو نیگرو اور دو مقامی تھے لارڈ لاسٹن کی مخصوص جیپ میں بیٹھ کر واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد میں یہاں آیا اور میں نے اندر جھانکا تو یہاں لاش پڑی ہوئی تھی۔ میں خوف کے مارے واپس چلا گیا چونکہ مسئلہ ریڈ سنڈیکیٹ کا تھا اس لئے میں خاموش رہا اور میں نے پولیس کو اطلاع نہ کی۔ پھر یہ صاحب آئے چونکہ ان کے سینے پر ریڈ سنڈیکیٹ کا نشان تھا اس لئے ان کے پوچھنے پر میں نے انہیں سب کچھ سچ سچ بتا دیا۔ پھر یہ مجھے یہاں لے آئے ہیں"...... بوڑھے نے رک رک کر پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"جیپ کا نمبر اس کا ماڈل رنگ وغیرہ بتاؤ"...... اڈلر نے کہا تو بوڑھے نے ساری تفصیل بتا دی۔

"جب یہ لوگ واپس گئے تو کیا ان کے لباس اور چہرے بدلے ہوئے تھے یا وہی تھے پہلے والے"...... اڈلر نے پوچھا۔

"صرف ایک آدمی کا چہرہ مختلف تھا باقی کے ویسے ہی تھے لیکن ان کے لباس وہی تھے جناب"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"ان کے باری باری حلیے بتاؤ اور ان کے لباسوں کی تفصیل بتاؤ"...... اڈلر نے پوچھا تو بوڑھے نے واقعی اس قدر تفصیل سے جواب دیا جیسے وہ خاص طور پر حلیے اور لباس کے بارے میں ہی چیکنگ کرتا رہا ہو۔

"کیا تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہے"...... اڈلر نے پوچھا۔

"یس سر"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"او کے جاؤ تمہاری جان بخش دی گئی ہے۔ جاؤ"...... اڈلر نے کہا تو بوڑھے نے سلام کیا اور پھر مڑ کر اس قدر تیزی سے باہر کی طرف لپکا کہ جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔

"میکارتھی تم نے پوری تفصیل سن لی ہے ناں"...... اڈلر نے بوڑھے کے جانے کے بعد میکارتھی سے پوچھا۔

"یس سر"...... میکارتھی نے جواب دیا۔

"پورے آئرلینڈ میں اپنے آدمیوں کو پھیلا دو۔ وولف سیکشن کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لو۔ مجھے کل صبح ہونے سے پہلے ان چاروں افراد کی لاشیں چاہئیں۔ سمجھے لاشیں۔ جس پر بھی شک ہو بغیر کسی پوچھ گچھ کے ہلاک کر دو بعد میں انکوائری کرنا۔ مجھے بہرحال لاشیں چاہئیں ان کی۔ اور یہ بھی سن لو کہ اب میرا اور تمہارا رابطہ صبح ہو گا اس سے پہلے نہیں اور صبح کو اگر تم نے ناکامی کی رپورٹ دی تو پھر تمہیں بھی ریڈ کال دی جا سکتی ہے"...... اڈلر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں اب ہمارے پاس ان کے بارے میں پوری تفصیل آ گئی ہے۔ خاص طور پر ان دو نیگروز کے مخصوص قدوقامت ہیں جن سے یہ آسانی سے پہچانے جائیں گے۔ ہم انہیں چند گھنٹوں میں ہلاک کر دیں گے"...... میکارتھی نے کہا۔

"او کے"...... اڈلر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار لاسٹن ولا سے واپس جا رہی تھی۔

"تم نے میکارتھی کو صبح ملنے کی بات کیوں ہے۔ کیا تمہارے ذہن میں کوئی خاص پلاننگ ہے"...... سائیڈ پر بیٹھی ہوئی جینی نے کہا۔

"ہاں میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جب تک یہ لوگ ہلاک نہیں ہو جاتے میں کسی خفیہ جگہ پر چھپا رہوں گا"...... اڈلر نے کہا۔

"وہ کیوں۔ تمہیں کیا خطرہ ہے۔ تمہارے بارے میں تو وہ جانتے ہی نہیں ہوں گے"...... جینی نے چونک کر کہا۔

"میں سیکرٹ ایجنٹ رہا ہوں جینی اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ راجر کو وہاں سے اغوا کر کے یہاں لے آنا اور پھر اس پر مخصوص انداز میں تشدد کرنے کا مطلب یہی ہے کہ انہوں نے لامحالہ اس سے میرے بارے میں تفصیل معلوم کی ہو گی اور راجر بہرحال میرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اس لئے اب ان کا اگلا ٹارگٹ میں ہوں گا اور مجھ سے ریڈ چیف کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے تاکہ اس سے یہ ڈائمنڈ پاؤڈر حاصل کر سکیں کیونکہ ریڈ چیف کے بارے میں راجر کو علم ہی نہیں ہے"...... اڈلر نے جواب دیا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تو پھر ایسا کرو کہ تم رات میری رہائش گاہ پر گزارو میرے متعلق بہرحال راجر کو نہیں معلوم کہ میں

واپس آ گئی ہوں یا نہیں۔ باقی تمہارے ٹھکانوں کے بارے میں شاید انہوں نے راجر۔۔۔ معلومات حاصل کر لی ہوں"...... جینی نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات صحیح ہے۔ راجر سے میرا کوئی ٹھکانہ بھی چھپا ہوا نہیں ہے وہ میرا خاص الخاص آدمی تھا اور عمران بے حد ذہین اور شاطر ذہن کا مالک ہے۔ ٹھیک ہے میں تمہارے پاس ہی رہوں گا"۔ اڈلر نے کہا تو جینی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس کار کو کسی پبلک پارکنگ میں چھوڑ دو ہم بس کے ذریعے چلے جائیں گے ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس خصوصی کار کی وجہ سے بھی ہم ان کی نظروں میں آ جائیں"...... جینی نے کہا تو اڈلر بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا بات ہے تمہارا ذہن تو مجھ سے بھی تیز چلنے لگ گیا ہے"۔ اڈلر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جینی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہاری حفاظت کا مسئلہ جو ہے"...... جینی نے جواب دیا اور اڈلر بھی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر واقعی اڈلر نے کار پبلک پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں کار سے اتر کر بس ٹرمینل کی طرف بڑھ گئے۔ یہاں چونکہ بسوں پر سفر کا انتہائی شاندار انتظام تھا اس لئے وہ بڑے اطمینان سے بس میں بیٹھ کر مارٹن روڈ پر اتر گئے جہاں سے وہ پیدل ٹاؤن لگژری پلازہ کی طرف بڑھتے چلے گئے جس میں جینی کا انتہائی شاندار لگژری فلیٹ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں

فلیٹ پر پہنچ گئے اور جینی نے پرس سے ایک مخصوص انداز کی چابی نکالی اور اسے جیسے ہی دروازے کی ایک سائیڈ پر رکھا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"آؤ"...... جینی نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے اندر داخل ہو گئے لیکن جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے گلے کسی سخت شکنجے میں پھنس گئے ہوں اور پھر ان کے قدموں تلے سے زمین نکلتی چلی گئی۔ چیخنے کے لئے ان کے منہ کھلے ضرور لیکن گلے پر موجود شکنجے اس قدر سخت تھے کہ ان میں سے کسی ایک کی بھی آواز تک نہ نکل سکی اور ان کے ذہن پر تاریک پردہ پھیلتا چلا گیا۔

"اب ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا تو عمران کے ساتھ کھڑے ہوئے جوانا نے قدم آگے بڑھایا اور پھر کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں جکڑے ہوئے اڈلر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرنے لگے تو اس نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور جینی کے منہ پر ایک ہاتھ رکھ کر اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے اڈلر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسیوں سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اس کی آنکھوں میں جیسے ہی شعور کی چمک ابھری اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے آئے

"یہ۔ یہ تو جینی کا فلیٹ ہے۔ مگر۔ مگر تم کون ہو"...... اڈلر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں سامنے بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جینی نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے منہ سے پے در پے ہلکی ہلکی چیخیں نکلنے لگیں۔

"اگر اب یہ عورت چیخے تو اس کی گردن توڑ دینا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور جینی کی طرف بڑھا تو جینی نے بے اختیار اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے اب قسم کھا لی ہو کہ آئندہ زندگی بھر وہ منہ نہ کھولے گی لیکن اس کے چہرے پر حیرت اور خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم۔ تم کون ہو"...... اڈلر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے اڈلر کہ تم مجھے پہچان چکے ہو اس لئے پہلے فقرہ سے اس دوسرے فقرے میں پوچھنے کا انداز بدلا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں میں تو تمہیں نہیں پہچانتا"...... اڈلر نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ جوانا ہے۔ میرے باقی دو ساتھی دوسرے کمرے میں ہیں ان میں سے ایک کا نام جوزف اور دوسرے کا نام ٹائیگر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون عمران۔ کیا مطلب۔ کیا تم ایشیائی ہو"...... اڈلر نے کہا

تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اڈلر عرف ریڈ تھری صاحب اس اداکاری کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمہارا میرا کئی بار ٹکراؤ ہو چکا ہے اور میں بھی تمہیں اچھی طرح پہچانتا ہوں اور تم بھی مجھے اچھی طرح پہچانتے ہو۔ تم نے سپیشل سیکشن کے راجر کے ذریعے اس کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کرایا اور مطمئن ہو گئے کہ عمران اور اس کے ساتھی مارے گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اب تک راجر کی لاش تمہیں دستیاب ہو چکی ہو گی اور تمہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں زندہ ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارا سپیشل سیکشن اب پورے دارالحکومت میں ہمیں تلاش کرتا پھر رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو اڈلر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے مجھے اعتراف ہے کہ میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو پہچان لیا ہے لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے اور وہ بھی ہم سے پہلے۔ کیا تمہیں معلوم تھا کہ ہم یہاں آئیں گے"...... اڈلر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" راجر سے تمہارے بارے میں معلوم کرنے کے بعد میں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر راجر کے لہجے میں فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ تم اپنی بیوی جینی کے ہمراہ ہوٹل مالیرو میں ڈنر کرنے گئے ہو۔ وہاں میں نے فون کیا تو معلوم ہوا کہ تمہیں کوئی فون کال موصول ہوئی اور تم جینی کے ہمراہ ڈنر سے پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے ہو۔ کہاں گئے ہو

ظاہر ہے یہ بات ہم معلوم نہ کر سکتے تھے لیکن مجھے معلوم تھا کہ تم چاہے جہاں جاؤ تم نے رات گزارنے کے لئے بہرحال جینی کی رہائش گاہ پر ہی آنا ہے اور تمہارے ہیڈ کوارٹر سے جینی کی رہائش گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کر لینا میرے لئے کوئی مشکل کام نہ تھا۔ چنانچہ ہم یہاں آگئے۔ میں نے اپنے دو ساتھیوں کو نئے میک اپ میں باہر کھڑا کر دیا تاکہ تم اور جینی جب بھی آؤ وہ ہمیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں اور ہم تم دونوں کا شایان شان استقبال کر سکیں۔ چنانچہ جیسے ہی ہمیں اطلاع ملی ہم نے تمہارا استقبال کیا اور اس وقت تم اس حالت میں موجود ہو"...... عمران نے کہا۔

" لیکن میرا تو قطعاً کوئی ارادہ یہاں آنے کا نہ تھا۔ یہ تو میرا ارادہ اتفاقاً بن گیا تھا"...... اڈلر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اگر تم نہ آتے تو بہرحال جینی تو یہاں آتی پھر جینی کی مدد سے تمہیں آسانی سے ٹریس بھی کیا جا سکتا تھا یا یہاں بلوایا بھی جا سکتا تھا۔ اب یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ تم یہاں آگئے"...... عمران نے کہا۔

" تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... اڈلر نے کہا۔

" میں نے تمہارے ریڈ چیف سے ڈائمنڈ پاؤڈر کا ڈبہ واپس لینا ہے اور اس سلسلے میں تم سے کام لینا ہے۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کس انداز میں یہ کام کرتے ہو۔ تم سیکرٹ ایجنٹ رہے ہو اس لئے تمہیں اتنا تو بہرحال معلوم ہو گا کہ یہ ساؤنڈ پروف لگژری فلیٹ

ہے تمہاری بیوی بھی یہاں موجود ہے اور ہم بہرحال جو کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ معلوم کر ہی لیتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پاؤڈر تو ریڈ چیف کے پاس ہے اور نہ ہی اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی جانتا ہے اور نہ اس کے متعلق۔ یہ بات تو ریڈ سنڈیکیٹ کے کسی بڑے یا چھوٹے سے تم معلوم کر سکتے ہو"۔ اڈلر نے جواب دیا۔

"مجھے اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کرنا اور نہ اس کے فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکونسی کے بارے میں کچھ معلوم کرنا ہے۔ تم صرف مجھے اس کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دو اور بس اور میرا وعدہ ہے کہ نہ تمہیں انگلی لگائی جائے گی اور نہ تمہاری بیوی جینی کو۔ اور تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔ اس کے بعد تم سے جو ہمارے خلاف ہو سکتا ہو کر لینا ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ریڈ چیف تو کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا میرے سامنے بھی وہ جب بھی آیا ہے اس کے سر اور چہرے پر نقاب ہی ہوتا ہے"...... اڈلر نے کہا۔

"نقاب سے چہرہ چھپ جانے سے تم صرف حلیہ نہیں بتا سکو گے لیکن اس کا قدوقامت تو بہرحال بتا سکو گے"...... عمران نے کہا۔

"تم اس کا کیا کرو گے"...... اڈلر نے کہا۔

"میں یہ تفصیلات مردانہ مقابلہ حسن میں پیش کروں گا"۔

عمران نے کہا تو اڈلر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"دیکھو اڈلر تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم احمقانہ رویہ اختیار نہ کرو گے"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں اور یقین کرو کہ سچ بتاؤں گا"۔ اڈلر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریڈ چیف کا قدوقامت اور جسامت کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم نے سچ بولا ہے۔ اب تم یہ بتا دو اڈلر کہ ریڈ چیف نے یہ ڈبہ کھلوا لیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں وہ اس کے لئے ایکریمیا جا رہا تھا لیکن میری اس سے بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ جس لیبارٹری میں اس نے ڈبہ کھلوانا تھا اس کا آپریٹر بیمار ہے اس لئے ایک ہفتے بعد جائے گا"۔ اڈلر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی ڈائمنڈ پاؤڈر محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ تمہیں کسی صورت نہیں مل سکتا عمران۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم اسے بھول جاؤ اور خاموشی سے واپس چلے جاؤ ورنہ تم نہیں جانتے کہ تم اس وقت سلگتے ہوئے آتش فشاں کے دہانے پر بیٹھے ہوئے ہو۔ اس وقت پورے دارالحکومت میں تمہاری تلاش ہو رہی ہے۔ یہ تو تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم

یہاں بیٹھے ہوئے ہو ورنہ اب تک تمہاری لاش گٹر میں پہنچ چکی ہوتی"...... اڈلر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ سپیشل سیکشن اور وولف سیکشن دونوں تمہاری تلاش میں ہیں اور ان کے پاس تمہارے بارے میں پوری تفصیلات موجود ہیں"...... اڈلر نے عمران کو خوفزدہ ہوتے دیکھ کر فتح مندانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں انہیں تفصیلات مل ہی نہیں سکتیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے۔ تم نے لاسٹن ولا میں راجر کے ساتھ جو کارروائی کی ہے اسے وہاں کے ایک بوڑھے ہمسائے نے دیکھ لیا تھا۔ ہوٹل مالیرو میں مجھے اس بارے میں فون کال ملی تھی اور میں جینی کے ساتھ وہاں گیا تھا۔ تمہارے نیگرو ساتھیوں کے قدوقامت اور تمہارے قدوقامت سب اس بوڑھے نے بتا دیئے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ تمہارے حلیے اور تمہارے لباس اور تم جس جیپ میں وہاں سے نکلے ہو اس کی مکمل تفصیل سب انہیں معلوم ہے"...... اڈلر نے فتح مندانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن سپیشل سیکشن کا راجر تو ہلاک ہو گیا ہے اب کون یہ کام کر رہا ہے"...... عمران نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میکارتھی۔ وہ سیکنڈ چیف تھا لیکن اب میں نے اسے سپیشل سیکشن کا چیف بنا دیا ہے اور وہ بے حد ہوشیار آدمی ہے"...... اڈلر نے جواب دیا۔

"سپیشل سیکشن تمہارے انڈر کام کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... اڈلر نے جواب دیا۔

"او کے پھر میکارتھی کو ٹرانسمیٹر پر کال کرو اور اسے کہہ دو کہ وہ میری تلاش بند کر دے۔ میں خاموشی سے واپس چلا جاتا ہوں۔ میں نے محسوس کر لیا ہے کہ یہاں ریڈ سنڈیکیٹ بے حد طاقتور ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ تم واپس چلے جاؤ گے تو میں یہ کام کر دیتا ہوں"...... اڈلر نے کہا اور عمران نے فوراً ہی وعدہ کر لیا۔

"مجھے کھول دو میری جیب میں ٹرانسمیٹر موجود ہے میں ابھی کال کرتا ہوں"...... اڈلر نے کہا۔

"جوانا اس کی جیب میں سے ٹرانسمیٹر نکالو اور اس کی بات کرواؤ۔ سنو اڈلر جب تک میری پوری تسلی نہیں ہو جائے گی تمہیں اور جینی کو نہیں کھول سکتا"...... عمران نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر بندھے ہوئے اڈلر کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔چند لمحوں بعد اس نے اس کی جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر برآمد کر لیا اور ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ تو فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... اڈلر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کی بات کرواؤ اور سنو اڈلر اگر تم نے کسی قسم کا کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو اس کا نتیجہ تمہارے اور جینی دونوں کے حق میں غلط نکلے گا"...... عمران نے کہا۔

"جب تم نے جانے کا وعدہ کر لیا ہے تو پھر مجھے کسی اشارہ دینے کی کیا ضرورت ہے"...... اڈلر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے اشارے پر جوانا نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور اسے بندھے ہوئے اڈلر کے منہ سے لگا دیا۔

"ہیلو ہیلو ریڈ تھری کالنگ اوور"...... اڈلر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس میکارتھی اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سنو میرا اس پاکیشیائی علی عمران سے رابطہ ہو گیا ہے۔ عمران اب واپس جا رہا ہے اس لئے اب اس کے خلاف ہر قسم کا آپریشن فوری طور پر ختم کر دیا جائے۔ اپنے سیکشن کو بھی کہہ دو اور وولف سیکشن کو بھی۔ اوور"...... اڈلر نے کہا۔

"یس سر اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... اڈلر نے جواب دیا تو جوانا جو ساتھ ساتھ

بٹن آن آف کر رہا تھا ٹرانسمیٹر مکمل طور پر آف کر دیا۔

"اب وہ فون نمبر بتا دو جس پر تم چیف سے بات کرتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"تم کیا کرو گے اس کا"...... اڈلر نے چونک کر کہا۔

"میں نے کچھ نہیں کرنا میں نے تمہاری بات کرانی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی بات"...... اڈلر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہی بات جو تم نے میکارتھی سے کی ہے تاکہ معاملات مکمل طور پر فائنل ہو جائیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس وقت تو شاید ہی اس سے بات ہو سکے"...... اڈلر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم کوشش تو کر سکتے ہو۔ نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو اڈلر نے فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون سیٹ کو اٹھا کر اڈلر کی کرسی کے سامنے رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو اڈلر نے بتائے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا اور رسیور اڈلر کی کرسی کے ساتھ کھڑے ہوئے جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ایک مشینی سی آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ فون کالنگ کمپیوٹر سے ہے۔

"ریڈ تھری بول رہا ہوں۔ ریڈ ون سے بات کرائیں اٹ از ریڈ ایمرجنسی"...... اڈلر نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی مشینی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کمپیوٹر کی یہ خاموشی آواز کی چیکنگ کی وجہ سے تھی۔ جب اس نے آواز کو اوکے کر دیا تب اس نے ہولڈ آن کا کاشن دیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی اور عمران نے اس طرح اثبات میں سر ہلایا جیسے وہ کوئی خاص بات سمجھ گیا ہو۔

"ریڈ تھری بول رہا ہوں چیف"...... اڈلر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف علی عمران کے خاتمے کی پہلی رپورٹ غلط ثابت ہوئی ہے۔ سپیشل سیکشن کے چیف راجر نے غلط رپورٹ دی تھی اس لئے میں نے راجر کو ریڈ کال دے دی اور اس کی جگہ میکارتھی کو سپیشل سیکشن کا چیف بنا دیا اس کے بعد میں نے خود عمران کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ جب عمران کے گرد گھیرا تنگ ہو گیا تو عمران نے از خود مجھ سے رابطہ کر لیا۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ اگر اسے کچھ نہ کہا جائے تو وہ خاموشی سے واپس چلا جائے گا۔ اس نے بتایا ہے کہ جو کچھ ہوا ہے دراصل لارڈ کی غلط رپورٹ کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے

اسے جواب دینے سے پہلے آپ سے رابطہ کیا ہے اگر عمران کہہ رہا ہے تو ہمیں چاہئے کہ اس عفریت سے اپنا پیچھا چھڑا لیں بشرطیکہ آپ اجازت دیں تو۔ ورنہ پھر اس سے لڑائی جاری رہے گی"...... اڈلر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس نے کہاں سے رابطہ کیا ہے"...... ریڈ چیف نے پوچھا۔

"کسی خفیہ مقام سے"...... اڈلر نے جواب دیا۔

"کیا اس کے وعدے پر اعتبار کیا جا سکتا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف میں اس کی فطرت سمجھتا ہوں وہ اگر وعدہ کر لے تو اسے ہر صورت میں نبھاتا ہے"...... اڈلر نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے اگر وہ وعدہ کر لیتا ہے تو اسے واپس جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ میں خواہ مخواہ کی محاذ آرائی نہیں چاہتا لیکن اسے واضح طور پر بتا دو کہ اگر اس نے وعدہ خلافی کرنے کی کوشش کی تو پھر اسے پوری دنیا میں کہیں بھی پناہ نہ مل سکے گی"...... چیف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... اڈلر نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوانا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب تو مطمئن ہو تم۔ اب تو ہمیں کھول دو"...... اڈلر نے کہا۔

"سوری اڈلر میں تمہیں اور جینی کو فوری طور پر نہ کھول سکتا

ہوں اور نہ اس طرح بندھا چھوڑ کر جا سکتا ہوں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم دونوں کو بے ہوش کر کے کھولا جائے اور ہم واپس چلے جائیں۔ جب تمہیں ہوش آئے گا اس وقت تک ہم پاکیشیا روانہ ہو چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے"...... اڈلر نے کہا۔

"اعتماد ہے تو زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہماری رسیاں ڈھیلی کر دو"...... اڈلر نے کہا۔

"تم بے ہوش ہونے سے ڈرتے کیوں ہو۔ ہم لوگ تو بے ہوش ہونے کے عادی ہو چکے ہیں بلکہ اب تو اگر ہم پر بے ہوشی طاری نہ ہو تو ہمیں بالکل اس طرح بے چینی شروع ہو جاتی ہے جیسے نشے کے عادی آدمی کا نشہ ٹوٹنے سے جسم ٹوٹنے لگ جاتا ہے۔ جوانا ان دونوں کو بے ہوش کر کے ان کی رسیاں کھول دو"...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ دوسرے کمرے میں واقعی ٹائیگر اور جوزف موجود تھے۔ وہ عمران کو اندر آتا دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد جوانا بھی اس کمرے سے باہر آ گیا۔

"اب کیا پروگرام ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے اب اس ریڈ چیف سے ملاقات کرنی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا اس ریڈ چیف کی شناخت ہو گئی ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"ہاں اس کی آواز سن کر میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ آئرلینڈ میں ایک مشہور گنگسٹر ہوتا تھا سٹیوراٹ گرے۔ یہ شخص اس کا ساتھی تھا اس کا نام کے مارٹن تھا۔ یہ شخص سٹیوراٹ گرے کا دماغ سمجھا جاتا تھا۔ سٹیوراٹ گرے سے میری کئی بار ملاقات ہو چکی تھی اس سے بھی ہیلو ہیلو تھی لیکن اس سے کبھی تفصیلی ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ سٹیوراٹ گرے ایک مقابلے میں مارا گیا تو پھر یہ شخص بھی سکرین سے آف ہو گیا لیکن اس کی مخصوص آواز میرے ذہن میں موجود تھی۔ چنانچہ اب جب میں نے اس کی آواز سنی تو میری یادداشت عود کر آئی۔ اب میں اسے آسانی سے کور کر لوں گا"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ چلیں"...... عمران نے بیرونی دروازے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا لیکن ابھی اس نے ایک قدم ہی بڑھایا تھا کہ اچانک اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگا۔

"بب۔ بب۔ باس"...... ٹائیگر کی آواز اس کے کانوں میں پڑی اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن پر تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔

اڈلر کی آنکھیں کھلیں تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔

"ابھی آپ بیٹھے رہیں باس"...... اس کے کانوں میں میکارتھی کی آواز پڑی تو اس نے بے اختیار چونک کر دیکھا۔ میکارتھی اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"تم۔ تم۔ لیکن یہ جینی کا فلیٹ تو نہیں ہے"...... اڈلر نے بے اختیار اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں وہ لمحہ گھوم گیا تھا جب عمران کے باہر جاتے ہی اس قوی ہیکل نیگرو نے اچانک اس کی کنپٹی پر ضرب لگا دی تھی اور یہ ضرب اس قدر شدید تھی کہ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا ذہن ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ہو اور اس کے بعد اب اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔

"آپ ہیڈ کوارٹر میں ہیں باس۔ آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا اس لئے

مجھے ڈاکٹر کو بلانا پڑا تھا"...... میکارتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ جینی کہاں ہے اور وہ عمران اور اس کے ساتھی"۔ اڈلر نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مادام جینی کو ہوش آگیا ہے باس۔ البتہ مادام جینی کے فلیٹ پر جو چار افراد موجود تھے جن میں سے دو قوی ہیکل نیگرو تھے وہ چاروں ابھی بے ہوش ہیں۔ میں نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے تھے تاکہ آپ کے ہوش میں آنے کے بعد آپ سے ان کے متعلق مزید ہدایات لی جا سکیں"...... میکارتھی نے کہا۔

"کیا تم میرا اشارہ سمجھ گئے تھے"...... اڈلر نے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ نے اپنی کال میں رابطے کا لفظ خاص لہجے میں استعمال کیا تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ یہ اشارہ اور رابطے کا کوڈ ہے۔ چنانچہ میں نے ٹرانسمیٹر کال کا سراغ لگا لیا۔ وہ مادام جینی کے فلیٹ سے کیا جا رہا تھا فون استعمال نہ ہونے کی وجہ سے میں سمجھ گیا کہ آپ مشکل میں ہیں اس لئے میں نے مادام جینی کے فلیٹ میں ریشلم ہنڈرڈون گیس فائر کر دی جس کے اثرات انتہائی تیز ہوتے ہیں اس کے بعد جب ہم دروازہ ماسٹر کی سے کھول کر اندر داخل ہوئے تو ایک کمرے میں یہ چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ دوسرے کمرے میں آپ اور مادام جینی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں آپ سمیت سب کو وہاں سے اٹھوا کر ہیڈ کوارٹر لے آیا۔ آپ اور مادام

جینی کو انٹی گیس سنگھائی گئی لیکن آپ دونوں ہوش میں نہ آئے تو مجبوراً مجھے ڈاکٹر کو بلانا پڑا۔ مادام تو جلدی ہوش میں آگئیں لیکن آپ کو ایک گھنٹے بعد ہوش آیا ہے"...... میکارتھی نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تم نے اتنا بڑا کارنامہ انجام دیا ہے کہ تمہیں تمہارے تصور سے بھی بڑا انعام ملے گا چونکہ تم نے میرے اشارے کا کوئی جواب نہ دیا تھا اس لئے میں مایوس ہو گیا تھا کہ تم میرا اشارہ نہیں سمجھ سکے"...... اڈلر نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"پہلے واقعی میں نہ سمجھ سکا تھا باس۔ لیکن پھر اچانک میرے ذہن میں خیال آیا اور پھر میں سمجھ گیا۔ اس کے بعد میں نے کارروائی کر دی"...... میکارتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک اور کمرے میں داخل ہوئے تو جینی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے جب اڈلر کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ گاڈ تمہیں ہوش آگیا۔ میں تو انتہائی پریشان ہو رہی تھی کیونکہ ڈاکٹر کو خدشہ تھا کہ کہیں تمہارے ذہن کو نقصان نہ پہنچ گیا ہو"...... جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نیگرو نے ضرب ہی اس قدر طاقتور لگائی تھی کہ مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ میرا سر ہی کیوں نہ پھٹ گیا۔ بہرحال اب انہیں اس کا پورا پورا حساب دینا پڑے گا"...... اڈلر نے کہا۔

"تو کیا تم اب انہیں ہلاک کر دو گے"...... جینی نے چونک کر

سے فوری بات کرنی تھی"...... مائیگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جینی ایک ایمرجنسی کے سلسلہ میں گریٹ لینڈ چلی گئی تھی اس کی کال مجھے وہاں سے آئی تھی اب وہ واپس آرہی ہے۔ دو گھنٹوں کے اندر وہ واپس پہنچ جائے گی میں اسے کہہ دوں گا کہ وہ تمہیں کال کر لے گی"...... اڈلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے سر۔ آپ نے میری پریشانی دور کر دی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میں مادام کے اس طرح غائب ہونے پر بے حد پریشان ہو گیا تھا کیونکہ مادام کبھی بغیر اطلاع کے کہیں نہیں جاتیں"...... مائیگ کی مطمئن آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... اڈلر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آئرلینڈ کے دارالحکومت کی سڑکوں پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹ خالی تھی۔ کیونکہ عمران جوزف اور جوانا کو رہائش گاہ پر ہی چھوڑ آیا تھا۔

" باس کیا یہ ضروری تھا کہ ہم گریٹ لینڈ سے باقاعدہ پاکیشیا کے لئے فلائی کرتے اور پھر پہلے سٹاپ پر ڈراپ ہو کر واپس یہاں آئرلینڈ آتے۔ ہم گریٹ لینڈ سے بھی تو یہاں واپس آ سکتے تھے"...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

" تم میں ابھی تک عورتوں کو پہچاننے کی صلاحیت پیدا نہیں ہوئی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

" عورتوں کو پہچاننے کا کیا مطلب باس"...... ٹائیگر نے حیران

ہو کر کہا۔

" اڈلر کی بیوی جینی ایئرپورٹ پر موجود تھی اور جب ہم گریٹ لینڈ پہنچے تو وہ ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکی تھی اور جب ہم نے پاکیشیا کے لئے ٹکٹیں او کے کرائیں وہ ہمارے قریب موجود تھی اور مجھے یقین ہے کہ جب تک ہمارا جہاز وہاں سے روانہ نہ ہو گیا ہو گا وہ وہیں رہی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" اوہ مجھے تو واقعی وہ نظر نہیں آئی۔ میں اپنے طور پر نگرانی چیک کرتا رہا ہوں اور میرا خیال تھا کہ نگرانی نہیں ہو رہی"...... ٹائیگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" جینی بے حد ذہین عورت ہے۔ اس نے صرف میک اپ پر ہی اکتفا نہیں کیا تھا بلکہ اپنے جسم کی مخصوص پیڈنگ بھی کی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ خاصی فربہ نظر آ رہی تھی اور اس نے عورتوں کی نفسیات کے خلاف ادھیڑ عمر عورت کا میک کیا ہوا تھا اس لئے وہ یکسر بدلی ہوئی تھی۔ میں بھی شاید اسے نہ پہچانتا لیکن اس نے جب کیفے میں ہمارے قریب بیٹھ کر ویٹرس کو آرڈر دیا تو اس کی آواز سن کر میں چونک پڑا۔ وہ اپنی آواز نہ بدل سکتی تھی یا شاید اسے اس کا خیال نہ رہا۔ آواز پہچاننے کے بعد جب میں نے اس کا جائزہ لیا تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ جینی ہے اور پھر میں نے اسے جب گریٹ لینڈ ایئرپورٹ پر بھی دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ صرف وہی ہماری نگرانی کر رہی ہے اور اڈلر اور اس کے ذریعے اس کے چیف تک میں یہ اطلاع

بہرحال پہنچانا چاہتا تھا کہ ہم واقعی واپس چلے گئے ہیں تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائیں"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے باس میرا خیال ہے کہ اس سنڈیکیٹ کا خاتمہ بے حد ضروری ہے ان لوگوں نے یہاں ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ بعد کی بات ہے پہلے ہم نے وہ ڈائمنڈ پاوڈر حاصل کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ اس رہائشی کالونی میں انتہائی وسیع و عریض جدید ٹائپ کی کوٹھیاں تھیں۔ کوٹھیوں کی تعداد بے حد کم تھی لیکن ان کا رقبہ بے حد وسیع و عریض تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کالونی میں کوٹھیوں کی بجائے محل بنائے گئے ہوں۔

"سکسٹی سیون اے بلاک"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے اپنے مطلوبہ نمبر کی کوٹھی چیک کر لی۔ یہ کوٹھی بھی پورا محل تھا۔ ستون پر لارڈ مارگن کی بڑی سی اور انتہائی جدید انداز کی نیم پلیٹ موجود تھی اور عمران لارڈ مارگن کے الفاظ پڑھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"کار اس کے گیٹ کے سامنے روک دو"..... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کو کوٹھی کے گیٹ کی طرف موڑ دیا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں اس وقت ایکریمین

یک اپ میں تھے۔

"اب تم عقبی سیٹ پر چلے جاؤ۔ اب تم ایکریمیا کے مشہور لارڈ الٹر ہو اور میں تمہارا سیکرٹری گیری"...... عمران نے کار کا دروازہ ھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے کار سے ترا اور عقبی دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر اکڑ کر بیٹھ گیا۔ عمران نے گے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کیا۔

"یس کون ہے"...... ڈور فون سے ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں لارڈ والٹر کا سیکرٹری ہوں گیری۔ لارڈ صاحب لارڈ مارگن سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں اور اس وقت گیٹ پر موجود ہیں"...... عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"او کے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک باوردی مسلح آدمی باہر آ گیا۔ اس نے ایک نظر کار پر اور اس کے اندر بیٹھے ہوئے ٹائیگر پر ڈالی۔

"کیا لارڈ صاحب کی ملاقات طے ہے جناب"...... اس آدمی نے کہا۔

"طے تو نہیں ہے۔ لارڈ صاحب یہاں سے گزر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے لارڈ مارگن صاحب سے ملاقات کا ارادہ ظاہر کر دیا اور میں کار یہاں لے آیا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارے لارڈ صاحب تو بغیر ملاقات طے کئے کسی صورت

بھی کسی سے ملاقات نہیں کرتے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو"۔
اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ان تک لارڈ صاحب کا نام پہنچا دو۔ اس کے بعد جو جواب وہ دیں تم مجھے بتا دینا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ گیٹ کے ساتھ ہی باقاعدہ گارڈ روم بنا ہوا تھا۔ عمران وہیں باہر ہی کھڑا رہا۔

"جناب لارڈ صاحب کے سیکرٹری سے آپ خود بات کر لیں۔ آ جائیں اندر"...... چند لمحوں بعد اس باوردی محافظ نے واپس آکر کہا تو عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے اندر داخل ہوا اور گارڈ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گارڈ روم میں انٹرکام موجود تھا جس کا رسیور ایک طرف رکھا ہوا تھا۔ گارڈ نے رسیور اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو میں سیکرٹری گیری ٹو لارڈ والٹر آف ایکریمیا بول رہا ہوں"۔
عمران نے کہا۔

"میں لارڈ مارگن کا سیکرٹری بول رہا ہوں۔ لارڈ والٹر صاحب کس سلسلے میں لارڈ صاحب سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"صرف ہیلو ہیلو۔ لارڈ صاحب صرف لارڈز سے ہی ہیلو ہیلو کرنے کے قائل ہیں اور یقیناً وہ لارڈ مارگن کو ایکریمیا میں اپنی ریاست والٹر سیناجو کیلیے فورنیا میں ہے آنے کی دعوت بھی دیں گے"۔ عمران نے

کہا۔

"او کے گارڈ کو رسیور دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور گارڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر"...... گارڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب کو سپیشل گیسٹ ہال میں پہنچا دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ آواز قریب کھڑے عمران کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی۔

"یس سر"...... گارڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ عمران کی طرف مڑا۔

"میں پھاٹک کھولتا ہوں جناب۔ آپ کار اندر لے آئیں اور دائیں طرف موڑ کر لے جائیں۔ دائیں طرف ایک علیحدہ عمارت بنی ہوئی ہے جس پر باقاعدہ گنبد بنا ہوا ہے یہ سپیشل گیسٹ ہاؤس ہے۔ وہاں آدمی موجود ہو گا جو آپ کی ہال تک رہنمائی کرے گا"...... گارڈ نے کہا اور عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا گارڈ روم سے نکلا اور پھر چھوٹا پھاٹک کراس کر کے وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کوٹھی کا جہازی سائز کا پھاٹک کھلا اور عمران کار سٹارٹ کر کے اندر لے گیا۔ اندر لے جا کر اس نے کار کو دائیں ہاتھ پر موڑ دیا اور تھوڑی دیر بعد کار ایک علیحدہ بنی ہوئی انتہائی خوبصورت عمارت کے برآمدے کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس عمارت پر واقعی بڑا سا گنبد بنا ہوا تھا۔ عمران نے کار روکی اور نیچے اتر کر اس نے جلدی سے عقبی

دروازہ کھول دیا۔

" تشریف لائیے لارڈ صاحب"...... عمران نے اندر اکڑے ہوئے بیٹھے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اتنی دیر تک ہمیں پھاٹک کے باہر کیوں روکا گیا تھا سیکرٹری"۔ ٹائیگر نے نیچے اترتے ہوئے بڑے غصیلے اور بارعب لہجے میں کہا۔

" آپ کی شکل ہی ایسی ہے کہ کسی شریف آدمی کے گھر میں آپ کا داخلہ ہی ممکن نہیں ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا۔

" جناب آپ کی لارڈ صاحب سے ملاقات طے نہ تھی اس لئے اتنی دیر لگ گئی ہے"...... ایک طرف سے ایک باوردی آدمی کو قریب آتے دیکھ کر عمران نے فوراً ہی سر جھکا کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تشریف لائیے لارڈ صاحب میں آپ کو لارڈ مارگن کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں"...... آنے والے نے قریب آکر سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے آگے قدم بڑھا دیئے۔ وہ واقعی لارڈوں کے انداز میں چل رہا تھا۔ عمران اس کے پیچھے بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ پھر انہیں ایک انتہائی وسیع اور انتہائی قیمتی اور عالیشان فرنیچر سے سجے ہوئے ڈرائنگ روم نما ہال میں لے آیا گیا۔

" آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے جناب"...... استقبال کرنے والے نے ٹائیگر کے صوفے پر بیٹھتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" جب لارڈ صاحب آجائیں گے اس وقت بتائیں گے ابھی آپ

جائیں ہمیں پہلے ہی اپنی توہین پر غصہ آرہا ہے ایسا نہ ہو کہ ہمارے اس غصے کی زد میں آپ آجائیں"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا تو استقبال کرنے والا تیزی سے مڑا اور پھر جلدی سے ڈرائنگ ہال سے باہر نکل گیا۔

" اس لئے جناب میں آپ سے ہٹ کر بیٹھا ہوا ہوں کہ کہیں آپ غصے میں آکر پنجہ نہ ماردیں"...... عمران جو ذرا سا پیچھے ہٹ کر بیٹھا ہوا تھا بول پڑا۔

" سوری باس میں نے سوچا کہ کہیں ہمیں چیک نہ کیا جا رہا ہو"...... ٹائیگر نے جلدی سے گردن موڑ کر معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

" ارے ارے چیک تو یہاں بھی کیا جا سکتا ہے لیکن لارڈ بن کر زیادہ پھیلو نہیں"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہال کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی شوخ رنگ کا سوٹ تھا۔ پیروں میں اس نے سفید رنگ کے بوٹ پہن رکھے تھے۔ سر سے وہ مکمل طور پر گنجا تھا لیکن سر اس کی جسامت سے کافی بڑا تھا اور پیشانی باہر کو ابھری ہوئی تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ گینگسٹر سٹیوراٹ گرے کا وہی نائب کے مارگن ہی ہے۔

" میں لارڈ مارگن آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں"...... لارڈ مارگن

نے اندر داخل ہو کر ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس کی تیز نظریں ٹائیگر پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے اس کی آنکھوں سے ایکسرے ریز نکل رہی ہوں اور وہ ٹائیگر کے اندر جھانک رہی ہوں۔

"شکریہ لارڈ مارگن۔ آپ کی بے حد شہرت سنی تھی میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ آپ سے ہیلو ہیلو ہو جائے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن چونکہ لارڈ مارگن نے مصافحے کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا اس لئے ٹائیگر نے بھی صرف رسمی فقرہ بولنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"آپ کا بھی شکریہ کہ آپ تشریف لائے۔ فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ دراصل میں بے حد مصروف رہتا ہوں اس لئے میں زیادہ وقت نہ دے سکوں گا"...... لارڈ مارگن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا ہوں جناب کہ لارڈ صاحب کو کیوں یہاں آنا پڑا ہے۔ لارڈ برگس لارڈ والٹر صاحب کے بڑے گہرے دوست ہیں اور آپ نے لارڈ برگس سے ڈائمنڈ پاؤڈر کا ڈبہ حاصل کر لیا ہے وہ ڈبہ واپس لینے آئے ہیں"...... اچانک عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو لارڈ مارگن بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اب عمران کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت سپاٹ سے ہو گئے تھے۔

"آپ کون ہیں"...... لارڈ مارگن نے کہا۔

"میں لارڈ صاحب کا سیکرٹری ہوں۔ میرا نام گیری ہے"۔ عمران

نے جواب دیا۔

"میں کسی لارڈ برگس کو نہیں جانتا سمجھے۔ اور اب آپ دونوں یہاں سے تشریف لے جائیں آپ نے مجھ پر الزام لگایا ہے اگر آپ مہمان نہ ہوتے تو آپ دوسرا سانس بھی نہ لے سکتے۔ جائیں"۔ لارڈ مارگن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران اس پر اس طرح جھپٹ پڑا جیسے بھوکا عقاب کبوتر پر جھپٹتا ہے۔ لارڈ مارگن کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور وہ ہوا میں ہاتھ پیر مارتا ہوا فرش پر جا گرا۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر اس انداز میں اٹھا کر فرش پر پٹخ دیا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا تھا۔ نیچے گر کر اس کا جسم صرف ایک بار کانپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران آگے بڑھ کر اس پر جھکا اور پھر اس نے اس کی گردن اور کاندھا پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر سیدھا ہو گیا۔ لارڈ مارگن کا تیزی سے سیاہ پڑتا ہوا چہرہ اب دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا تھا لیکن اس کا جسم ویسے ہی ساکت پڑا ہوا تھا

"باس اس حویلی میں تو کافی لوگ ہوں گے"...... ٹائیگر نے عمران سے کہا۔

"تمہاری جیب میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل موجود ہے۔ باہر جا کر گیس فائر کر دو لیکن سانس روک لینا"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔ عمران نے جھک کر لارڈ مارگن کو فرش سے اٹھا کر صوفے کی
ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر وہ خود بھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے سانس روک لیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ٹائیگر فائرنگ
کرتا ہوا اصل عمارت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران سانس روکے
وہیں کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد ہی ٹائیگر واپس آ گیا لیکن اس کا چہرہ
سانس روکنے کی وجہ سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔
عمران گھڑی دیکھتا رہا پھر اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر زور زور
سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کو دیکھ کر ٹائیگر نے بھی سانس
لینا شروع کر دیا۔

" باس کیا اتنے کم وقت میں یہ گیس ختم ہو جاتی ہے"۔ ٹائیگر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں یہ مخصوص گیس ہے جس قدر تیزی سے اثر کرتی ہے اتنی
تیزی سے تحلیل ہو کر اپنا اثر ہوا میں ختم کر دیتی ہے"...... عمران
نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب کیا کرنا ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اس لارڈ کو اٹھا کر اندرونی عمارت میں لے آؤ اور تم خود جا کر
گارڈ روم کے قریب کھڑے ہو جاؤ تاکہ اگر کوئی اچانک آئے تو اسے
روک سکو۔ میں اس لارڈ سے اصل بات اگلوانے کی کوشش کرتا
ہوں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے مڑ کر ہال میں داخل ہوا
جبکہ عمران اصل عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ عمارت بے حد وسیع اور

شاندار تھی۔ عمران نے اصل عمارت کا راؤنڈ لگایا۔ اندر چار عورتیں
اور چھ مرد مختلف جگہوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے لیکن یہ
عورتیں ملازمائیں تھیں۔ شاید مارگن نے شادی نہ کی تھی یا پھر وہ
شادی کا قائل ہی نہ تھا۔ جب وہ واپس ایک بڑے کمرے میں پہنچا تو
ٹائیگر وہاں لارڈ مارگن کو کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ چکا تھا۔

" میں نے اسے باندھ دیا ہے باس اب میں گارڈ روم جا رہا
ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس
نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور
شیشی کا دہانہ اس نے مارگن کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس
نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال
کر اس نے ایک کرسی اٹھائی اور اسے لارڈ مارگن کے سامنے رکھ کر وہ
اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دونوں ہاتھوں
سے مارگن کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم
میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا
لئے۔ اسے معلوم تھا کہ مارگن پر گیس کے اثرات بھی ہیں اور ویسے
بھی وہ بے ہوش ہے اس لئے اس نے پہلے انٹی گیس سونگھا کر اس پر
سے گیس کے اثرات ختم کئے تھے اور اس کے بعد اس کا ناک اور منہ
بند کر کے اسے ہوش میں لے آیا تھا۔ چند لمحوں بعد مارگن نے کراہتے
ہوئے آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن
ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا پھر اس

کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جم گئیں۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ کون ہو تم"...... مارگن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ کے چیف صاحب اب میں تم سے اپنا اصل تعارف کرا دوں۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور میں تمہیں اس دور سے جانتا ہوں جب تم سٹیوراٹ گرے کے نائب تھے اور تمہیں صرف کے مارگن کہا جاتا تھا اور اب تم لارڈ مارگن بنے ہوئے ہو۔ تم نے بڑا لمبا چکر چلا کر لارڈ برگس سے ڈائمنڈ پاوڈر کا ڈبہ حاصل کیا ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ وہ ڈبہ تم سے نہیں کھل سکا اور تم اسے کھلوانے کے لئے ایکریمیا جا رہے تھے لیکن جس لیبارٹری میں اسے تم نے کھلوانا تھا اس لیبارٹری کا وہ مخصوص آپریٹر ہسپتال میں بیمار پڑا ہے اس لئے تم رک گئے ہو۔ تمہارے ریڈ تھری اڈلر نے یقیناً تمہیں رپورٹ دے دی ہو گی کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا ہوں کیونکہ اس کی بیوی جینی نے ہماری گریٹ لینڈ تک نگرانی کی تھی۔ لیکن میں اگلے سٹاپ پر اتر کر نئے میک اپ میں واپس آ گیا ہوں۔ میں نے واپس جانے کا تاثر صرف اس لئے دیا تھا کہ تم اور تمہارا ریڈ سنڈیکیٹ دونوں مطمئن ہو جائیں اور تم نے ویسے تو انتہائی ذہانت سے اپنے آپ کو خفیہ رکھا ہوا ہے حتیٰ کہ تمہارا ریڈ تھری اڈلر بھی تمہاری شکل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور میرے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا کہ تمہیں

شناخت کیسے کیا جائے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم خاصے ذہین آدمی ہو اس لئے تم نے اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کے لئے خاصے کام کر رکھے ہوں گے اور نجانے کتنے نقاب باندھ رکھے ہوں گے البتہ مجھے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر پرم برج اسکوائر میں ہے لیکن وہاں بھی تمہاری شناخت کا مسئلہ تھا۔ پھر میں نے اڈلر سے تمہارا قد و قامت معلوم کیا لیکن تمہارا حلیہ وہ بھی نہ بتا سکتا تھا۔ پھر میں نے تمہاری اس سے فون پر بات کرائی اور تمہاری آواز سنتے ہی میں پہچان گیا کہ تم دراصل کون ہو کیونکہ تمہاری آواز مخصوص ہے اور اتنے طویل عرصے کے باوجود یہ آواز میری یادداشت میں موجود تھی۔ اب میرے لئے مسئلہ یہ تھا کہ میں تمہاری رہائش گاہ کیسے ٹریس کروں۔ چنانچہ میں نے ڈائریکٹری چیک کی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ انسان اپنے نام سے بے حد لگاؤ رکھتا ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ تم بہرحال مارگن کے نام سے ہی اصل حالت میں کہیں رہتے ہو گے۔ ڈائریکٹری چیک کرنے سے پندرہ مارگن سامنے آئے۔ میں نے ہر مارگن کو فون کیا ان سے بات کی لیکن کسی کی آواز تم سے نہ ملتی تھی۔ اب صرف لارڈ مارگن رہ گیا تھا۔ میں نے یہاں بھی فون کیا لیکن تم نے براہ راست بات نہ کی اس لئے میں کنفرم نہ ہو سکا لیکن میں نے آئرلینڈ کی سرکاری طور پر چھپی ہوئی مشہور شخصیت کی ڈائریکٹری چیک کی تو اس میں بطور لارڈ مارگن تمہاری تصویر موجود تھی۔ اس طرح میں کنفرم ہو گیا کہ میرا اصل ٹارگٹ تم ہی ہو

چنانچہ میں یہاں پہنچ گیا اور اب تم میرے سامنے موجود ہو"۔ عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کاش مجھے بھی یقین آ جاتا کہ تم دراصل کون ہو۔ اب تم نے سٹیوراٹ گرنے کا حوالہ دیا ہے تو مجھے تمہارے متعلق سب کچھ یاد آ گیا ہے لیکن اب اس یادداشت کا مجھے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم جیسے آدمی کے لئے مجھے ہلاک کر کے وہ ڈبہ حاصل کر لینا کوئی بڑی بات نہیں اور میں صرف ایک ڈبے کے لئے چاہے وہ کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اپنی جان گنوانا نہیں چاہتا اور یہ بھی بتا دوں کہ ڈبہ ایک ایسی جگہ پر ہے کہ اگر میں نہ بتاؤں تو تم مجھے ہلاک کرنے کے بعد بھی قیامت تک اسے حاصل نہ کر سکو گے لیکن اگر تم مجھے حلف دو کہ اگر میں تمہیں ڈائمنڈ پاؤڈر کا ڈبہ دے دوں تو تم خاموشی سے واپس چلے جاؤ گے اور میرے خلاف کوئی کارروائی بھی نہیں کرو گے اور میری اصل شخصیت کو میرے آدمیوں کے سامنے اوپن نہیں کرو گے"...... مارگن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈبہ اسی حویلی کے اندر موجود ہے لیکن اس کے باوجود چونکہ تم نے براہ راست کھل کر بات کر دی ہے اس لئے میں تمہیں حلف دے سکتا ہوں اور یقین کرو کہ میں اس حلف پر پورا عمل کروں گا۔ ویسے بھی تمہیں ہلاک کر کے مجھے کچھ حاصل نہیں ہو گا اور نہ یہ میرا مقصد ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

سے فوری بات کرنی تھی"...... مائیگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جینی ایک ایمرجنسی کے سلسلہ میں گریٹ لینڈ چلی گئی تھی اس کی کال مجھے وہاں سے آئی تھی اب وہ واپس آ رہی ہے۔ دو گھنٹوں کے اندر وہ واپس پہنچ جائے گی میں اسے کہہ دوں گا کہ وہ تمہیں کال کر لے گی"...... اڈلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے سر۔ آپ نے میری پریشانی دور کر دی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میں مادام کے اس طرح غائب ہونے پر بے حد پریشان ہو گیا تھا کیونکہ مادام کبھی بغیر اطلاع کے کہیں نہیں جاتیں"...... مائیگ کی مطمئن آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... اڈلر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آئرلینڈ کے دارالحکومت کی سڑکوں پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹ خالی تھی۔ کیونکہ عمران جوزف اور جوانا کو رہائش گاہ پر ہی چھوڑ آیا تھا۔

"باس کیا یہ ضروری تھا کہ ہم گریٹ لینڈ سے باقاعدہ پاکیشیا کے لئے فلائی کرتے اور پھر پہلے سٹاپ پر ڈراپ ہو کر واپس یہاں آئرلینڈ آتے۔ ہم گریٹ لینڈ سے بھی تو یہاں واپس آسکتے تھے"...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

"تم میں ابھی تک عورتوں کو پہچاننے کی صلاحیت پیدا نہیں ہوئی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"عورتوں کو پہچاننے کا کیا مطلب باس"...... ٹائیگر نے حیران

ہو کر کہا۔

"اڈلر کی بیوی جینی ایئرپورٹ پر موجود تھی اور جب ہم گریٹ لینڈ پہنچے تو وہ ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکی تھی اور جب ہم نے پاکیشیا کے لئے ٹکٹیں او کے کرائیں وہ ہمارے قریب موجود تھی اور مجھے یقین ہے کہ جب تک ہمارا جہاز وہاں سے روانہ نہ ہو گیا ہو گا وہ وہیں رہی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ مجھے تو واقعی وہ نظر نہیں آئی۔ میں اپنے طور پر نگرانی چیک کرتا رہا ہوں اور میرا خیال تھا کہ نگرانی نہیں ہو رہی"...... ٹائیگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"جینی بے حد ذہین عورت ہے۔ اس نے صرف میک اپ پر ہی اکتفا نہیں کیا تھا بلکہ اپنے جسم کی مخصوص پیڈنگ بھی کی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ خاصی فربہ نظر آرہی تھی اور اس نے عورتوں کی نفسیات کے خلاف ادھیڑ عمر عورت کا میک کیا ہوا تھا اس لئے وہ یکسر بدلی ہوئی تھی۔ میں بھی شاید اسے نہ پہچانتا لیکن اس نے جب کیفے میں ہمارے قریب بیٹھ کر ویٹرس کو آرڈر دیا تو اس کی آواز سن کر میں چونک پڑا۔ وہ اپنی آواز نہ بدل سکتی تھی یا شاید اسے اس کا خیال نہ رہا۔ آواز پہچاننے کے بعد جب میں نے اس کا جائزہ لیا تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ جینی ہے اور پھر میں نے اسے جب گریٹ لینڈ ایئرپورٹ پر بھی دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ صرف وہی ہماری نگرانی کر رہی ہے اور اڈلر اور اس کے ذریعے اس کے چیف تک میں یہ اطلاع

بہرحال پہنچانا چاہتا تھا کہ ہم واقعی واپس چلے گئے ہیں تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائیں"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" ویسے باس میرا خیال ہے کہ اس سنڈیکیٹ کا خاتمہ بے حد ضروری ہے ان لوگوں نے یہاں ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" یہ بعد کی بات ہے پہلے ہم نے وہ ڈائمنڈ پاؤڈر حاصل کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔اس رہائشی کالونی میں انتہائی وسیع و عریض جدید ٹائپ کی کوٹھیاں تھیں۔ کوٹھیوں کی تعداد بے حد کم تھی لیکن ان کا رقبہ بے حد وسیع و عریض تھا۔یوں لگتا تھا جیسے اس کالونی میں کوٹھیوں کی بجائے محل بنائے گئے ہوں۔

" سکسٹی سیون اے بلاک"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے اپنے مطلوبہ نمبر کی کوٹھی چیک کر لی۔ یہ کوٹھی بھی پورا محل تھا۔ ستون پر لارڈ مارگن کی بڑی سی اور انتہائی جدید انداز کی نیم پلیٹ موجود تھی اور عمران لارڈ مارگن کے الفاظ پڑھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

" کار اس کے گیٹ کے سامنے روک دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کار کو کوٹھی کے گیٹ کی طرف موڑ دیا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں اس وقت ایکریمین

میک اپ میں تھے۔

" اب تم عقبی سیٹ پر چلے جاؤ۔اب تم ایکریمیا کے مشہور لارڈ والٹر ہو اور میں تمہارا سیکرٹری گیری"...... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا تو ٹائیگر سرہلاتا ہوا تیزی سے کار سے اترا اور عقبی دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر اکڑ کر بیٹھ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کیا۔

" یس کون ہے"...... ڈور فون سے ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں لارڈ والٹر کا سیکرٹری ہوں گیری۔ لارڈ صاحب لارڈ مارگن سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں اور اس وقت گیٹ پر موجود ہیں"...... عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

" او کے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک باوردی مسلح آدمی باہر آ گیا۔اس نے ایک نظر کار پر اور اس کے اندر بیٹھے ہوئے ٹائیگر پر ڈالی۔

" کیا لارڈ صاحب کی ملاقات طے ہے جناب"...... اس آدمی نے کہا۔

" طے تو نہیں ہے۔ لارڈ صاحب یہاں سے گزر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے لارڈ مارگن صاحب سے ملاقات کا ارادہ ظاہر کر دیا اور میں کار یہاں لے آیا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہمارے لارڈ صاحب تو بغیر ملاقات طے کئے کسی صورت

بھی کسی سے ملاقات نہیں کرتے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو"۔ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم ان تک لارڈ صاحب کا نام پہنچا دو۔ اس کے بعد جو جواب وہ دیں تم مجھے بتا دینا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" او کے "...... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ گیٹ کے ساتھ ہی باقاعدہ گارڈ روم بنا ہوا تھا۔ عمران وہیں باہر ہی کھڑا رہا۔

" جناب لارڈ صاحب کے سیکرٹری سے آپ خود بات کر لیں۔ آ جائیں اندر"...... چند لمحوں بعد اس باوردی محافظ نے واپس آ کر کہا تو عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے اندر داخل ہوا اور گارڈ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گارڈ روم میں انٹرکام موجود تھا جس کا رسیور ایک طرف رکھا ہوا تھا۔ گارڈ نے رسیور اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو میں سیکرٹری گیری ٹو لارڈ والٹر آف ایکریمیا بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" میں لارڈ مارگن کا سیکرٹری بول رہا ہوں۔ لارڈ والٹر صاحب کس سلسلے میں لارڈ صاحب سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" صرف ہیلو ہیلو۔ لارڈ صاحب صرف لارڈز سے ہی ہیلو ہیلو کرنے کے قائل ہیں اور یقیناً وہ لارڈ مارگن کو ایکریمیا میں اپنی ریاست والٹہ سینا جو کیلیفورنیا میں ہے آنے کی دعوت بھی دیں گے"۔ عمران نے

کہا۔

" او کے گارڈ کو رسیور دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور گارڈ کی طرف بڑھا دیا۔

" یس سر"...... گارڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" لارڈ صاحب کو سپیشل گیسٹ ہال میں پہنچا دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ آواز قریب کھڑے عمران کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی۔

" یس سر"...... گارڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ عمران کی طرف مڑا۔

" میں پھاٹک کھولتا ہوں جناب۔ آپ کار اندر لے آئیں اور دائیں طرف موڑ کر لے جائیں۔ دائیں طرف ایک علیحدہ عمارت بنی ہوئی ہے جس پر باقاعدہ گنبد بنا ہوا ہے یہ سپیشل گیسٹ ہاؤس ہے۔ وہاں آدمی موجود ہو گا جو آپ کی ہال تک رہنمائی کرے گا"...... گارڈ نے کہا اور عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا گارڈ روم سے نکلا اور پھر چھوٹا پھاٹک کراس کر کے وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کوٹھی کا جہازی سائز کا پھاٹک کھلا اور عمران کار سٹارٹ کر کے اندر لے گیا۔ اندر لے جا کر اس نے کار کو دائیں ہاتھ پر موڑ دیا اور تھوڑی دیر بعد کار ایک علیحدہ بنی ہوئی انتہائی خوبصورت عمارت کے برآمدے کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس عمارت پر واقعی بڑا سا گنبد بنا ہوا تھا۔ عمران نے کار روکی اور نیچے اتر کر اس نے جلدی سے عقبی

دروازہ کھول دیا۔

" تشریف لائیے لارڈ صاحب"...... عمران نے اندر اکڑے ہوئے بیٹھے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اتنی دیر تک ہمیں پھاٹک کے باہر کیوں روکا گیا تھا سیکرٹری"۔ ٹائیگر نے نیچے اترتے ہوئے بڑے غصیلے اور بارعب لہجے میں کہا۔

" آپ کی شکل ہی ایسی ہے کہ کسی شریف آدمی کے گھر میں آپ کا داخلہ ہی ممکن نہیں ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا۔

" جناب آپ کی لارڈ صاحب سے ملاقات طے نہ تھی اس لئے اتنی دیر لگ گئی ہے"...... ایک طرف سے ایک باوردی آدمی کو قریب آتے دیکھ کر عمران نے فوراً ہی سر جھکا کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تشریف لائیے لارڈ صاحب میں آپ کو لارڈ مارگن کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں"...... آنے والے نے قریب آکر سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے آگے قدم بڑھا دیئے۔ وہ واقعی لارڈوں کے انداز میں چل رہا تھا۔ عمران اس کے پیچھے بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ پھر انہیں ایک انتہائی وسیع اور انتہائی قیمتی اور عالیشان فرنیچر سے سجے ہوئے ڈرائنگ روم نما ہال میں لے آیا گیا۔

" آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے جناب"...... استقبال کرنے والے نے ٹائیگر کے صوفے پر بیٹھتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" جب لارڈ صاحب آجائیں گے اس وقت بتائیں گے ابھی آپ

جائیں ہمیں پہلے ہی اپنی توہین پر غصہ آرہا ہے ایسا نہ ہو کہ ہمارے اس غصے کی زد میں آپ آجائیں"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا تو استقبال کرنے والا تیزی سے مڑا اور پھر جلدی سے ڈرائنگ ہال سے باہر نکل گیا۔

" اس لئے جناب میں آپ سے ہٹ کر بیٹھا ہوا ہوں کہ کہیں آپ غصے میں آکر پنجہ نہ ماردیں"...... عمران جو ذرا سا پیچھے ہٹ کر بیٹھا ہوا تھا بول پڑا۔

" سوری باس میں نے سوچا کہ کہیں ہمیں چیک نہ کیا جا رہا ہو"...... ٹائیگر نے جلدی سے گردن موڑ کر معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

" ارے ارے چیک تو یہاں بھی کیا جا سکتا ہے لیکن لارڈ بن کر زیادہ پھیلو نہیں"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہال کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی شوخ رنگ کا سوٹ تھا۔ پیروں میں اس نے سفید رنگ کے بوٹ پہن رکھے تھے۔ سر سے وہ مکمل طور پر گنجا تھا لیکن سر اس کی جسامت سے کافی بڑا تھا اور پیشانی باہر کو ابھری ہوئی تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ گینگسٹر سٹیوراٹ گرے کا وہی نائب کے مارگن ہی ہے۔

" میں لارڈ مارگن آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں"...... لارڈ مارگن

نے اندر داخل ہو کر ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس کی تیز نظریں ٹائیگر پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے اس کی آنکھوں سے ایکسرے ریز نکل رہی ہوں اور وہ ٹائیگر کے اندر جھانک رہی ہوں۔

"شکریہ لارڈ مارگن۔ آپ کی بے حد شہرت سنی تھی میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ آپ سے ہیلو ہیلو ہو جائے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن چونکہ لارڈ مارگن نے مصافحے کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا اس لئے ٹائیگر نے بھی صرف رسمی فقرہ بولنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"آپ کا بھی شکریہ کہ آپ تشریف لائے۔ فرمایئے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ دراصل میں بے حد مصروف رہتا ہوں اس لئے میں زیادہ وقت نہ دے سکوں گا"...... لارڈ مارگن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا ہوں جناب کہ لارڈ صاحب کو کیوں یہاں آنا پڑا ہے۔ لارڈ برگس لارڈ والٹر صاحب کے بڑے گہرے دوست ہیں اور آپ نے لارڈ برگس سے ڈائمنڈ پاؤڈر کا ڈبہ حاصل کر لیا ہے وہ ڈبہ واپس لینے آئے ہیں"...... اچانک عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو لارڈ مارگن بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اب عمران کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت سپاٹ سے ہو گئے تھے۔

"آپ کون ہیں"...... لارڈ مارگن نے کہا۔

"میں لارڈ صاحب کا سیکرٹری ہوں۔ میرا نام گیری ہے"۔ عمران

نے جواب دیا۔

"میں کسی لارڈ برگس کو نہیں جانتا سمجھے۔ اور اب آپ دونوں یہاں سے تشریف لے جائیں آپ نے مجھ پر الزام لگایا ہے اگر آپ مہمان نہ ہوتے تو آپ دوسرا سانس بھی نہ لے سکتے۔ جائیں"۔ لارڈ مارگن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران اس پر اس طرح جھپٹ پڑا جیسے بھوکا عقاب کبوتر پر جھپٹتا ہے۔ لارڈ مارگن کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور وہ ہوا میں ہاتھ پیر مارتا ہوا فرش پر جا گرا۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر اس انداز میں اٹھا کر فرش پر پٹخ دیا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا تھا۔ نیچے گر کر اس کا جسم صرف ایک بار کانپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران آگے بڑھ کر اس پر جھکا اور پھر اس نے اس کی گردن اور کاندھا پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر سیدھا ہو گیا۔ لارڈ مارگن کا تیزی سے سیاہ پڑتا ہوا چہرہ اب دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا تھا لیکن اس کا جسم ویسے ہی ساکت پڑا ہوا تھا

"باس اس حویلی میں تو کافی لوگ ہوں گے"...... ٹائیگر نے عمران سے کہا۔

"تمہاری جیب میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل موجود ہے۔ باہر جا کر گیس فائر کرو لیکن سانس روک لینا"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔ عمران نے جھک کر لارڈ مارگن کو فرش سے اٹھا کر صوفے کی
ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر وہ خود بھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے سانس روک لیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ٹائیگر فائرنگ
کرتا ہوا اصل عمارت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران سانس روکے
وہیں کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد ہی ٹائیگر واپس آ گیا لیکن اس کا چہرہ
سانس روکنے کی وجہ سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔
عمران کھڑی دیکھتا رہا پھر اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر زور زور
سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کو دیکھ کر ٹائیگر نے بھی سانس
لینا شروع کر دیا۔

" باس کیا اتنے کم وقت میں یہ گیس ختم ہو جاتی ہے"۔ ٹائیگر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں یہ مخصوص گیس ہے جس قدر تیزی سے اثر کرتی ہے اتنی
تیزی سے تحلیل ہو کر اپنا اثر ہوا میں ختم کر دیتی ہے"...... عمران
نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب کیا کرنا ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اس لارڈ کو اٹھا کر اندرونی عمارت میں لے آؤ اور تم خود جا کر
گارڈ روم کے قریب کھڑے ہو جاؤ تاکہ اگر کوئی اچانک آئے تو اسے
روک سکو۔ میں اس لارڈ سے اصل بات اگلوانے کی کوشش کرتا
ہوں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے مڑ کر ہال میں داخل ہوا
جبکہ عمران اصل عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ عمارت بے حد وسیع اور

شاندار تھی۔ عمران نے اصل عمارت کا راؤنڈ لگایا۔ اندر چار عورتیں
اور چھ مرد مختلف جگہوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے لیکن یہ
عورتیں ملازمائیں تھیں۔ شاید مارگن نے شادی نہ کی تھی یا پھر وہ
شادی کا قائل ہی نہ تھا۔ جب وہ واپس ایک بڑے کمرے میں پہنچا تو
ٹائیگر وہاں لارڈ مارگن کو کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ چکا تھا۔

" میں نے اسے باندھ دیا ہے باس اب میں گارڈ روم جا رہا
ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس
نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور
شیشی کا دہانہ اس نے مارگن کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس
نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال
کر اس نے ایک کرسی اٹھائی اور اسے لارڈ مارگن کے سامنے رکھ کر وہ
اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دونوں ہاتھوں
سے مارگن کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم
میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا
لئے۔ اسے معلوم تھا کہ مارگن پر گیس کے اثرات بھی ہیں اور ویسے
بھی وہ بے ہوش ہے اس لئے اس نے پہلے انٹی گیس سونگھا کر اس پر
سے گیس کے اثرات ختم کئے تھے اور اس کے بعد اس کا ناک اور منہ
بند کر کے اسے ہوش میں لے آیا تھا۔ چند لمحوں بعد مارگن نے کراہتے
ہوئے آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن
ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا پھر اس

کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جم گئیں۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ کون ہو تم"...... مارگن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ کے چیف صاحب اب میں تم سے اپنا اصل تعارف کرا دوں۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور میں تمہیں اس دور سے جانتا ہوں جب تم سٹیوراٹ گرے کے نائب تھے اور تمہیں صرف کے مارگن کہا جاتا تھا اور اب تم لارڈ مارگن بنے ہوئے ہو۔ تم نے بڑا لمبا چکر چلا کر لارڈ برگس سے ڈائمنڈ پاؤڈر کا ڈبہ حاصل کیا ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ وہ ڈبہ تم سے نہیں کھل سکا اور تم اسے کھلوانے کے لئے ایکریمیا جا رہے تھے لیکن جس لیبارٹری میں اسے تم نے کھلوانا تھا اس لیبارٹری کا وہ مخصوص آپریٹر ہسپتال میں بیمار پڑا ہے اس لئے تم رک گئے ہو۔ تمہارے ریڈ تھری اڈلر نے یقیناً تمہیں رپورٹ دے دی ہو گی کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا ہوں کیونکہ اس کی بیوی جینی نے ہماری گریٹ لینڈ تک نگرانی کی تھی۔ لیکن میں اگلے سٹاپ پر اتر کر نئے میک اپ میں واپس آگیا ہوں۔ میں نے واپس جانے کا تاثر صرف اس لئے دیا تھا کہ تم اور تمہارا ریڈ سنڈیکیٹ دونوں مطمئن ہو جائیں اور تم نے ویسے تو انتہائی ذہانت سے اپنے آپ کو خفیہ رکھا ہوا ہے حتیٰ کہ تمہارا ریڈ تھری اڈلر بھی تمہاری شکل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور میرے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا کہ تمہیں

شناخت کیسے کیا جائے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم خاصے ذہین آدمی ہو اس لئے تم نے اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کے لئے خاصے کام کر رکھے ہوں گے اور نجانے کتنے نقاب باندھ رکھے ہوں گے البتہ مجھے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر پرم برج اسکوائر میں ہے لیکن وہاں بھی تمہاری شناخت کا مسئلہ تھا۔ پھر میں نے اڈلر سے تمہارا قدوقامت معلوم کیا لیکن تمہارا حلیہ وہ بھی نہ بتا سکتا تھا۔ پھر میں نے تمہاری اس سے فون پر بات کرائی اور تمہاری آواز سنتے ہی میں پہچان گیا کہ تم دراصل کون ہو کیونکہ تمہاری آواز مخصوص ہے اور اتنے طویل عرصے کے باوجود یہ آواز میری یادداشت میں موجود تھی۔ اب میرے لئے مسئلہ یہ تھا کہ میں تمہاری رہائش گاہ کیسے ٹریس کروں۔ چنانچہ میں نے ڈائریکٹری چیک کی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ انسان اپنے نام سے بے حد لگاؤ رکھتا ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ تم بہرحال مارگن کے نام سے ہی اصل حالت میں کہیں رہتے ہو گے۔ ڈائریکٹری چیک کرنے سے پندرہ مارگن سامنے آئے۔ میں نے ہر مارگن کو فون کیا ان سے بات کی لیکن کسی کی آواز تم سے نہ ملتی تھی۔ اب صرف لارڈ مارگن رہ گیا تھا۔ میں نے یہاں بھی فون کیا لیکن تم نے براہ راست بات نہ کی اس لئے میں کنفرم نہ ہو سکا لیکن میں نے آئرلینڈ کی سرکاری طور پر چھپی ہوئی مشہور شخصیت کی ڈائریکٹری چیک کی تو اس میں بطور لارڈ مارگن تمہاری تصویر موجود تھی۔ اس طرح میں کنفرم ہو گیا کہ میرا اصل ٹارگٹ تم ہی ہو

چنانچہ میں یہاں پہنچ گیا اور اب تم میرے سامنے موجود ہو"۔ عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کاش مجھے بھی یقین آ جاتا کہ تم دراصل کون ہو۔ اب تم نے سٹیوراٹ گرنے کا حوالہ دیا ہے تو مجھے تمہارے متعلق سب کچھ یاد آ گیا ہے لیکن اب اس یادداشت کا مجھے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم جیسے آدمی کے لئے مجھے ہلاک کر کے وہ ڈبہ حاصل کر لینا کوئی بڑی بات نہیں اور میں صرف ایک ڈبے کے لئے چاہے وہ کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اپنی جان گنوانا نہیں چاہتا اور یہ بھی بتا دوں کہ ڈبہ ایک ایسی جگہ پر ہے کہ اگر میں نہ بتاؤں تو تم مجھے ہلاک کرنے کے بعد بھی قیامت تک اسے حاصل نہ کر سکو گے لیکن اگر تم مجھے حلف دو کہ اگر میں تمہیں ڈائمنڈ پاؤڈر کا ڈبہ دے دوں تو تم خاموشی سے واپس چلے جاؤ گے اور میرے خلاف کوئی کارروائی بھی نہیں کرو گے اور میری اصل شخصیت کو میرے آدمیوں کے سامنے اوپن نہیں کرو گے"...... مارگن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈبہ اسی حویلی کے اندر موجود ہے لیکن اس کے باوجود چونکہ تم نے براہ راست کھل کر بات کر دی ہے اس لئے میں تمہیں حلف دے سکتا ہوں اور یقین کرو کہ میں اس حلف پر پورا عمل کروں گا۔ ویسے بھی تمہیں ہلاک کر کے مجھے کچھ حاصل نہیں ہو گا اور نہ یہ میرا مقصد ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے مجھے کھول دو اور میرے ساتھ چلو میں تمہیں ڈبہ دے دیتا ہوں اس کے بعد تم خاموشی سے واپس چلے جاؤ اور پھر میں بھی اس ساری بات کو بھول جاؤں گا اور تم بھی بھول جانا"...... مارگن نے کہا۔

"او کے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ اس ڈائمنڈ پاؤڈر سے میرا مقصد ہیرے بنانے نہیں ہیں بلکہ میں اسے سائنس ریسرچ کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ شاید اس سے کوئی ایسی ایجاد سامنے آ جائے جو انسانی فلاح و بہبود کے لئے مفید ثابت ہو۔ میرے نقطہ نظر سے اس غیر ارضی عنصر کو ہیرے بنانے میں استعمال کرنا اسے ضائع کرنے کے مترادف ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے اپنا اپنا نقطہ نظر ہے لیکن یہ ہیرے بہرحال میری جان سے زیادہ قیمتی نہیں ہیں اس لئے میں تمہیں دے سکتا ہوں"۔ مارگن نے کہا تو عمران اٹھا اور آگے بڑھ کر اس نے پہلے مارگن کے لباس اور جیبوں کی تلاشی لی لیکن ان میں سے کوئی چیز نہ تھی پھر اس نے اس کی رسیاں کھول دیں۔

"یہ سن لو کہ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر ہمارے ساتھ تو جو ہو گا بعد میں ہو گا تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم نے میرے ملازمین کے ساتھ کیا کیا ہے"۔ مارگن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ بے ہوش ہیں چند گھنٹوں بعد انہیں خود بخود ہوش آ جائے گا"...... عمران نے کہا تو مارگن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لئے ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ یہ تہہ خانہ انتہائی شاندار آفس کے طور پر سجا ہوا تھا۔ عمران یہاں پہنچ کر بے حد چونکنا ہو گیا تھا لیکن مارگن نے ایک خفیہ سیف کھولا اور پھر اندر سے ایک سنہرے رنگ کا ڈبہ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی ڈائمنڈ پاؤڈر کا ڈبہ ہے کیونکہ لارڈ برگس نے اسے ان دھاتوں کی تفصیل پہلے ہی بتا دی تھی جن کی مدد سے اس نے یہ ڈبہ تیار کروایا تھا اور پھر عمران مارگن کے ساتھ واپس پہلے والے کمرے میں آ گیا۔

"میری سمجھ میں یہ بات آج تک نہیں آئی کہ لارڈ برگس نے آخر یہ ڈبہ کس سے تیار کرایا ہے کہ یہ لیزر شعاعوں سے بھی نہیں کٹ سکا اور لارڈ برگس کو آخر کس نے یہ ڈبہ تیار کرا کر دیا ہے"۔ مارگن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لارڈ برگس نے مجھے بتایا تھا کہ اسے اپنے نوادرات کی حفاظت کے لئے کسی ایسے سیف کی ضرورت تھی جسے کسی صورت بھی نہ کاٹا جا سکے اور اس سلسلے میں اس نے کئی سالوں تک مختلف کمپنیوں، سائنس دانوں اور ماہرین معدنیات سے رابطے کئے رکھے آخر ایک سائنس دان نے چند مخصوص دھاتوں کو مخصوص انداز میں ملا کر ایک سیف تیار کرایا جسے لیزر جیسی طاقتور شعاعیں بھی نہ کاٹ سکتی

تھیں اور لارڈ برگس نے اس سائنس دان کو اس قدر دولت دی کہ شاید اس کے ذہن میں بھی اتنی دولت کا تصور نہ ہو گا۔ اب بھی لارڈ برگس نے اسی سائنس دان سے کہہ کر یہ ڈبہ تیار کرایا اور اسے سیل کر دیا گیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مارگن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم جا سکتے ہو پلیز۔ جو کچھ تم چاہتے تھے وہ تمہیں مل گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ڈبے کو تمہارے ہاتھ میں نہ دیکھوں ورنہ میری طبیعت خراب ہو رہی ہے"...... مارگن نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"او کے ابھی یہ ڈبہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے گا بے فکر رہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک اس کا وہ بازو گھوما جو خالی تھا اور دوسرے لمحے مارگن چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات تیزی سے حرکت میں آئی اور لات کی زور دار ضرب کنپٹی پر کھا کر مارگن کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے ڈبہ میز پر رکھا اور پھر جھک کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے مارگن کی نبض تھام لی۔ جب اسے یقین آ گیا کہ مارگن کو جلد ہوش نہ آئے گا تو اس نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور ڈبہ اٹھا کر وہ واپس اسی آفس میں پہنچ گیا جہاں سے مارگن نے سیف میں سے ڈبہ نکالا تھا۔ عمران چاہتا تھا کہ اس جرائم پیشہ اور سفاک ریڈ سنڈیکیٹ کا اس طرح خاتمہ کرا دے کہ پھر کبھی یہ ریڈ

سنڈیکیٹ سر نہ اٹھا سکے۔اس کے لئے اسے کسی ایسے مواد کی ضرورت
تھی جس سے ریڈ سنڈیکیٹ کی بڑی بڑی مچھلیوں کی نشاندہی ہو سکے
اور اسے یقین تھا کہ اس خفیہ سیف میں اسے ضرور ایسا مواد مل
جائے گا۔چونکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ سیف کس طرح کھلتا ہے اس لئے
آفس میں جا کر اس نے آسانی سے سیف کھول لیا۔سیف میں کرنسی
نوٹوں کے علاوہ چیک بکس کا ڈھیر بھی موجود تھا لیکن کافی تلاش کے
باوجود اسے اپنے مطلب کا مواد نہ مل رہا تھا۔لیکن تھوڑی دیر بعد وہ
اس سیف کے نچلے خانے میں ایک اور خفیہ خانہ تلاش کرنے میں
کامیاب ہو گیا اور اس خانے میں اسے ایک ضخیم ڈائری مل گئی۔اس
نے ڈائری کھولی تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔
ڈائری میں ریڈ سنڈیکیٹ کے بارے میں پوری تفصیل موجود تھی۔
عمران نے ڈائری بند کی اور پھر وہ واپس اسی کمرے میں آگیا جس میں
مارگن بے ہوش پڑا ہوا تھا۔عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو چیف سیکرٹری"...... ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"چیف سیکرٹری لارڈ جیفرسن سے کہیں کہ پاکیشیا کا علی عمران
بات کرنا چاہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بے حد مصروف ہیں جناب آپ ایک ہفتے بعد کال کیجئے"۔
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو چیف سیکرٹری"...... وہی نسوانی آواز سنائی
دی۔

"لارڈ براؤن بول رہا ہوں انکل سے بات کرائیں"...... عمران
نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں
کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔اسے معلوم تھا کہ براؤن لارڈ
جیفرسن کا بھتیجا بھی ہے اور ملٹری انٹیلی جنس کا چیف بھی اور وہ
براؤن سے کئی بار لارڈ جیفرسن کی رہائش گاہ پر مل چکا تھا اس لئے اس
نے مزید وقت ضائع کرنے سے بچنے کے لئے اس کا نام استعمال کیا
تھا کیونکہ اسے پی اے ٹائپ مخلوق کی نفسیات کا اچھی طرح علم تھا
کہ جب تک وہ مخاطب کو شناخت نہیں کرتی اس وقت تک بڑے
صاحب کے پاس ایک ہفتہ کیا ایک سال تک کا وقت نہیں ہوتا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی
اور عمران پہچان گیا کہ لارڈ جیفرسن بول رہے ہیں۔

"آپ کا وہ بھتیجا بول رہا ہوں انکل جس کا نام آپ کی وصیت میں
درج ہونا ہے"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے
ہوئے کہا۔

"کیا۔کیا مطلب۔یہ لائن پاکیشیا سے کیسے جا ملی"...... لارڈ

جیفرسن کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ آپ کی لیڈی سیکرٹری صاحبہ کی مہربانی ہے جناب۔ ویسے اس کی آواز تو بے حد خوبصورت ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ آنٹی نے اس میں ایسی خصوصیات ضرور چیک کی ہوں گی کہ معاملہ بس آواز تک ہی محدود رہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے لارڈ جیفرسن بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ تم شیطان۔ تم کہاں سے ٹپک پڑے۔ لیکن تمہیں براؤن بن کر بات کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... لارڈ جیفرسن نے قدرے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ پہلے میں نے لیڈی سیکرٹری صاحبہ کی خدمت میں عرض کیا کہ پاکیشیا کا علی عمران بات کرنا چاہتا ہے تو اس صاحبہ نے مجھے ایک ہفتے بعد کا وقت دے دیا اس لئے مجبوراً مجھے براؤن کا نام اور لہجہ استعمال کرنا پڑا"...... عمران نے کہا تو لارڈ جیفرسن بے اختیار ہنس پڑے۔

"شکر ہے تم نے براؤن کا نام استعمال کیا ہے ورنہ تم جیسے شیطان سے کچھ بعید نہ تھا کہ تم پرائم منسٹر کی آواز میں بات کر دیتے اور مجھے مجبوراً کھڑے ہو کر کال سننا پڑتی"...... لارڈ جیفرسن نے جواب دیا اور اس بار عمران ان کے خوبصورت مذاق پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کی آئرلینڈ میں کیا حیثیت ہے اس لئے

پرائم منسٹر صاحب کی کال پر تو آپ کھڑے نہ ہوتے لیکن اگر میں ریڈ سنڈیکیٹ کے چیف کے نام سے فون کرتا تو پھر یقیناً آپ کو میز پر کھڑے ہو کر کال سننا پڑتی"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم میرے شیطان بھتیجے ہو لیکن پھر بھی میں تمہیں اپنی توہین کرنے کا حق نہیں دے سکتا۔ یہ تم نے ریڈ سنڈیکیٹ کی بات کیوں کی ہے"...... لارڈ جیفرسن نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ ان کا غصہ مصنوعی ہے۔

"اس لئے کہ میں نے دیکھا ہے کہ آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ دونوں ملکوں میں ریڈ سنڈیکیٹ کے قاتل اس طرح دندناتے پھرتے ہیں جیسے ملک کے اصل حاکم ہی ہوں۔ لوگ ان کی کاروں پر موجود ان کا مخصوص نشان دیکھ کر تھر تھر کانپنا شروع ہو جاتے ہیں اور وہ جسے چاہیں جب چاہیں جہاں چاہیں گولیوں سے اڑا دیں کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ مجھے تو اس سلسلے میں آج تک کوئی ایسی رپورٹ نہیں ملی"...... لارڈ جیفرسن کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"آپ کے پاس تو بھتیجے سے ملنے کے لئے وقت نہیں ہوتا آپ تک یہ رپورٹ کیسے پہنچ سکتی ہے۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہے لارڈ جیفرسن کہ آپ کے چیف سیکرٹری ہوتے ہوئے ان ملکوں

میں جرائم پیشہ مافیا اس حد تک چھا گیا ہے کہ لوگ ان سے چھپتے پھرتے ہیں اور میں آپ کو کیا بتاؤں سرکاری ایجنسیوں کے چیف اس سنڈیکیٹ کے ڈائریکٹر ہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اوہ اوہ ویری بیڈ تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ یہ تو تم نے میرا ذہن گھما کر رکھ دیا ہے"...... لارڈ جیفرسن نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں آپ کو اس سنڈیکیٹ کی بڑی مچھلیوں سمیت پوری تفصیل دے دوں تو کیا آپ واقعی اس کے خلاف کوئی موثر اقدام کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے عمران۔ تم میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو ان معاملات میں آج تک میں نے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا"...... لارڈ جیفرسن نے جواب دیا۔

"لیکن آپ کی پولیس اور انٹیلی جنس اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکے گی اس کے لئے آپ کو ملٹری کی سپیشل سروسز کو حرکت میں لانا پڑے گا اور فوری اور موثر اقدام کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر مت کرو یہ میرا کام ہے۔ تم سپیشل سروسز کہہ رہے ہو میں پوری فوج کو ان پر چڑھا دوں گا۔ میں ایک لمحے کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس قدر خوفناک جرائم پیشہ لوگ یہاں اس انداز میں دندناتے پھریں کہ سرکاری ایجنسیوں کے چیف ان

کے کارندے ہوں۔ میرے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے اور اگر تم اس کی تفصیلات مجھ تک پہنچا سکو تو یہ تمہارا مجھ پر ذاتی احسان ہو گا"...... لارڈ جیفرسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب میری تسلی ہو گئی ہے لیکن آپ سے فوری ملاقات کیسے ہو سکتی ہے۔ میں ریڈ سنڈیکیٹ کے چیف کو اپنے ساتھ لے کر آنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم کس وقت تک آ سکتے ہو"...... لارڈ جیفرسن نے کہا۔

"میں تو آپ کے پاس زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں پہنچ سکتا ہوں۔ آپ اپنی مصروفیت دیکھ لیں"...... عمران نے کہا۔

"لعنت بھیجو میری مصروفیت پر۔ جب میں عوام کا جرائم پیشہ افراد سے تحفظ نہ کر سکوں تو پھر میری مصروفیت کا کیا فائدہ۔ تم ایسا کرو کہ سیدھے پرائم منسٹر ہاؤس آجاؤ میں وہیں جا رہا ہوں۔ وہاں گیٹ پر تم نے صرف اپنا نام بتانا ہے اور بس"...... لارڈ جیفرسن نے کہا۔

"او کے میں پہنچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ٹائیگر"...... عمران نے گیٹ کے قریب کھڑے ہوئے ٹائیگر کو آواز دی۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہاں آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کی

طرف بڑھنے لگا۔

" اندر بے ہوش پڑے ہوئے لارڈ مارگن کو اٹھاؤ اور کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان ڈال دو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کار دوڑاتا ہوا پرائم منسٹر ہاؤس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر آرام کرسی پر نیم دراز لارڈ گس چونک کر سیدھے ہوئے۔

"یس کم ان" ...... انہوں نے کہا تو دروازہ کھلا اور ان کی اکلوتی بیٹی انابل اندر داخل ہوئی۔

" کیا بات ہے بیٹی۔ تم اداس دکھائی دے رہی ہو خیریت تو ہے ناں"...... لارڈ برگس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈیڈی مجھے اپنی حویلی اور اپنا وطن بے حد یاد آتا ہے۔ یہاں ایکریمیا میں میرا دل نہیں لگتا۔ آپ واپس کیوں نہیں جاتے"۔ انابل نے لارڈ برگس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔

" مت یاد دلاؤ مجھے یہ بات۔ تمہیں کیا معلوم کہ میرا اپنا کیا حال ہے۔ میری حالت یہاں بالکل ایسی ہے جیسے مچھلی کی پانی سے باہر

ہوتی ہے لیکن کیا کروں زندگی بچانے کے لئے مجھے مجبوراً یہاں رہنا پڑ رہا ہے۔ بھول جاؤ اب آئرلینڈ کو"...... لارڈ برگس نے افسردگی بھرے لہجے میں کہا تو انابل کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلنے لگے۔

"ڈیڈی مرنا تو ایک ہی بار ہے ناں۔ میں یہاں نہیں اپنے وطن میں مرنا چاہتی ہوں۔ آپ مجھے وہاں لے چلیں"...... انابل نے کہا۔

"کیسے لے جاؤں تمہیں بیٹی۔ وہ تمہارے لئے اب مقتل بن چکا ہے۔ ریڈ سنڈیکیٹ کے بھیڑیئے ہمیں ایک لمحے کے لئے بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔ پہلے بھی ہم بمشکل اپنی جانیں بچا کر وہاں سے نکلے ہیں۔ مجھے اپنی زندگی کی تو پروانہ نہیں لیکن میں بہرحال اپنے ہاتھوں تمہیں یقینی موت کے حوالے نہیں کر سکتا"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"آپ پرائم منسٹر سے بات کریں۔ انکل لارڈ جیفرسن سے بات کریں آخر وہ لوگ کیوں ان بھیڑیوں کو نہیں روک سکتے"۔ انابل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب کیا بتاؤں تمہیں۔ اس سنڈیکیٹ کا جال نہ صرف آئرلینڈ بلکہ گریٹ لینڈ تک پھیلا ہوا ہے۔ ان لوگوں نے آکٹوپس کی طرح پنجے پھیلائے ہوئے ہیں۔ سرکاری ایجنسیاں ان کی ملازم ہیں۔ تمام اعلیٰ ترین افسران کے رکن ہیں۔ اب تم بتاؤ کہ اکیلے پرائم منسٹر اور اکیلے لارڈ جیفرسن کیا کر لیں گے۔ وہ زیادہ سے زیادہ چند افراد کو پکڑ لیں گے لیکن کیا اس سے سنڈیکیٹ ختم ہو جائے گا۔ نہیں بیٹی یہ ناسور ہے اس کا خاتمہ ناممکن ہے"...... لارڈ برگس نے جواب دیا۔

"آپ نے خواہ مخواہ اس پاؤڈر سے ہیرے بنا کر عذاب مول لے لیا۔ آپ اسے حکومت کے حوالے کر دیتے کم از کم اس طرح ہماری جانیں تو بچ جاتیں"...... انابل نے کہا تو لارڈ برگس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب کیا بتاؤں میں تو خود اس لمحے کو پچھتا رہا ہوں لیکن اب کیا کر سکتا ہوں۔ اب تو جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ میرا مقصد تو نیک تھا۔ میں تو پوری دنیا کے معذوروں اور بیماروں کی فلاح و بہبود کے لئے سوچ رہا تھا لیکن ان بھیڑیوں نے مجھے اور تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا"...... لارڈ برگس نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ایک ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

"آپ کی کال ہے جناب آئرلینڈ سے آپ کے اسٹیٹ مینجر جانسن صاحب بات کرنا چاہتے ہیں"...... ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور فون پیس لارڈ صاحب کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو"...... لارڈ برگس نے کہا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ جاگیر کا کوئی مسئلہ ہو گا جس کے لئے اسٹیٹ مینجر بات کرنا چاہتا ہو گا۔

"جانسن بول رہا ہوں لارڈ صاحب۔ آپ کے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے جناب"...... دوسری طرف سے اسٹیٹ مینجر جانسن کی مسرت بھری آواز سنائی دی تو لارڈ صاحب بے اختیار چونک پڑے۔

"خوشخبری۔ کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"...... لارڈ صاحب

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو انابل بھی چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگی۔

" جناب آئرلینڈ اور گریٹ لینڈ دونوں ملکوں میں ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف حکومت نے انتہائی بھرپور ایکشن لیا ہے۔ باقاعدہ فوج استعمال کی گئی ہے اور جناب ریڈ سنڈیکیٹ کے تمام بڑے گرفتار کر کے ان کا کورٹ مارشل کر کے انہیں موت کی سزا دی گئی ہے اور جناب اس سزا پر لوگوں کے سامنے عمل درآمد کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب ایک اور حیرت انگیز بات بھی ہوئی ہے کہ آئرلینڈ میں ریڈ سنڈیکیٹ کے جتنے بھی ہوٹل، کلب، جوئے خانے اور اڈے تھے ان سب میں اچانک ایک ہی وقت میں بم بلاسٹ ہوئے ہیں اور یہ سارے اڈے تباہ ہو گئے ہیں۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں جرائم پیشہ افراد مارے جا چکے ہیں اس کے بعد پولیس نے باقاعدہ سخت اور تیز ترین ایکشن لیتے ہوئے بڑے تو کیا چھوٹے سے چھوٹے ریڈ سنڈیکیٹ کے جرائم پیشہ آدمی کو گرفتار کر لیا ہے۔ پورے آئرلینڈ میں لوگ اس خوفناک سنڈیکیٹ کے اس طرح بھرپور خاتمے پر جشن منا رہے ہیں جناب اب آپ واپس آ سکتے ہیں" ۔ مینجر نے کہا تو لارڈ برگس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کہیں تم نے زیادہ شراب تو نہیں پی لی" ...... لارڈ برگس نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انہیں جانسن کی

باتوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ مجھے جانتے تو ہیں کہ میں نے کبھی غلط بات نہیں کی۔ آپ چاہیں تو آئرلینڈ کے کسی اخبار کے ایڈیٹر کو فون کر کے معلوم کر لیں یا ایکریمین لائبریری سے پچھلے چار پانچ روز کے اخبار منگوا کر دیکھ لیں۔ سب کچھ اخبارات میں چھپ چکا ہے" ..... جانسن نے کہا۔

" اوہ اوہ ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ یہ تو واقعی میرے اور میری بیٹی کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔ تھینک گاڈ۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ آخر یہ سب کیسے ہو سکتا ہے" ...... لارڈ برگس نے کہا۔

" یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے ویسے اخبارات میں بتایا گیا ہے کہ چیف سیکرٹری لارڈ جیفرسن اس ساری کارروائی کے پیچھے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی نگرانی میں یہ ملٹری آپریشن کرایا ہے" ۔ جانسن نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ پھر ہم آ رہے ہیں۔ آج ہی آ رہے ہیں" ...... لارڈ برگس نے کہا اور فون آف کر دیا۔

" کیا ہوا ڈیڈی۔ مجھے تو بتائیں" ...... انابل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو لارڈ برگس نے جانسن کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی تو انابل کے چہرے پر بھی بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" میں لارڈ جیفرسن سے بات کر لوں تب مجھے یقین آئے گا ورنہ مجھے واقعی اب تک یقین نہیں آ رہا کہ آخر یہ ناممکن ممکن کیسے ہو

گیا"۔ لارڈ برگس نے کہا اور فون کا بٹن آن کر کے انہوں نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس چیف سیکرٹری ہاؤس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ایکریمیا سے لارڈ برگس بول رہا ہوں لارڈ جیفرسن سے بات کرنی ہے اس وقت وہ یقیناً یہیں رہائش گاہ پر ہی ہوں گے"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"سوری سر۔ وہ پرائم منسٹر ہاؤس گئے ہوئے ہیں۔ ریڈ سنڈیکیٹ کے سلسلے میں وہاں کوئی خاص میٹنگ ہے"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے"...... لارڈ برگس نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ریڈ سنڈیکیٹ کو مکمل طور پر کرش کر دیا گیا ہے۔ انتہائی زبردست ایکشن لیا گیا ہے ان کے خلاف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ تھینک یو"...... لارڈ برگس نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"خدا نے تمہاری دعا سن لی ہے بیٹی۔ اب ہم نے واپسی کی تیاری کرنی ہے ہم آج ہی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس جائیں گے"۔ لارڈ برگس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو انابل بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"آپ کی یہ بات سن کر ڈیڈی مجھے یوں لگتا ہے جیسے مجھے زندگی کی سب سے بڑی خوشی مل گئی ہو"...... انابل نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ برگس اسے مسکراتے اور خوش دیکھ کر خود بھی خوشی سے نہال سے ہو گئے۔

سفید رنگ اور نئے ماڈل کی کار خاصی تیز رفتاری سے سیکرٹریٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا موجود تھے۔ وہ سب اپنی اصل شکلوں میں تھے۔

"باس اب لارڈ جیفرسن سے ملاقات کی کوئی خاص وجہ ہے۔ اب تو مشن ہر لحاظ سے مکمل ہو چکا ہے"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی کہاں مشن مکمل ہوا ہے۔ ابھی تو اس کی تکمیل میں بہت سے مرحلے رہتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ کون سے مرحلے ہیں باس۔ ریڈ سنڈیکیٹ مکمل طور پر کرش ہو چکا ہے۔ ڈائمنڈ پاؤڈر آپ کی تحویل میں آ چکا ہے اس مشن میں باقی

کیا رہ گیا ہے"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ڈائمنڈ پاؤڈر اصل میں لارڈ برگس کی ملکیت ہے ریڈ سنڈیکیٹ نے اسے ناجائز طور پر حاصل کر لیا تھا اس لئے اصولاً قانوناً اور اخلاقاً حق یہ حقدار ہونا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"تو کیا آپ یہ پاؤڈر واپس کر دیں گے"...... ٹائیگر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین ہو کہ عمران اس کا جواب نفی میں ہی دے گا۔

"یہ ساری بھاگ دوڑ اسی لئے تو کی ہے کہ جو چیز جس کی ملکیت ہے اسے واپس دلائی جائے"...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس وہ تو اس سے ہیرے بنا لیں گے جبکہ آپ کے بقول اس پر ریسرچ ہونی چاہئے"...... ٹائیگر نے بحث جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ مالک کی مرضی ہے کہ وہ اپنی ملکیت کا جس طرح چاہے استعمال کرے۔ ہم زیادہ سے زیادہ مشورہ دے سکتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"لیکن ماسٹر آپ لارڈ برگس کی بجائے چیف سیکرٹری کے پاس جا رہے ہیں۔ کیا آپ یہ پاؤڈر ان کے حوالے کریں گے"...... عقبی

سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

" نہیں یہ تو میں نے لارڈ برگس کے ہی حوالے کرنا ہے۔ چیف سیکرٹری تو حکومت کے نمائندے ہیں ان کے حوالے یہ پاؤڈر کرنے کا مطلب بکری کو شیر کی تحویل میں دینے کے مترادف ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" لارڈ برگس تو ایکریمیا چلے گئے ہیں۔ کیا آپ وہاں جائیں گے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" میری ان کے اسٹیٹ مینجر سے فون پر بات ہوئی ہے۔ وہ آج ایکریمیا سے واپس آئرلینڈ پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو باس پھر تو ہمیں واقعی وہیں جانا چاہئے تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہم اپنی گرفتاری دینے جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا جوانا بھی بے اختیار چونک پڑا جبکہ جوزف اس طرح بے نیازانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے کسی بات سے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو۔

" گرفتاری دینے۔ کیا مطلب"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" لارڈ جیفرسن صاحب کو اطلاع مل گئی ہے کہ تم تینوں نے آئرلینڈ میں ریڈ سنڈیکیٹ کے ڈیڑھ سو سے زائد اڈوں میں انتہائی

طاقتور وائرلیس بم نصب کر کے انہیں تباہ کر دیا ہے جس سے سینکڑوں مجرم ہلاک ہو گئے ہیں اور لارڈ جیفرسن کے مطابق یہ غیر قانونی کارروائی ہے اس لئے ان کے سیکرٹری کا فون آیا تھا کہ لارڈ صاحب نے ہمیں طلب کیا ہے تاکہ ہم انہیں ان پر اپنی بے گناہی ثابت کر سکیں ورنہ وہ ہماری گرفتاری کے احکامات صادر کر دیں گے اور پھر ہمیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جائے گا اور اس کے بعد ہم پر باقاعدہ مقدمہ چلے گا اور ہزاروں آدمیوں کے قتل کے الزام میں ہمیں الیکٹرک چیئر پر بٹھا کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا اور پھر یا تو سرکاری خرچ پر ہماری لاشیں یہیں آئرلینڈ میں دفن کر دی جائیں گی یا اگر انہیں زیادہ ہی ترس آ گیا تو ہماری لاشیں واپس پاکیشیا بھیجی جا سکتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں وہ تو مجرم تھے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" لارڈ جیفرسن کے نزدیک وہ انسان بھی تھے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" میں اس لارڈ جیفرسن کی گردن توڑ دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اور جوزف تمہارا کیا ردعمل ہے"...... عمران نے گردن موڑ کر خاموش بیٹھے ہوئے جوزف سے کہا۔

" کس بارے میں باس"...... جوزف نے حیران ہو کر پوچھا۔

"لارڈ جیفرسن کے بارے میں جوانا تو کہہ رہا ہے کہ وہ ان کی گردن توڑ دے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو آپ کے حکم کا پابند ہوں باس میں کسی لارڈ وغیرہ کو نہیں جانتا آپ کہیں گے تو خاموشی سے الیکٹرک چیئر پر بیٹھ جاؤں گا اور اگر آپ حکم دیں گے تو لارڈ جیفرسن کے ٹکڑے اڑا دوں گا"۔ جوزف نے اسی طرح بے نیازانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے جوزف کا ردعمل سن لیا جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جوزف سے میں نہیں مل سکتا ماسٹر۔ جوزف نے تو اپنے جذبات تک کو آپ کے تابع کر رکھا ہے"...... جوانا نے جواب دیا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے ٹائیگر نے کار سیکرٹریٹ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ سب کار سے اترے اور پھر عمران کی رہنمائی میں وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئے کیونکہ چیف سیکرٹری کا آفس بلڈنگ کی سب سے بالائی منزل پر تھا تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت بالائی منزل پر پہنچ گیا۔

"یس سر"...... استقبالیہ لڑکی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ سیکرٹریٹ کے آفسز میں کسی کو خصوصی اجازت کے بغیر داخلے کی اجازت نہ تھی۔

"آپ یقیناً ابھی تک مس ہیں میرا مطلب ہے غیر شادی شدہ ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"جی ہاں مگر آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... لڑکی کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

"ایسی صورت میں آپ کو لفظ "یس" کا استعمال سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے کیونکہ تین بار یس کہہ دینے سے مخاطب آپ کا خاوند بھی بن سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اگر آپ تیار ہوں میں دس بار یس کہہ سکتی ہوں"...... لڑکی نے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا۔

"کاش یہی بات آپ میرے باڈی گارڈز کی عدم موجودگی میں کرتیں تو میں اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھتا لیکن مجبوری یہ ہے کہ میرے باڈی گارڈ قوم جنات سے تعلق رکھتے ہیں اور میری والدہ نے انہیں میرا باڈی گارڈ بھی اس لئے بنایا ہے کہ کسی کے تین بار کہنے کی نوبت ہی نہ آسکے"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ارے عمران صاحب آپ یہاں کیوں رک گئے ہیں چیف سیکرٹری صاحب آپ کا انتہائی شدت سے انتظار کر رہے ہیں"۔ اچانک ایک نوجوان نے استقبالیہ کے اندرونی دروازے سے کمرے

میں داخل ہوتے ہی چونک کر عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" مس استقبالیہ تین بار یس کہنے کے موڈ میں ہیں اور میرے باڈی گارڈ ایسا ہونے نہیں دیں گے اس لئے اگر آپ میری جگہ لے لیں تو چلو ان کا شوق بھی پورا ہو جائے گا اور ان کی جان بھی بچ جائے گی"...... عمران نے جواب دیا تو نوجوان چونک پڑا۔

" کیا مطلب سر"...... نوجوان نے جو لارڈ جیفرسن کا چیف سپرنٹنڈنٹ تھا اور چونکہ عمران ریڈ سنڈیکیٹ آپریشن کے سلسلے میں کئی بار لارڈ جیفرسن سے مل چکا تھا اس لئے سپرنٹنڈنٹ مارک سے بھی ملاقات رہی تھی یہی وجہ تھی کہ اس نے عمران کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا اور سپرنٹنڈنٹ مارک کے پوچھنے پر جب عمران نے تفصیل بتائی تو مارک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" مس لاسی کیا خیال ہے کیا آپ واقعی تین بار یس کہنے کے موڈ میں ہیں"...... سپرنٹنڈنٹ مارک نے ہنستے ہوئے استقبالیہ لڑکی سے کہا۔

" تم سے تو نہیں کہہ سکتی مارک تمہاری بیوی تو بڑی جلاد قسم کی ہے وہ تو مجھے گولیوں سے چھلنی کر ڈالے گی"...... لاسی نے جواب دیا اور مارک کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" آیئے جناب آپ چھوڑیں ان باتوں کو آیئے صاحب آپ کے شدت سے منتظر ہیں"...... اس نے لاسی کی بات کا جواب دینے کی بجائے عمران سے کہا اور ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر خود ہی وہ

رکاوٹ اندر سے اٹھا دی جس سے راستہ بند کیا گیا تھا۔

" اس لئے میں نے پہچان لیا تھا کہ آپ مس ہیں مسز نہیں کیونکہ مسز ہونے کے بعد خاتون کو یس کی بجائے نو کہنے کی عادت پڑ جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لاسی سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ مارک بھی تیزی سے ان کے پیچھے چل پڑا۔

" عمران صاحب لارڈ صاحب اس وقت بے حد غصے میں ہیں اس لئے پلیز آپ ان سے کوئی مزاحیہ بات نہ کریں ورنہ ان کا بلڈ پریشر اس قدر ہائی ہو سکتا ہے کہ......" مارک نے جلدی سے عمران کے قریب ہو کر چلتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کہ وہ ہائی سکول کا امتحان پاس کر لیں گے۔ یہی کہنا چاہتے ہو ناں چلو اچھا ہے آئرلینڈ کے چیف سیکرٹری کو کم از کم اتنا تو پڑھا لکھا ہونا ہی چاہئے"...... عمران نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا تو براؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

" مجھے معلوم ہے کہ آپ باز نہیں آئیں گے اس لئے میں ڈاکٹر کو کال کر کے بلوا لوں گا"...... مارک نے کہا۔

" لیڈی ڈاکٹر کو بلانا ابھی لارڈ جیفرسن اتنے بھی بوڑھے نہیں ہوئے کہ ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کے درمیان فرق کو محسوس نہ کر سکیں"...... عمران نے کہا تو مارک بے اختیار ہنس پڑا۔ اس دوران عمران چیف سیکرٹری کے آفس کے دروازے کے سامنے پہنچ گیا تھا باہر بیٹھے ہوئے چپڑاسی نے اٹھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" لارڈ صاحب سے کہو کہ ملزم اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔
عمران نے چپراسی سے کہا۔

" لارڈ صاحب آپ کے منتظر ہیں جناب تشریف لے جائیے"۔
چپراسی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دروازے کو دھکیل کر کھول دیا۔ گزشتہ چار دنوں میں ہی عمران کی طبیعت سے یہاں کا سارا عملہ بخوبی واقف ہو چکا تھا کیونکہ انہی چار دنوں میں عمران کو ریڈ سنڈیکیٹ کے سلسلے میں ہونے والی میٹنگز میں شرکت کرنے کے لئے بار بار یہاں آنا پڑا تھا۔

" کیا ہم اندر آنے کی اجازت حاصل کر سکتے ہیں جناب"۔ عمران نے کمرے میں داخل ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔ لارڈ جیفرسن سر سے گنجے تھے البتہ سر کے گرد گھنگریالے بالوں کی جھالر سی تھی ویسے بحیثیت مجموعی وہ خاصی بارعب شخصیت کے مالک تھے۔

" آؤ میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... لارڈ جیفرسن نے خشک لہجے میں کہا۔

" بے حد شکریہ جناب۔ ویسے آئرلینڈ کا یہ اصول اچھا ہے کہ عدالت ملزموں کا انتظار کرتی ہے ورنہ ہمارے پاکیشیا میں تو بیچارے ملزم عدالت کا منہ دیکھنے کے انتظار میں بوڑھے ہو جاتے ہیں ... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر سلام کر کے وہ میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

" یہ میرے ساتھی ہیں۔ ٹائیگر جوزف اور جوانا"...... عمران نے

اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" آپ لوگ بھی بیٹھ جائیں"...... لارڈ جیفرسن نے خشک لہجے میں کہا تو ٹائیگر جوزف اور جوانا بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" جی فرمائیے سنا ہے کہ آپ ہماری گرفتاری کے خواہش مند ہیں۔ اگر ایسی بات ہے تو ہم حاضر ہیں"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے رپورٹ دی گئی ہے کہ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ریڈ سنڈیکیٹ کے تمام اڈوں میں وائرلیس بم نصب کر دیئے تھے جن کے پھٹنے سے سینکڑوں آدمی مر گئے ہیں کیا یہ بات واقعی درست ہے"...... لارڈ جیفرسن نے خشک، سخت اور انتہائی کھردرے لہجے میں کہا۔

" جی ہاں بم میرے ساتھیوں نے نصب کئے تھے اور وہ پھٹے بھی اور ان سے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں مجرم بہرحال مر گئے"۔ عمران کا لہجہ بھی خشک تھا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ ایسا کرنا غیر قانونی ہے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو اس طرح ہلاک کر دے آئرلینڈ تو کیا پوری دنیا کا یہی قانون ہے کہ کسی کو بغیر مقدمہ چلائے اور صفائی کا موقع دیئے بغیر موت کی سزا نہیں دی جا سکتی اور ایسا کرنا قتل ہے۔ اس قتل کی سزا موت ہے اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ میں نے زندگی بھر کبھی اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا اور نہ میں اب کروں گا۔ یہ درست ہے کہ

تم نے ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف مجھے ثبوت مہیا کئے اور تمہاری وجہ سے میں نے فوج کے ذریعے ریڈ سنڈیکیٹ کے بڑے مجرموں کو گرفتار کیا اور پھر ان پر خصوصی عدالت میں مقدمے چلائے گئے اور ان کے جرائم ثابت ہونے پر انہیں موت کی سزا دی گئی لیکن تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے از خود قانون اپنے ہاتھ میں لے کر انتہائی بھیانک جرم کیا ہے اس لئے مجبوری ہے علی عمران۔ تم اور تمہارے ساتھیوں پر بہرحال مقدمہ چلے گا اور پھر عدالت جو فیصلہ چاہے کرے میں اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتا"...... لارڈ جیفرسن کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا تھا۔

"آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ بم ہم نے فائر کئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے میرے سامنے اقرار کیا ہے اور اب قانوناً مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں اس بات کی گواہی دوں"...... لارڈ جیفرسن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ بے شک گواہی دیں۔ میں آپ کو روک نہیں سکتا لیکن آپ سچی گواہی دیں میں نے تو آپ کو بتایا ہے کہ بم میرے ساتھیوں نے نصب کئے تھے اصل مجرم تو وہ ہے جس نے یہ بم فائر کئے کیونکہ جب تک بم فائر نہ ہوں تباہی نہیں ہو سکتی اور مجرم نہیں مر سکتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ بم تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے

نصب کئے لیکن انہیں فائر کسی اور نے کیا ہے وہ کون ہے"...... لارڈ جیفرسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں یہ مبارک کام پرائم منسٹر صاحب نے اپنے ہاتھوں سر انجام دیا ہے آپ بے شک ان سے پوچھ لیں"...... عمران نے جواب دیا تو لارڈ جیفرسن بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم کیا کہہ رہے ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... لارڈ جیفرسن نے جواب دیا۔

"آپ بے شک پرائم منسٹر صاحب کو فون کر کے ان سے پوچھ لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ جیفرسن نے رسیور اٹھا لیا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کراؤ جہاں بھی وہ ہوں"...... لارڈ جیفرسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور واپس رکھ دیا۔

"اس میں لاؤڈر کا بٹن موجود ہے اسے پریس کر دیں تاکہ ہم بھی آپ کی اور پرائم منسٹر صاحب کے درمیان ہونے والی گفتگو سے مستفید ہو سکیں"...... عمران نے کہا اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ جیفرسن نے رسیور اٹھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... لارڈ جیفرسن نے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر لائن پر موجود ہیں جناب"۔ دوسری طرف ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ لارڈ جیفرسن کی پی اے

کی آواز تھی۔

" ہیلو جیفرسن بول رہا ہوں۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کراؤ"۔ لارڈ جیفرسن نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہولڈ آن کریں جناب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ یہ آئرلینڈ کے پرائم منسٹر کی آواز ہے۔

" جیفرسن بول رہا ہوں جناب آپ سے ایک اہم اور ضروری مسئلہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھیں جناب"...... لارڈ جیفرسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کھل کر بات کریں لارڈ جیفرسن۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔ پرائم منسٹر صاحب نے کہا اور لارڈ جیفرسن نے ریڈ سنڈیکیٹ کے اڈوں اور بم نصب ہونے ان کی تباہی اور سینکڑوں مجرموں کی موت کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھ ہونے والی گفتگو دوہرادی خاص طور پر یہ بات کہ بم پرائم منسٹر صاحب نے فائر کئے تھے۔

" عمران آئرلینڈ کا محسن ہے لارڈ جیفرسن۔ اس نے آئرلینڈ کے عوام کو خوفناک مجرموں کے شکنجے سے نکالا ہے آپ کو اس کی بات پر یقین کر لینا چاہئے تھا۔ ویسے کاش عمران جیسا ایک بھی نوجوان آئرلینڈ میں ہوتا تو نوبت یہاں تک نہ پہنچ سکتی تھی کہ آپ جیسے اصول اور قانون پسند چیف سیکرٹری ہونے کے باوجود یہاں کے

لوگ ان خوفناک مجرموں کے ہاتھوں اس طرح کیڑے مکوڑوں کی طرح مرتے رہتے لوگوں کی عزتیں جاتیں اور ان کے مال اس طرح یرغمال نہ بنائے جاتے۔ آپ نے خود دیکھ لیا ہے کہ ریڈ سنڈیکیٹ کے جن بڑے بڑے مجرموں کو آپ نے گرفتار کیا ہے وہ کون لوگ تھے لیکن آپ کیا کرتے رہے آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میرے پاس مجرموں کے خلاف خصوصی ایکشن لینے کے انتہائی وسیع اختیارات ہیں اور یہ اختیارات مجھے آئرلینڈ کی پارلیمنٹ نے دیئے ہیں جب عمران نے مجھے بتایا کہ جب تک ریڈ سنڈیکیٹ کے یہ خصوصی اڈے تباہ نہیں کئے جائیں گے اس وقت تک صرف چند اوپر کے لوگ پکڑ لینے سے ریڈ سنڈیکیٹ کا خاتمہ نہیں ہو سکے گا ان گرفتار ہونے والوں کی جگہ دوسرے لوگ لے لیں گے اور اگر ان اڈوں پر پکڑ دھکڑ کی گئی تو مجرم انڈر گراؤنڈ چلے جائیں گے اس کے علاوہ جب تک یہ اڈے تباہ نہیں ہوں گے مجرموں کو اس بات کا احساس نہیں ہو گا کہ قانون واقعی سب سے بالاتر ہے اور عوام پر چھائی ہوئی ریڈ سنڈیکیٹ کی دہشت بھی دور نہیں ہو گی۔ چنانچہ میں نے اپنے خصوصی اختیارات سے کام لیتے ہوئے عمران کی تجویز منظور کر لی جس پر عمران نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے ان تمام مجرموں کے اڈوں میں بم نصب کئے اور میں عمران کا مشکور ہوں کہ اس نے یہ اچھا کام میرے ہاتھوں سے کرایا اور اس طرح قانون کی برتری پورے ملک کے عوام پر ثابت ہو گئی۔ لارڈ جیفرسن میرا خیال تھا کہ آپ

مجھے باقاعدہ تجویز دیں گے کہ عمران کو آئرلینڈ کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جائے لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ نے بجائے عمران اور اس کے ساتھیوں کی عظمت کو سمجھنے کے انہیں گرفتار کرنے اور سزا دینے کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں مجھے آپ سے کم از کم اس کی امید نہ تھی"...... پرائم منسٹر صاحب نے لارڈ جیفرسن کو واقعی بری طرح جھاڑ پلا دی تھی اور لارڈ جیفرسن کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آئی ایم سوری سر۔ واقعی مجھے ویسے ہی کرنا چاہئے تھا جیسے آپ نے فرمایا۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے باقاعدہ معافی مانگوں گا"...... لارڈ جیفرسن نے کہا۔

"یہی آپ کی عظمت ہے لارڈ جیفرسن جس کی وجہ سے آپ کی عزت سب کے دلوں میں ہے کہ آپ اپنی غلطی کا جواز تلاش کرنے کی بجائے اس کا برملا اور فوراً اعتراف کر لیتے ہیں آپ میری طرف سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دعوت دے دیں کہ وہ آج رات میرے ساتھ ڈنر کریں اور یہ دعوت میں ذاتی حیثیت سے دے رہا ہوں۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ جیفرسن نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آئی ایم سوری عمران"...... لارڈ جیفرسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے ایسی کوئی غلطی نہیں کی انکل کہ آپ کو سوری کہنا پڑے آپ نے قانون اور اصول کی بات کی ہے اور مجھے آپ کی بات سن کر دلی مسرت ہوئی ہے جب تک آپ جیسے اصول اور قانون پسند لوگ اس دنیا میں موجود ہیں یہ دنیا بہرحال مکمل تباہی سے بچی رہے گی۔ پاکیشیا کے سیکرٹری سر سلطان اور میرے ڈیڈی بھی آپ کی طرح سوچنے والے ہیں اس تجربے کی وجہ سے میں نے پہلے ہی حفظ ماتقدم کے طور پر اپنے بچاؤ کا بندوبست کر لیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ جیفرسن بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے سوری اس لئے نہیں کہا کہ میں نے تم سے اصول اور قانون کی بات کر کے کوئی غلطی کی ہے بلکہ میں نے سوری اس لئے کہا ہے کہ مجھ سے یہ غلطی ضرور ہوئی ہے کہ مجھے پہلے ہی یہ سوچ لینا چاہئے تھا کہ تم جیسے شیطان نے لامحالہ کوئی نہ کوئی ڈیفنس کر رکھا ہو گا"...... لارڈ جیفرسن نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس دیا۔

"آخر آپ کا ہی بھتیجا ہوں انکل"...... عمران نے کہا تو لارڈ جیفرسن جیسے بردبار آدمی بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنسنے پر مجبور ہو گئے کیونکہ ظاہر ہے اب اتنی سی بات تو وہ بھی سمجھ سکتے تھے کہ انہوں نے عمران کو شیطان کہا ہے تو شیطان کا انکل کون ہو سکتا ہے۔

"پرائم منسٹر صاحب کی دعوت تم نے سن لی۔ آج ڈنر میں تم نے ضرور شریک ہونا ہے"...... لارڈ جیفرسن نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب واقعی بے حد ذہین آدمی ہیں حالانکہ ان سے

میری صرف تین ملاقاتیں ہوئی ہیں لیکن وہ میرے مزاج کو سمجھ گئے ہیں انہیں معلوم تھا کہ میں سرکاری دعوتوں میں شامل نہیں ہوں گا اس لئے انہوں نے ذاتی دعوت کی بات کی ہے لیکن اب آپ میرے ساتھ لارڈ برگس کے پاس چلیں میں چاہتا ہوں کہ کسی معتبر اور معزز گواہ کو اپنے ساتھ لے جاؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گواہ کیا مطلب"...... لارڈ جیفرسن نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ وہاں چلیں گے تو آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ جیفرسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد دو کاریں لارڈ برگس کی حویلی میں داخل ہو رہی تھی جن میں سے ایک کار میں لارڈ جیفرسن کے ساتھ عمران موجود تھا جب کہ دوسری کار میں ٹائیگر جوزف اور جوانا تھے۔ لارڈ برگس کو چونکہ لارڈ جیفرسن نے روانگی سے پہلے فون پر اپنی آمد کی اطلاع دے دی تھی اس لئے جیسے ہی ان کی کاریں پورچ میں جا کر رکیں لارڈ برگس اپنی بیٹی انابل کے ہمراہ ان کے استقبال کے لئے وہاں پہنچ گئے۔

"ارے عمران تم۔ خیریت تمہاری یہاں آمد کیسے ہوئی"۔ لارڈ برگس نے عمران کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بھلا آپ سے ملے بغیر کیسے واپس جا سکتا تھا ورنہ اماں بی کی بجائے اس بار مجھے ڈیڈی سے جوتے کھانے پڑتے اور اماں بی کی جوتیوں سے تو میرے دماغ کے خلیے زیادہ روشن ہو جاتے ہیں اور

جبکہ ڈیڈی کے جوتوں سے پہلے سے روشن خلیے بھی بجھ جاتے ہیں"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے جواب دیا تو لارڈ برگس اور لارڈ جیفرسن دونوں بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے اور پھر وہ شاندار انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں آ گئے لیکن ٹائیگر جوزف اور جوانا تینوں باہر ہی رک گئے تھے۔

"ارے یہ میرے ساتھیوں کو کیا ہوا وہ باہر کیوں رک گئے ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا اور پھر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ انابل اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ بیٹھئے عمران صاحب میں انہیں بلا لاتی ہوں"...... انابل نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ واپس آئی۔

"عمران صاحب ان کا کہنا ہے کہ وہ لان میں بیٹھیں گے۔ چنانچہ میں نے ملازم کو کہہ دیا ہے وہ انہیں وہاں سرو کر دے گا"۔ انابل نے واپس آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے بوریت سے بچنے کے لئے باہر رہنے کی تجویز دی تھی۔

"لارڈ جیفرسن۔ آپ نے آئرلینڈ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اس ریڈ سنڈیکیٹ کو کرش کر دیا ہے آپ نے جہاں آئرلینڈ کے تمام رہنے والوں پر احسان کیا ہے وہاں خاص طور پر مجھ پر اور میری بیٹی پر بھی احسان کیا ہے اگر ریڈ سنڈیکیٹ اس طرح کرش نہ ہوتا تو میں اور

میری بیٹی اپنی زندگی میں آئرلینڈ واپس نہ آسکتے تھے"...... لارڈ برگس نے لارڈ جیفرسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ یہاں سے گئے کیوں تھے"...... لارڈ جیفرسن نے کہا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ کے لوگ مجھے اور میری بیٹی کو قتل کرنے کے درپے ہو گئے تھے اس لئے عمران نے مجھے فوری یہاں سے نکل جانے کا مشورہ دیا اور میں چلا گیا"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"آپ چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا کے لئے روانہ ہوئے تھے لیکن پھر آپ فرسٹ سٹاپ پر ہی اتر گئے اور ہوٹل میں جا کر ٹھہر گئے اس کی کیا وجہ تھی لارڈ برگس"...... عمران نے کہا تو لارڈ برگس اور اس کی بیٹی انابل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لارڈ جیفرسن بھی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگے۔

"تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم وہاں ہوٹل میں تھے"۔ لارڈ برگس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔ سرکاری ایجنسی ٹروجن کا چیف ڈیکسن جو آپ سے اصل پاؤڈر والا ڈبہ لے گیا تھا اس نے ایکریمیا میں اپنے ایجنٹ رابرٹ کو کال کر دی تھی اسے شاید یہ اطلاع مل گئی تھی کہ آپ انابل کے ساتھ ایکریمیا چارٹرڈ طیارے پر روانہ ہو گئے ہیں اس نے رابرٹ کو حکم دے دیا تھا کہ جیسے ہی آپ کا طیارہ ایکریمیا پہنچے آپ کو اور انابل دونوں کو گولیوں سے اڑا دیا جائے اب یہ دوسری بات ہے

کہ آپ کسی وجہ سے راستے میں رک گئے تو اس رابرٹ نے ڈیکسن کو کال کر کے اس سے پوچھا کہ کیا آپ کا خاتمہ وہیں راستے میں ہی کیا جائے یا لازماً یہ کام ایکریمیا میں ہی کرنا ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ اس وقت میں ڈیکسن کو قابو کر چکا تھا اس لئے یہ کال میں نے اٹنڈ کر لی اور پھر میں نے ڈیکسن کے لہجے میں اسے کہہ دیا کہ یہ مشن ختم کر دیا گیا ہے اس لئے لارڈ برگس اور ان کی بیٹی انابل کے خلاف اب کوئی کارروائی نہیں کرنی"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ مجھے ختم کرا دیتے لیکن تم نے کیوں اس پر قابو پایا تھا۔ کیا تم اس کے خلاف کام کر رہے تھے"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"لارڈ برگس۔ ریڈ سنڈیکیٹ کے خاتمے کا سارا کریڈٹ عمران کو ہی جاتا ہے اس سے ریڈ سنڈیکیٹ کے سربراہ کو پکڑ کر اور اس سے ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف مکمل مواد حاصل کر کے مجھے فون پر سارے حالات بتائے اور پھر میں نے فوج کو استعمال کر کے ریڈ سنڈیکیٹ کا خاتمہ کر دیا۔ اصل کام تو عمران نے کیا ہے اس لئے شکریہ بھی آپ اسی کا ادا کریں"...... لارڈ جیفرسن نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ برگس اور انابل دونوں کے چہروں پر پہلے سے موجود حیرت کے تاثرات میں مزید کئی گنا اضافہ ہو گیا۔

"تو تم واپس نہیں گئے تھے بلکہ ان کے خلاف کام کرتے رہے

ہو۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی تمہارا ہی کام ہے کہ تم نے اس خوفناک سنڈیکیٹ کا خاتمہ کرا دیا اور مجھے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ لارڈ جیفرسن نے آخر کس طرح اس سنڈیکیٹ کا خاتمہ کیا ہو گا کیونکہ ظاہر ہے جب تک ان کے خلاف ثبوت موجود نہ ہوتے ایسا اقدام کیا ہی نہ جا سکتا تھا۔ لارڈ جیفرسن عمران کا شکریہ مجھے ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تو میرا بھتیجا ہے اور مجھے اس کا انکل ہونے پر فخر ہے"۔لارڈ برگس نے کہا۔

"لیکن یہ تو اپنے آپ کو میرا بھی بھتیجا تسلیم کرتا ہے۔ یہ کس کس کا بھتیجا ہے"...... لارڈ جیفرسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوشش بھی فرض ہے جناب لیکن اب کیا کروں جتنے بھی انکل ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ سے طویل عمریں لے کر آئے ہیں اس لئے بس وصیت ناموں میں اپنا نام دیکھ کر ہی خوش ہوتا رہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

اسی لمحے ایک ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر ہاٹ کافی کے برتن موجود تھے۔

"مجھے معلوم ہے لارڈ جیفرسن کہ آپ شراب نہیں پیتے اور نہ ہی عمران پیتا ہے اس لئے میں نے ہاٹ کافی منگوائی ہے"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"آپ نے اچھا کیا۔ مجھے واقعی ہاٹ کافی کی ہی طلب محسوس ہو رہی تھی"...... لارڈ جیفرسن نے جواب دیا اور عمران ان کے اس

جواب پر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ یہ جواب واقعی وضع داری کا بہترین نمونہ تھا۔

"آپ جب واپس جائیں تو باہر موجود میرے ساتھی ٹائیگر کو یہاں بھجوا دیں"...... عمران نے ملازم سے کہا جو ہاٹ کافی کے برتن میز پر لگا رہا تھا۔

"یس سر"...... ملازم نے جواب دیا اور پھر وہ خالی ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اندر داخل ہوا اور اس نے سب کو سلام کیا۔

"ٹائیگر وہ پیکٹ لے آؤ جو کار کی ڈگی میں رکھوایا تھا"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پیکٹ تھا۔ عمران نے اس سے پیکٹ لے لیا تو وہ ایک بار پھر سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"یہ لیجئے لارڈ برگس اپنی امانت اور اسی لئے میں لارڈ جیفرسن کو ساتھ لے آیا تھا تاکہ ان کے سامنے آپ کو آپ کی امانت واپس کی جائے کیونکہ ان سے زیادہ معزز گواہ مجھے آئرلینڈ میں نہ مل سکتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے اس پیکٹ میں"...... لارڈ برگس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ کھول کر دیکھ لیجئے"...... عمران نے کہا تو لارڈ برگس نے پیکٹ کھولنا شروع کر دیا۔ انابل اور لارڈ جیفرسن دونوں کے چہرے پر بھی حیرت کے ساتھ ساتھ تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ارے یہ کیا۔ یہ تو وہی ڈبہ ہے ڈائمنڈ پاؤڈر والا۔ تو کیا یہ کھل نہیں سکا ریڈ سنڈیکیٹ سے"...... لارڈ برگس نے پیکٹ سے ڈبہ برآمد ہونے پر بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے الٹ کر ہر طرف سے گھما کر دیکھ لیا تھا کہ وہ اسی طرح سیلڈ ہے۔

"لیزر ریز سے یہ کھل نہیں سکا اس لئے ریڈ سنڈیکیٹ کے چیف صاحب اسے ایکریمیا لے جا رہے تھے لیکن اس مشین کا آپریٹر بیمار تھا اس لئے وہ رک گئے اور پھر مجھے ان تک پہنچنے اور ڈبہ واپس حاصل کرنے کا موقع مل گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں تم نے پہلے بھی چیف کی بات کی تھی۔ کون تھا یہ چیف"...... لارڈ برگس نے چونک کر کہا۔

"آپ دونوں لارڈز کے سامنے مجھے اس کا نام لیتے شرم آتی ہے کہ کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں اور میرا نام ہی اپنے وصیت نامے سے کٹوا دیں"...... عمران نے جواب دیا تو لارڈ جیفرسن بے اختیار ہنس پڑے جبکہ لارڈ برگس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ ہم کیوں ناراض ہوں گے"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"اس لئے کہ وہ بھی لارڈ تھے۔ لارڈ مارگن"...... عمران نے جواب

دیا تو لارڈ برگس کا چہرہ شدید ترین حیرت کی وجہ سے بگڑ سا گیا تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ لارڈ مارگن۔ وہ۔ وہ تھا ریڈ سنڈیکیٹ کا چیف۔ ویری بیڈ۔ آدمی کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"وہ آپ اور لارڈ جیفرسن کی طرح جدی پشتی لارڈ نہیں تھا۔ وہ پہلے ایک گنگسٹر کا نائب تھا پھر اس نے ریڈ سنڈیکیٹ بنا لیا اور اس سے کمائی ہوئی دولت کے بل بوتے پر لارڈ بن گیا اس لئے آپ کو زیادہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو لارڈ برگس نے ایک طویل سانس لیا۔

"ایک دو بار اس سے ملاقات ہوئی تھی اور میں اس کی گفتگو اور اس کے اطوار دیکھ کر حیران ہوا تھا کیونکہ اس میں خاندانی وجاہت اور وضع داری موجود نہ تھی لیکن مجھے اس کی وجہ سمجھ نہ آئی تھی۔ اب تم نے بتایا ہے تو مجھے پتہ چلا ہے لیکن ایک بات ہے وہ ایکریمیا میں بھی چلا جاتا تب بھی اس ڈبہ کو نہ کھول سکتا تھا۔ دنیا کی کوئی شعاع کوئی ہتھیار اسے نہیں کھول سکتا"...... لارڈ برگس نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اگر میں بغیر کسی شعاع اور کسی ہتھیار کے اسے کھول دوں تو کیا مجھے میرا منہ مانگا انعام دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اور اگر تم ناکام رہے تب"...... لارڈ برگس نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

"تو جتنا پاؤڈر اس میں موجود ہے اس کا ڈبل دوں گا"...... عمران نے جواب دیا تو لارڈ برگس بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ تو غیر ارضی عنصر ہے تم اس جیسا کہاں سے لے آؤ گے"...... لارڈ برگس نے حیران ہو کر کہا۔

"لارڈ برگس آخر میں آپ کا ہی بھتیجا ہوں اور جتنا بھتیجا اپنے انکل کو سمجھ سکتا ہے اتنا اور کون سمجھ سکتا ہے۔ اس کے اندر ڈائمنڈ پاؤڈر نہیں ہے بلکہ آپ نے ایک بار پھر اس ڈبے کے اندر ٹرانسم پاؤڈر بھر کر اسے سیلڈ کر کے ریڈ سنڈیکیٹ کے حوالے کر دیا تھا کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ جب وہ لوگ اسے کھولنے کی کوشش کریں گے تو یہ لیزر ریز سے نہ کھل سکے گا اور وہ اسے لامحالہ دنیا کی سب سے طاقتور شعاعوں سے کھولنے کی کوشش کریں گے اور یہ شعاعیں اسے کھولنے کی بجائے جلا کر راکھ کر دیں گی اس طرح ڈبے کے ساتھ ساتھ اندر موجود ٹرانسم پاؤڈر بھی ساتھ ہی جل کر راکھ ہو جائے گا اور وہ یہی سمجھیں گے کہ اصل پاؤڈر ضائع ہو گیا ہے اس طرح آپ نے اصل پاؤڈر ایک بار پھر کامیابی سے چھپا لیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہو گیا۔ کیا تمہیں الہام ہوتا ہے۔ ڈبہ کھولے بغیر تو کسی طرح بھی نہیں معلوم ہو سکتا کہ اندر کیا ہے۔ اور یہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ ڈبہ بہر حال کھلا نہیں ہے"۔ لارڈ برگس نے کہا۔

"اس میں الہام ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔ بہر حال آپ بتائیں کیا میں نے درست کہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب جبکہ ریڈ سنڈیکیٹ کا خاتمہ ہو گیا ہے تو اب مجھے یہ بتانے میں کوئی عار نہیں ہے کہ واقعی اس ڈبے میں بھی اصل ڈائمنڈ پاؤڈر نہیں ہے"...... لارڈ برگس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈیڈی آپ نے مجھے بھی اس بارے میں نہیں بتایا تھا"...... انابل نے حیران ہو کر کہا۔

"بیٹی میں نے اس بات کو صرف اپنے تک محدود رکھا تھا۔ البتہ میں نے اپنی وصیت کے ساتھ ایک کاغذ پر اس بارے میں تفصیل لکھ کر لاکر میں رکھوا دی تھی تاکہ اگر میں اچانک فوت ہو جاؤں تو تم اس پاؤڈر کو حاصل کر سکو اور تمہیں میں نے اس لئے نہیں بتایا تھا کہ تمہاری زبان سے اگر اس بارے میں ایک لفظ بھی نکل جاتا تو ریڈ سنڈیکیٹ تم پر بھوکے کتوں کی طرح ٹوٹ پڑتے اور میں نے اسے ایک بار پھر اس لئے چھپا لیا تھا کہ میرا ضمیر کسی طرح بھی یہ نہ چاہتا تھا کہ اس قدر کثیر دولت ان مجرموں کے ہاتھ لگ جائے کیونکہ انہوں نے اس دولت کو جرائم پر ہی استعمال کرنا تھا"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"لیکن آپ کم از کم مجھے تو بتا دیتے"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" مجھے تمہاری فطرت معلوم ہے تم نے اصل لینے کی ضد کرنی تھی اور میرا خیال تھا کہ تم بہرحال ریڈ سنڈیکیٹ سے اسے نہ بچا سکو گے کیونکہ جیسے ہی انہیں معلوم ہوگا وہ تمہارے پیچھے لگ جائیں گے لیکن تمہیں یہ بات آخر معلوم کیسے ہو گئی" ...... لارڈ برگس نے کہا۔

" معلوم کیسے ہونا تھا۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ آپ دوسری بار بھی ریڈ سنڈیکیٹ کو چکر دیں گے اس لئے میں نے اس ڈبے کے حصول میں دن رات ایک کر دیا اور نتیجہ یہ کہ آخرکار لارڈ مارگن کو ٹریس کر کے یہ ڈبہ وصول کر لینے میں کامیاب ہو گیا اور لارڈ مارگن کی وجہ سے ہی ریڈ سنڈیکیٹ کے خلاف ایسا مواد مل گیا کہ لارڈ جیفرسن کو ان پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل گیا۔ پھر پرائم منسٹر صاحب کی اجازت سے میں نے ریڈ سنڈیکیٹ کے تمام چھوٹے بڑے اڈوں میں وائرلیس بم نصب کرا دیئے اور پھر پرائم منسٹر صاحب نے اپنی انگلی سے وہ بٹن پریس کر دیا جس سے یہ سارے اڈے بیک وقت تباہ ہو گئے اس طرح ریڈ سنڈیکیٹ مکمل طور پر کرش کر دیا گیا اس کے بعد میں نے یہ ڈبہ کھول کر اس پاؤڈر کو چیک کرنے کی کوشش کی کیونکہ تھوڑا بہت سائنس کا علم مجھے بھی حاصل ہے تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ڈبے کے اندر عام سے سائنسی عنصر کا پاؤڈر بھرا ہوا تھا۔ اگر مجھے یہ یقین نہ ہوتا کہ ڈبہ نہیں کھل سکتا تو میں یہی سمجھتا کہ لارڈ مارگن نے یہ ڈبہ کھول کر اس میں سے پاؤڈر بدل دیا

ہے لیکن چونکہ مجھے معلوم تھا کہ ڈبہ نہیں کھل سکتا اس لئے مجھے معلوم ہو گیا کہ انکل لارڈ برگس نے ایک بار پھر ہاتھ دکھایا ہے اور اسی لئے میں نے لارڈ جیفرسن کی منت کی کہ وہ بطور معزز گواہ میرے ساتھ چلیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ پاؤڈر بدلنے کا الزام مجھ پر لگ جائے" ...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم نے جو کچھ کہا ہے وہ اس لئے غلط ہے کہ ڈبہ تو پہلے کی طرح سیلڈ ہے۔ اسے تو نہ کھولا گیا ہے اور نہ کھولا جا سکتا ہے۔ اصل بات بتاؤ کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ اس کے اندر ڈائمنڈ پاؤڈر کی بجائے عام پاؤڈر ہے" ...... لارڈ برگس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں نے یہ ڈبہ کھول کر اسے دوبارہ بند کر دیا تھا۔ اگر آپ حکم دیں تو میں یہ کارروائی یہیں بیٹھے بیٹھے آپ کے سامنے بھی دوہرا سکتا ہوں" ...... عمران نے کہا تو لارڈ برگس بے اختیار اچھل پڑے۔

" یہ تو ممکن ہی نہیں ہے عمران اور مجھے افسوس ہے کہ اب تم نے جھوٹ بولنا بھی سیکھ لیا ہے" ...... لارڈ برگس نے کہا۔

" بھتیجا انکل سے ہی گر کی باتیں سیکھ سکتا ہے۔ آپ نے دوبارہ نقلی ڈائمنڈ پاؤڈر اصل کہہ کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں نے جھوٹ نہیں بولا اور میں اپنی بات ثابت کر سکتا ہوں" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا جس کے ساتھ ایک لچھے دار تار موجود تھا اس کے ساتھ ہی ایریل کی طرز کا ایک چھوٹا سا راڈ بھی موجود تھا۔ آلے پر سرخ اور سبز رنگ کے

دو بٹن لگے ہوئے تھے۔ عمران کرسی سے اٹھا اس نے لچھے دار تار کے آخری سرے پر لگے ہوئے شو کو الیکٹرک بورڈ پر موجود ساکٹ میں فٹ کیا اور پھر واپس آکر اس نے سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ سرخ رنگ کے بٹن کے اوپر سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ عمران خاموش رہا۔ چند لمحوں بعد یہ بلب ایک جھماکے سے مسلسل جلنے لگا تو عمران نے ایریل نما راڈ کا سرا ڈبے کے ڈھکن کی بجائے سائیڈ سے لگایا اور پھر سبز بٹن دبا دیا۔ اس کے بعد اس نے تیزی سے راڈ کے سرے کو ڈھکن کے گرد گھما دیا اور پھر پہلے سبز بٹن بند کیا پھر سرخ بٹن آف کر کے اس نے ڈبے کو میز پر رکھا اور ہاتھ سے ڈھکن اس طرح اٹھا لیا جیسے وہ ویسے ہی اوپر رکھا ہوا تھا۔ ڈبے کے اندر سفید رنگ کا پاؤڈر آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ لارڈ برگس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے آدھی سے زیادہ باہر کو نکل آئی تھیں۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ کس قسم کا آلہ ہے۔ کیا مطلب۔ ایسا تو ہونا ہی ناممکن ہے"...... لارڈ برگس نے رک رک کر کہا۔

"اب دیکھیں اسے کہ یہ بند کیسے ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈھکن واپس ڈبے پر رکھ کر اس نے آلہ اٹھایا اور اس بار اس نے پہلے سرخ بٹن پریس کرنے کی بجائے سبز بٹن پریس کر دیا اور پھر سرخ بٹن دبا دیا اس بار سرخ بلب شروع سے ہی مسلسل جلنے لگا۔ عمران نے ایریل راڈ کا سرا ڈھکن کی سائیڈ سے لگایا اور پھر تیزی سے اسے پورے ڈبے کے گرد گھما کر اس نے آلے کے

بٹن آف کئے اور پھر اسے میز پر رکھ دیا۔

"یہ لیجئے اب اس ڈبے کو دیکھ لیجئے کہیں اس کے کٹنے یا جڑنے کا کوئی نشان تو نہیں ہے"...... عمران نے ڈبہ اٹھا کر لارڈ برگس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ لارڈ برگس نے ڈبہ لے لیا اور اسے گھما کر غور سے دیکھنا شروع کر دیا جبکہ عمران نے آلے کا تعلق الیکٹرک بورڈ سے علیحدہ کیا اور پھر اسے لپیٹ کر جیب میں ڈالا اور واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

"آج مجھے اپنی زندگی کا سب سے حیرت انگیز واقعہ دیکھنے کو ملا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سائنس دان رانٹو شو کی یہ بات غلط تھی کہ سوائے اس کی لیجاد کردہ ریز کے دنیا کی کوئی چیز اسے نہ کاٹ سکتی ہے نہ توڑ سکتی ہے البتہ انتہائی طاقتور لیزر ریز اسے جلا کر راکھ کر دیں گی"...... لارڈ برگس نے ڈبہ واپس میز پر رکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"جناب رانٹو شو واقعی عظیم سائنس دان ہیں۔ لارڈ برگس آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ یہ آلہ بھی جناب رانٹو شو سے میری ڈسکشن کے بعد وجود میں آیا ہے اور اسے میں نے خود تیار کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے رانٹو شو سے ملاقات کی تھی۔ وہ کہاں ملا تھا تم سے"...... لارڈ برگس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اپنی جاگیر کا نہ صرف ایک قیمتی حصہ

جناب رانٹوشو کے حوالے کیا ہوا ہے بلکہ آپ نے انہیں انتہائی قیمتی انڈر گراؤنڈ لیبارٹری بھی بنوا کر دی ہوئی ہے اور جناب رانٹوشو جن کی عمر اس وقت اسی سال کے قریب ہے جاگیر کے اس حصے کی آمدنی سے لیبارٹری میں انتہائی اہم ترین کام کرتے رہتے ہیں۔ میں نے ان سے ملاقات کی تو وہ مجھ جیسے سائنس کے طالب علم سے مل کر بے حد خوش ہوئے۔ اس کے بعد میں نے ان سے ویسے ہی جنرل ڈسکشن کی۔ یہ اور بات ہے کہ ان کے لئے جنرل ڈسکشن ہو گی لیکن مجھے اس ڈبے کو کاٹنے کا انتہائی آسان نسخہ ہاتھ آ گیا لیکن انہیں ابھی تک یہ بات معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے مجھے کیا بتا دیا ہے"...... عمران نے کہا تو لارڈ برگس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم واقعی ذہنی طور پر بہت آگے ہو۔ آج تک میں تمہاری ذہانت کے بارے میں صرف سر سلطان سے باتیں سنتا رہا تھا لیکن آج مجھ پر یہ بات ثابت بھی ہو گئی ہے۔ بہرحال میں شرط ہار گیا ہوں اس لئے مانگو تم کیا مانگتے ہو"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"اصل ڈائمنڈ پاؤڈر مجھے انعام میں دے دیں تاکہ میں پوری دنیا کے بڑے بڑے سائنس دانوں تک اسے پہنچا کر ان سے اس پر ریسرچ کراؤں۔ ہو سکتا ہے کہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے یہ کسی کام آ سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نہ صرف ذہین ہو بلکہ عظیم دل کے مالک ہو کہ اپنے لئے کچھ نہیں مانگ رہے۔ اگر کچھ مانگا بھی ہے تو انسانیت کے لئے ٹھیک

ہے میں لے آتا ہوں اسے"...... لارڈ برگس نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"پرائم منسٹر صاحب نے آئرلینڈ کے ایک عظیم سائنس دان سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ ریسرچ کے لئے انہیں ڈائمنڈ پاؤڈر بھجوائیں گے۔ اب تم نے سارا پاؤڈر لارڈ برگس سے انعام میں لے لیا ہے۔ کیا تم پرائم منسٹر صاحب کا یہ وعدہ پورا کرنے میں مدد کرو گے"۔ لارڈ جیفرسن نے قدرے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"جن سائنس دان صاحب کی آپ بات کر رہے ہیں انہیں میں نے اس بات پر اکسایا تھا کہ وہ پرائم منسٹر صاحب سے وعدہ لیں کہ وہ ڈائمنڈ پاؤڈر انہیں ریسرچ کے لئے دیں اس لئے یہ وعدہ میرے کہنے پر ہی ہوا ہے اور آپ کو تو یہ بات کہنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ میں اسے دنیا بھر کی لیبارٹریوں میں ریسرچ کے لئے بھجواؤں گا اور آئرلینڈ بھی ظاہر ہے دنیا بھر میں شامل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لارڈ جیفرسن بھی مسکرا دیئے۔

"لارڈ برگس تمہاری ذہانت کے قصیدے ویسے نہیں پڑھ رہے تھے"...... لارڈ جیفرسن نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اسی لمحے لارڈ برگس بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوئے۔ ان کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" کیا ہوا خیریت"...... لارڈ جیفرسن نے ان کا چہرہ دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

" وہ۔ وہ میرے انتہائی قیمتی سیف کے انتہائی خفیہ خانے سے وہ ڈائمنڈ پاؤڈر غائب ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کیونکہ نہ ہی وہ سیف کھل سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو وہ خفیہ خانہ معلوم ہو سکتا ہے اس کے باوجود وہ غائب ہے"...... لارڈ برگس نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور پھر وہ دھڑام سے کرسی پر گر گئے۔

" ڈیڈی۔ ڈیڈی یہ آپ کو کیا ہو رہا ہے۔ پلیز اپنے آپ کو سنبھالیئے"۔ انابل نے جلدی سے اٹھ کر باپ کو پکڑتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے لارڈ برگس آپ صرف اتنا کہہ دیں کہ آپ نے ڈائمنڈ پاؤڈر انعام میں مجھے دے دیا ہے اور بس پھر میرا کام ہے کہ میں اسے تلاش کراؤں۔ آپ کا کام ختم"...... عمران نے کہا تو لارڈ برگس بے اختیار چونک کر سیدھے ہو گئے۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے اسے اٹھا لیا ہے۔ مم۔ مم۔ مگر کیسے۔ نہیں مگر"...... لارڈ برگس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پلیز انابل ایک بار پھر میرے ساتھی ٹائیگر کو بلا دیجئے"۔ عمران نے کہا تو انابل سر ہلاتی ہوئی مڑی اور باہر چلی گئی۔

" کیا واقعی اسے تم نے حاصل کیا ہے لیکن کیسے۔ نہیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس راز کا علم تو سائنس دان رانٹو شو کو بھی نہیں تھا"...... لارڈ برگس کے چہرے پر حیرت طوفان کی طرح چھائی ہوئی

تھی۔

" دراصل میری عادت ہے لارڈ برگس کہ میں اپنا انعام پیشگی وصول کر لیا کرتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ٹائیگر وہ سرخ رنگ والا پیکٹ اٹھا لاؤ"...... عمران نے اس سے کہا۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک اور پیکٹ تھا جس کے گرد سرخ رنگ کا کاغذ چڑھا ہوا تھا۔

" لارڈ برگس صاحب کو دے دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے پیکٹ لارڈ برگس کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ لیجئے لارڈ برگس۔ اب رسم پوری کر دیجئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ برگس نے تیزی سے پیکٹ کھولنا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے جب پیکٹ میں سے پہلے کی طرح کا ایک اور ڈبہ سامنے آیا تو لارڈ برگس نے ایک طویل سانس لے کر اپنی کمر کرسی کی پشت سے لگا دی۔

" اب مجھ میں مزید حیرت زدہ ہونے کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ تم۔ تم انسان نہیں ہو کوئی اور چیز ہو"...... لارڈ برگس نے کہا۔

" میں تو آپ کا بھتیجا ہوں انکل۔ اب آپ خود ہی سوچ لیجئے کہ

میں کیا ہوں۔ بہر حال جس بات پر آپ اس قدر حیران ہو رہے ہیں اس میں کچھ زیادہ حیران ہونے والی بات نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے کہ آپ کا سیف اور اس کا خفیہ خانہ واقعی کسی صورت نہیں کھل سکتا اور نہ کاٹا جا سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے۔ یہ اس ڈبے سے مختلف عناصر سے بنا ہوا ہے لیکن آپ نے عقل مندی یہ کر رکھی ہے کہ اس سیف کا صرف دروازہ اور سائیڈیں مضبوط کر رکھی ہیں۔ عقب میں عام سی دیوار ہے اور اس دیوار کی دوسری طرف عام سا کمرہ ہے جہاں سے اس دیوار کو آسانی سے توڑا جا سکتا ہے اور خفیہ خانہ میں بند سیف میں سے یہ پاؤڈر نکال کر اسے دوبارہ بند بھی کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ برگس نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"یا خدا اگر تو مجھے بھی عمران جیسا عقل مند بنا دیتا تو تیرا کیا بگڑتا"...... لارڈ برگس نے کہا۔

"خدا کا تو کچھ نہ بگڑتا لیکن آپ کا بہت کچھ بگڑ جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... لارڈ برگس نے چونک کر کہا۔ انابل اور لارڈ جیفرسن بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔ شاید انہیں بھی عمران کے اس فقرے کی سمجھ نہ آئی تھی۔

"مطلب یہ کہ پھر آنٹی مرحومہ آپ سے شادی ہی نہیں کرتیں اور پھر آپ انابل جیسی خوبصورت بیٹی کے والد محترم بھی نہ بن سکتے

کیونکہ عقل مند آدمی کنوارے ہی رہ جاتے ہیں میری طرح"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار اور بلند قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ ہنگامہ خیز اور قہقہوں سے بھرپور ناول

تفریحی مشن

مصنف —— مظہر کلیم ایم اے

تفریحی مشن ایک ایسا مشن جس کا مقصد ہی تفریح تھا۔ کیا ایسا مشن بھی ہو سکتا ہے —— ؟

تفریحی مشن جس کے تحت پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گریٹ لینڈ میں تفریح کرنے اور چھٹیاں منانے کی کھلی چھٹی دے دی گئی۔

تفریحی مشن ایک ایسا مشن کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے شب و روز بھرپور تفریح میں گزرنے لگے۔

پوائزن گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی جس کے چیف کا خیال تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تفریحی مشن ان کے خلاف ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی تھا —— ؟

کلاڈیا پوائزن کی سپیشل ایجنٹ جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تفریح میں خود بھی شامل ہو گئی —— کیوں —— ؟

کلاڈیا جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تفریح کے دوران اس انداز میں ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کی کہ ان کی موت قدرتی ظاہر ہو —— کیا ایسا ممکن ہو گیا —— ؟

- —وہ لمحہ —— جب عمران نے اپنا خصوصی مشن مکمل بھی کر لیا لیکن اس کے اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔ عمران کا مشن کیا تھا اور وہ اس نے کس انداز میں مکمل کیا —— ؟
- —وہ لمحہ —— جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پوائزن کے ہاتھوں گرفتار ہو گئی اور چیف ایکسٹو نے پوائزن کے چیف کو ان سب کو ہلاک کرنے کی اجازت دے دی۔ کیوں۔ انتہائی دلچسپ اور تحیر خیز سچویشن۔
- —تفریحی مشن کیا تھا اور کس انداز میں مکمل ہوا انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ مشن۔

—— قہقہوں کا طوفان لئے انتہائی دلچسپ ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک منفرد کہانی۔ جاسوسی ادب میں ایک یادگار اضافہ

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں فورسٹارز کے سلسلے کا ایک دلچسپ اور منفرد ناول

سفاک مجرم

مکمل ناول

مصنف
مظہر کلیم ایم۔ اے

سفاک مجرم
جو پاکیشیا سے معصوم بچوں کو اغوا کر کے غیر ملکی ادویہ ساز لیبارٹریوں کو فروخت کر دیتے تھے۔ جہاں ان پر انتہائی زہریلی ادویات کے تجربات کئے جاتے۔

سفاک مجرم
جنہوں نے پاکیشیا کے سینکڑوں ہزاروں خاندانوں کو انتہائی سفاکانہ انداز میں موت کی دلدل میں دھکیل دیا۔

سفاک مجرم
جن کا طریقہ کار اس قدر پُراسرار تھا کہ عمران اور فورسٹارز باوجود انتہائی کوشش کے ان کا معمولی سا سراغ بھی نہ لگا سکے۔

سفاک مجرم
جن کے خلاف فورسٹارز نے اپنی مکمل ناکامی کا برملا اعتراف کر لیا۔

سفاک مجرم
جو اپنے خلاف ہر ثبوت انتہائی سفاکی سے مٹا دیا کرتے تھے۔

سفاک مجرم
جن کے سفاکانہ جرم سے واقف ہو جانے کے باوجود عمران ان کے خلاف بے بس ہو کر رہ گیا ——— کیوں ——— ؟

سفاک مجرم
جن کے ساتھ عمران کے باورچی سلیمان کو جان لیوا مقابلہ کرنا پڑا۔ کیا سلیمان مجرموں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ——— یا ——— ؟

کیا عمران اور فورسٹارز ان سفاک مجرموں کو پکڑنے اور پاکیشیا کے ہزاروں معصوم بچوں کی زندگیاں بچانے میں کامیاب ہو سکے ——— یا ناکامی ان کا مقدر ٹھہری ——— ؟

- انتہائی خوفناک اور جان لیوا جدوجہد۔
- اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس اور بے پناہ تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ایک انتہائی منفرد انداز کی کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک لازوال اور ناقابلِ فراموش

"ناول"

خاص نمبر

کاغذی قیامت

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم۔اے

- پوری دنیا پر کاغذی قیامت کے خوف ناک سائے موت کی طرح پھیلتے چلے گئے۔
- پوری دنیا کا نظام معیشت یکلخت مفلوج ہو گیا۔ نوٹ گلیوں میں ردی کاغذوں کی طرح اڑتے پھر رہے تھے لیکن کوئی بھی ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کا روادار نہ تھا۔ کیوں۔؟
- کروڑوں اربوں نوٹ رکھنے کے باوجود ہر شخص روٹی کے ایک لقمے کے لئے ترس گیا تھا۔ کیوں۔؟
- کاغذی قیامت۔ ایک ایسی خوف ناک قیامت جو اپنے جلو میں موت کے سوا اور کچھ نہ رکھتی تھی

- مجرموں کا ایک ایسا خوف ناک اقدام جس سے دنیا بھر کی حکومتیں اور افراد بُری طرح بوکھلا اٹھے
- عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نظر انداز کر دیا گیا۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا۔؟
- عمران اور پوری سیکرٹ سروس خوف ناک مجرموں کے چنگل میں پھنس کر موت کا ذائقہ چکھنے پر مجبور کر دی گئی
- کیا کاغذی قیامت کے برپا ہونے پر دنیا تباہ ہو گئی؟
- کیا عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران اس خوف ناک تنظیم کے سامنے بے بس ہو کر رہ گئے
- انتہائی خوف ناک اور دل ہلا دینے والی ایسی کہانی جو صفحۂ قرطاس پر پہلی بار نمودار ہوئی
- سطر سطر میں خوف ناک ایکشن۔ لفظ لفظ میں اعصاب شکن سسپنس
- ایک ایسا منفرد پلاٹ جو اس سے پہلے دنیا بھر کے جاسوسی ادب میں کہیں نظر نہیں آیا۔

شائع ہو گیا ہے

ناشران: یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان